جدید تحقیق و اضافہ شدہ ایڈیشن

تیسری جنگِ عظیم اور دجال

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مولانا عاصم عمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسری جنگِ عظیم اور دجّال

جدید تحقیق و اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیف

مولانا عاصم عمر

ناشر

الھجرہ پبلیکیشن کراچی

alhijrahpublication@yahoo.com

موبائل: 0312-2117879

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجسٹرڈ نمبر:19140

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اس کتاب کی اشاعت محمد مقبول صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر سخت ممنوع ہے۔کوشش کرنے والے کے خلاف کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت سخت قانونی کاروائی کی جائے گی۔

کتاب کا نام .... تیسری جنگ عظیم اور دجّال

از قلم .... مولانا عاصم عمر

ناشر .... **الهجره پبلیکیشن کراچی**

طبع دہم .... اکتوبر 2009ء

تعداد 5000

ملنے کے پتے

- اسلامی کتب خانہ نزد جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن۔کراچی فون: 021-4927159
- مکتبہ فاروقیہ نزد جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی۔فون: 021-4594114
- ادارۃ الانور، دوکان نمبر 2، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون: 021-4914596 موبائل: 0332-2204487
- مکتبہ انعامیہ، دوکان نمبر 24، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی۔فون: 021-2216814 موبائل: 0345-2151205
- مکتبہ عمر بن العاص، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔فون: 042-7323987 موبائل: 0300-4585134
- قرآن محل، اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی۔موبائل: 0321-5123698
- کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔فون: 051-5771798
- اسلامی کتاب گھر خیابانِ سرسید راولپنڈی فون: 051-4847585
- قاری طلحہ محمود ہمدانی ملت ٹاؤن فیصل آباد فون: [illegible]44
- عثمان دینی کتب خانہ نزد مدنی مسجد مانسہرہ
- حافظ کتب خانہ نزد دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- لاثانی اسٹیشنرز کالج روڈ کیہال ایبٹ آباد۔فون: 0334-5571[illegible]96
- الممتاز کتب خانہ، قصہ خوانی، پشاور۔فون: 081-[illegible]580331
- مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

انتساب	۹
تقریظ	۱۰
حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدّ ظلّہ العالی استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	
تقریظ	۱۲
حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدّ ظلّہ العالی استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی	
گذارشات	۱۳
پیش لفظ	۱۶
مقدمہ	۱۸
پہلا باب	
نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیوں اور حضرتِ مہدی کے بیان میں	۲۳
حضرت مہدی کا نسب	۲۳
حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات اور	۲۴
نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیاں	۲۴
مدینہ منورہ سے آگ کا نکلنا	۲۵
سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب	۲۶
پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا	۲۷
مساجد کو سجانے کا بیان	۲۷
سود کا عام ہو جانا	۲۹
منافق بھی قرآن پڑھے گا	۳۰
سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی	۳۱

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کی آمد کا انکار	۳۲
علماء کے قتل کا بیان	۳۲
فالج کا بیان	۳۴
وقت کا تیزی سے گذرنا	۳۵
چاند میں اختلاف ہونا	۳۵
جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں پیشن گوئی	۳۶
ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا	۳۷
پانچ جنگِ عظیم	۳۷
فتنوں کا بیان	۳۷
فتنے میں مبتلاء ہونے کی پہچان	۳۹
فتنوں کے وقت میں بہترین شخص	۴۰
دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے بھاگ جانے کا بیان	۴۱
کیا جہاد بند ہو جائے گا؟	۴۴
مسلم ممالک کی اقتصادی ناکہ بندی	۴۶
عرب کی بحری ناکہ بندی	۴۷
مدینہ منورہ کا محاصرہ	۴۸
اہل یمن اور اہل شام کے لئے دعا	۴۹
مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان	۵۰
عراق پر قبضے کی پیشن گوئی	۵۳
شام اور یمن کے بارے میں دیگر روایات	۵۴
دریائے فرات (Euphrates) پر جنگ	۵۵
دریائے فرات اور موجودہ صورتِ حال	۵۷
خروجِ مہدی کی نشانیاں	۵۸
حج کے موقع کے پر منیٰ میں قتلِ عام	۵۸
رمضان میں آواز کا ہونا	۶۰

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خروج حضرت مہدی	٦١
سفیانی کون ہے؟	٦٣
نفس زکیہ کی شہادت	٦٦
آپ ﷺ کی پیشن گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں	٦٧
جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈکوارٹر	٦٧
حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں	٦٨
رومیوں سے صلح اور جنگ	٦٨
جنگِ اعماق اور اسکے فضائل	٧٠
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں	٧٣
فدائی جنگ	٧٣
کیا جنگیں صرف تلواروں سے ہونگی؟	٧٥
افغانستان کا بیان	٧٨
عالمِ عرب کی امارت کا حقدار کون؟	٨٤
مجاہدین بھارت کو فتح کرینگے	٨٥
اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد	٨٨
ہندوستان کے بارے میں پیشین گوئیاں	٩٠
صوبہ سرحد اور قبائل	٩١
جنگِ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ	٩٤
مجاہدین کے نعروں سے قسطنطنیہ کا فتح ہونا	٩٦
کیا ان جنگوں میں اسرائیل تباہ ہو جائے گا؟	٩٧
کافروں کے جدید بحری بیڑے	٩٩
برمودا تکون (Bermuda Triangle)	١٠٢
دوسرا باب	
دجال کا بیان	١٠٥
دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ	١٠٥

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا دعویدار بش کذاب	۱۰۹
فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں	۱۱۰
دجال سے پہلے دنیا کی حالت	۱۱۱
دجال کا حلیہ	۱۱۵
دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا	۱۱۸
پانی پر جنگ اور دجال	۱۲۱
چشموں کا میٹھا پانی یا نیسلے منرل واٹر؟	۱۲۳
دجال کہاں سے نکلے گا؟	۱۲۵
عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت	۱۲۶
دجال سے تمیم داری کی ملاقات	۱۲۷
دجال کے سوالات اور موجودہ صورتِ حال	۱۲۹
بَیسان (Baysan) کے باغات	۱۲۹
بُحَیرَہ طَبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت	۱۳۰
بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورتِ حال	۱۳۱
زُغَر کا چشمہ	۱۳۲
گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت	۱۳۲
دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا	۱۳۳
حدیث نوّاس ؓ ابن سمعان	۱۳۴
کیا وقت تھم جائے گا؟	۱۳۵
ابن صیاد کا بیان	۱۳۷
کیا ابن صیاد دجال تھا؟	۱۴۰
اولاد آزمائش ہے	۱۴۲
دجال کا معاشی چیلنج	۱۴۴
دجال کی سواری اور اس کی رفتار	۱۴۶
دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ	۱۴۹

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث	۱۵۰
دجال کا دجل وفریب	۱۵۹
حضرتِ مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں	۱۶۰
دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں	۱۶۲
دجال اور غذائی مواد	۱۶۲
کاشت کار بمقابلہ دجال	۱۶۳
دجال کے پاس گرم گوشت کا پہاڑ ہوگا	۱۶۴
عالمی ادارہ صحت (W.H.O)	۱۶۵
معدنی وسائل	۱۶۹
دولت کا ارتکاز	۱۶۹
عالمی ادارہ تجارت W.T.O	۱۷۰
ڈبلیوٹی او (World Trade Organization)	۱۷۰
افرادی وسائل (Human Resources)	۱۷۱
دجال اور عسکری قوت	۱۷۱
پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنس دان	۱۷۲
عالمی برادری	۱۷۳
عالمی امن	۱۷۳
پاک بھارت دوستی	۱۷۴
پاک اسرائیل دوستی	۱۷۶
دجال اور جادو	۱۷۷
میڈیا کی جنگ	۱۷۷
موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری	۱۷۸
ہالی وڈ	۱۸۰
نجکاری (Privatization)	۱۸۰
پینٹاگون (Pentagon)	۱۸۳

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیٹو(NATO)	۱۸۴
خاندانی منصوبہ بندی(Family Planing)	۱۸۴
ناسا(NASA)	۱۸۴
موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات	۱۸۵
جہادِ فلسطین	۱۸۷
جہادِ افغانستان	۱۸۹
جہادِ عراق	۱۹۴
جہادِ چیچنیا	۱۹۵
جہادِ فلپائن	۱۹۶
جہادِ کشمیر	۱۹۶
لہو ہمارا بھلا نہ دینا	۱۹۸
خلاصہ واقعاتِ احادیث	۲۰۲
خروجِ حضرت مہدی سے قریب ترین واقعات	۲۰۳
جنگِ عظیم کے مختلف محاذ	۲۰۳
عرب کا محاذ	۲۰۳
ہندوستان کا محاذ	۲۰۴
دجال کا ذکر قرآن کریم میں	۲۰۵
فتنۂ دجال اور ایمان کی حفاظت	۲۰۶
نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں	۲۱۰
فتنۂ دجال اور خواتین کی ذمہ داری	۲۱۲
فہرست حوالہ جات ماخذ ومصادر	۲۱۶

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان اسیروں کے نام جنھوں نے دجالی قوتوں کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا اور مشرق سے مغرب تک ،شمال سے جنوب تک کفر کے تمام زندانوں کو آباد کیا اور آنکھوں دیکھی آگ کا انتخاب کر کے،اللہ کی جنّتوں کے حقدار بن گئے ،۔اور وہ ہم سب کی دھڑکنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

ان ماؤں کے نام جنھوں نے محمد عربی ﷺ کا دین بچانے کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اللہ کے راستے میں پیش کر دیا۔

ان بہنوں کے نام جنکے سہاگوں سے زندانوں میں تکبیر کی صدائیں گونجیں۔

شہداء کے ان بچوں کے نام جنھوں نے امت کے بچوں کی خاطر اپنے ''ابو'' کی جدائی برداشت کر کے خود ''یتیمی'' کو گلے لگالیا۔

رعایتی قیمت-/115روپے
محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب
استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

محترم و مکرم حضرت مولانا عاصم عمر صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کی گرانقدر زرین تالیف ''تیسری جنگِ عظیم اور دجال'' کے اہم چیدہ چیدہ موضوعات کے مطالعہ سے دل و دماغ منور و معطر ہوئے ایمانی احساسات میں ایک عجیب حرارت محسوس ہوئی۔ دل سے بے اختیار دعائیں نکلیں۔ رب العالمین حضرت مولانا عاصم عمر صاحب کی اس عظیم علمی، تحقیقی، محنت و مشقت کو شرفِ پذیرائی عطا فرما کر اس کا صلہ مولانا موصوف کو دارین میں عطا فرمائے۔ اور فرزندانِ توحید کو اس بیش بہا، روح پرور کتاب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آج جبکہ ظلم و استبداد، جبر و ستم، وحشیانہ بربریت کے علمبرداروں اور انسانیت کے خونخواروں نے تمام عالمِ اسلام کو نمرودی آتشکدہ بنادیا ہے، محسنِ انسانیت، رحمۃ للعالمین ﷺ کی امتِ مرحومہ پر چاروں طرف سے آگ برسا رہے ہیں اور تمام سربراہانِ مملکت خاموش تماشائیوں کی طرح یہ انسانیت سوز درندگی دیکھ رہے ہیں، ایسے مایوس کن جانگداز ماحول میں مولانا موصوف کی یہ مایہ ناز کتاب عامۃ المسلمین کے لئے عموماً اور شیدایانِ جہاد اور سرفروشانِ اسلام کے لئے خصوصاً حوصلہ افزائی کا مؤثر علاج ہے۔

ماشاءاللہ قرآن و سنت اور اقوالِ سلف و صالحین کی روشنی میں نزولِ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام خروجِ حضرتِ مہدی اور خروجِ دجال کے اہم موضوعات کو نہایت ہی دلکش، روح پرور جامع محققانہ پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور موجود دشمنانِ اسلام کے دجل و فریب کو دجالی فتنوں کے تناظر میں سیر حاصل تبصروں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

یقیناً مولانا موصوف نے پوری جانفشانی اور عرق ریزی سے ان علمی تحقیقی جواہر پاروں کو

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث، سیرت وتاریخ کے مستند مصادر ومراجع کے ہزار ہا صفحات سے جمع فرما کر پورے ربط وضبط کے ساتھ زیبِ قرطاس فرما کر علمی دنیا کو ایک انمول تحفہ پیش کر دیا ہے۔ آخر میں جہاد کی فضیلت و اہمیت اور مجاہدین کے کارنامہ ہائے نمایاں کو سراہا ہے۔ اور اہل اسلام کو یاس ونا امیدی کے مہلک جراثیم سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بے لوث، للّٰہی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

واللہ تعالیٰ من وراء القصد وھو یجزی المحسنین.

کتبہ: شیر علی شاہ خادم طلبہ جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد صاحب

استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

محترم جناب مولانا عاصم صاحب مدظلہ مجاہدین کے جانے پہچانے خطیب اور عملی جہاد میں شریک پرعزم نوجوان مجاہد ہیں۔انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی پیشن گوئیوں کو اکٹھا کیا ہے جو حضرت محمد ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات سے متعلق فرمائی ہیں۔مولانا نے ان تمام پیشن گوئیوں کو بہت ہی اچھے انداز میں جمع کیا ہے اور پھر ان پیشن گوئیوں کی روشنی میں موجودہ دنیا اور اس میں رونما ہونے والے واقعات پر گہری نگاہ ڈالی ہے اور پھر امت کے ہر صاحبِ دل مرد وخواتین اور چھوٹوں بڑوں کے دلوں کو جھنجوڑا ہے۔خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی ہے۔اور انکو میدانِ جہاد کی طرف آنے کی پوری پوری دعوت دی ہے۔اور مستقبل کے تمام خطرات سے ان کو آگاہ کیا ہے۔

اس وقت مسلمانوں کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔میرے خیال میں یہ کتاب انشاءاللہ تمام مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔میں نے اس کتاب کے چند مقامات کو سرسری نظر سے دیکھا ہے۔پیش گوئیوں کا معاملہ بہت نازک ہے۔کیونکہ اس کو واقعات پر چسپاں کرنا آسان کام نہیں ہے۔مولانا عاصم صاحب نے پیش گوئیوں کا ایک بڑا ذخیرہ اکٹھا کیا ہے۔امید ہے کہ مولانا نے اس میں احتیاط سیکام لیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے اور خود مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔آمین یارب العالمین

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی
استاذ جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۱۱ ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذارشات برائے مطالعہ کتاب

اس موضوع کا حق تو یہ تھا کہ اس پر علماء کبار کی ایک مجلس موجودہ دور کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیقی کام کرتی، اور حدیثوں کی چھان پھٹک کرتی۔ ہمارے اسلاف نے اس موضوع پر بہت کچھ تحقیق کی ہے، تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مواد کو عوام کے سامنے لایا جائے۔

اس موضوع پر لکھنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ غافل مسلمانوں کو حالات کی نزاکت کا احساس دلایا جائے، مایوس نوجوانوں کے دلوں میں امید کی کرنیں جگائی جائیں اور ان کو ابھی سے آنے والے حالات کے لئے تیار کیا جائے۔ اسی مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس باب میں ان حالات پر کھل کر بحث کی گئی ہے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ اپنی امت کو بار بار ڈرایا کرتے تھے۔

تاہم اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ حدیث کو کھینچ تان کر حالات کے موافق نہ ڈھالا جائے بلکہ حدیث کی تشریح میں صرف انہی حالات کو بیان کیا جائے جو اب بالکل واضح ہو چکے ہیں۔

اس کے باوجود یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ یہ وہی حالات ہوں جو حدیث میں بیان کئے گئے ہیں، بلکہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور صورتِ حال ہو سکتی ہے۔ اور احادیث میں بیان کردہ حالات جو ابھی واضح نہیں ہیں ان کو زیادہ چھیڑ چھاڑ سے گریز کیا گیا ہے۔

کتاب میں بیان کردہ احادیث کے حوالے سے اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام احادیث کی تخریج کی جائے، چنانچہ بہت حد تک اس کو مکمل کیا ہے، اس کے باوجود اگر اہلِ علم حضرات کسی حدیث کے بارے میں کوئی تحقیق رکھتے ہوں تو براہِ کرم ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جا سکے۔ نیز اگر کسی حدیث کی تخریج کہیں اور نہیں مل سکی تو وہاں مرجع کا حوالہ دیا ہے، اس میں مزید تحقیق کرنا علماء حدیث کا کام ہے۔

بعض جگہ ضعیف حدیث کو صرف اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ عوام کے سامنے جب مختلف

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث آئیں تو وہ سمجھ سکیں کہ کون سا بیان مستند ہے۔ کیونکہ ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بارے میں ایک صحیح حدیث اگر کسی سے بیان کی جائے تو وہ اسکے مقابلے میں دوسری حدیث سناتا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں صورتِ حال مکمل واضح نہیں ہو پاتی۔

ان احادیث کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خروجِ مہدی اور دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کبھی تو تمام حالات کو مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے اور کبھی تفصیل بیان کی اور کبھی بہت زیادہ تفصیل بیان کی ہے۔ جس چیز کے بارے میں صحابہ کرامؓ نے سوال کیا ہے آپ ﷺ نے بعض مرتبہ اسی کا جواب دینے پر اکتفا فرمایا۔ جس کی وجہ سے بعض مرتبہ احادیث میں تضاد محسوس ہوتا ہے حالانکہ درحقیقت وہاں تضاد نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج کے سال کو متعین نہیں فرمایا اور نہ ہی حضرتِ مہدی اور دجال کے باب میں واقعات کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے۔ اس لئے اپنی طرف سے واقعات کو ترتیب وار بیان کرنا اور پھر اس کو لوگوں کے سامنے اس طرح سنانا گویا نبی کریم ﷺ نے اس کو اسی ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا ہے بالکل مناسب نہیں۔

البتہ کچھ نشانیاں آپ ﷺ نے خود اس طرح بیان فرمائیں جن سے بعض واقعات کی ترتیب کا پتہ چلتا ہے، اس کے علاوہ اگر کتاب میں کہیں کوئی ترتیب قائم کی گئی ہے تو وہ صرف ایک امکان ہے لہٰذا اس کو کسی سے بیان کرتے وقت اس بات کی وضاحت ضرور کر دینی چاہئے۔

اسی طرح جب ہم مختلف لشکروں کے بارے میں حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم رومیوں سے جنگ کرو گے اللہ تمہیں فتح دیدیگا پھر تم قسطنطنیہ فتح کرو گے۔ کہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر دمشق میں ہوگا، تم ہندوستان کے خلاف جہاد کرو گے، بیت المقدس میں تمہارا محاصرہ کیا جائے گا، تم فرات کے کنارے قتال کرو گے۔ جب پڑھنے والا یہ دیکھتا ہے کہ یہ لشکر کبھی قسطنطنیہ میں ہے تو کبھی ہندستان میں جہاد کر رہا ہے، پھر وہ اپنے ذہن سے ان میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مختلف مجلسوں میں مختلف لشکروں کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ ضروری نہیں کہ ساری فتوحات ایک بار میں ہی ہو جائیں، اور ایک ہی لشکر کے ہاتھوں ہو جائیں۔ اس کتاب میں اس صورتِ حال کو وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی گئی ہے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے صورتِ حال کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔ نیز خاص خاص مقامات کے نقشے کتاب میں دیئے گئے ہیں تا کہ قارئین نقشوں کے ذریعے مزید آسانی کے ساتھ واقعات کو ذہن نشین کرلیں۔

چونکہ محدّثین نے احادیث میں بیان کردہ الفاظ کو صرف انکے حقیقی معنیٰ میں ہی مراد نہیں لیا ہے بلکہ مجاز کا احتمال بھی وہاں بیان کیا ہے۔سو اس کتاب میں بھی اسی مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔ خصوصاً اُن جگہوں پر تو مجاز ہی کو ترجیح دی ہے جہاں قرائن خود مجاز کی جانب اشارہ کررہے ہیں۔

دجال کے بیان کا حق یہ ہے کہ اس کو سننے والا اور پڑھنے والا خوف میں مبتلا ہو جائے۔اس فتنہ کو سن کر خوف میں مبتلاء ہونا ایمان کی علامت ہے۔سو ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ احادیث میں بیان کی جانے والی دجال کی قوت کو موجودہ حالات کی روشنی میں سمجھا جائے تا کہ فتنہ کی اس ہیبت اور ہمہ گیریت کا اندازہ ہو سکے، جس کو آپ ﷺ بار بار بیان فرمایا کرتے تھے۔

اس کتاب کو ضخامت سے بچانے کے لئے بعض جگہ اختصار سے کام لیا گیا ہے، اس لئے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات مزید مطالعہ کے لئے متعلقہ کتابوں سے رجوع کر سکتے ہیں۔ جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے انکے حوالے کتاب کے آخر میں دیئے ہیں۔

اس مواد کو جمع کرنے اور احادیث کی تخریج میں کچھ انتہائی عزیزوں نے بہت زیادہ تعاون کیا ہے اور انہی کی محنت اور دعاؤں کی وجہ سے یہ مواد آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔لہٰذا آپ جب بھی اپنے لئے فتنۂ دجال سے حفاظت کی دعا کریں تو ہم سب کو ضرور یاد فرمالیا کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اسکو تمام ایمان والوں کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے اور اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے اور، ہم سب کو فتنۂ دجال سے بچائے۔آمین

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

دسواں ایڈیشن

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے تمام معاملات کو چلاتا ہے اور جو اس نظام کو چلانے میں کسی کا محتاج نہیں۔ اور درود وسلام ہو ان نبی آخر الزماں، محمد عربی ﷺ پر جنکو دنیا میں اسلئے بھیجا گیا کہ وہ تمام دنیا سے جاہلی تہذیبوں کو مٹا کر اسلامی تہذیب کا بول بالا کریں اور جنکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اور نور کی بارشیں ہوں ان پاک ہستیوں پر جنھوں نے اس مشن میں، امامِ انسانیت، رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ساتھ دیا اور اپنے امام وقائد کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اور رحمتیں نازل ہوں ان علماءِ حق پر جو اسلام کے اس شجر کو ہر دور میں اپنے خون سے سیراب کرتے رہے، نیز بادشاہِ حقیقی کی مدد ونصرت ہو ان مجاہدین پر جو علماءِ حق کی قیادت میں اپنے جگر کا لہو جلا کر فرعونوں کے خوف سے ٹھٹرتی امت کو حرارت بخش رہے ہیں اور امت کو عزت سے جینے اور مرنے کا طریقہ سکھلا رہے ہیں۔ اور تباہی وبربادی ہو ان تمام لوگوں پر جو اسلام اور مجاہدینِ اسلام کے خلاف سازشوں میں شریک ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے طبع نہم کے بعد طبع دہم آپکے ہاتھوں میں ہے۔ بہت سے دوستوں نے کتاب کی تشہیر وتقسیم میں دل وجان سے محنت کی ہے۔ اس غریب کے پاس انکے لئے اس سے بہتر کوئی اور کلمہ نہیں کہ سچا خدا ان دوستوں کو جھوٹے اور کانے خدا کے فتنے سے بچا کر اپنے مقرب بندوں میں شامل فرمادے۔ آمین

حالات جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور دجال کے ایجنٹ جس یکسوئی کے ساتھ امتِ محمدیہ ﷺ پر یلغاریں کر رہے ہیں، ایسے وقت میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ دشمنوں کی مکاریوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا رہے۔ محمدِ عربی ﷺ کے وارثوں پر یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں ان موضوعات پر گفتگوں کریں جنکو بیان کرنا ان پر فرض ہے اور بیان نہ کرنا کتمانِ حق (حق کو چھپانے) کے زمرے میں آتا ہے، جو کہ اللہ کے نزدیک سنگین جرم اور باعثِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنت ہے۔اسی طرح اہلِ قلم حضرات رسالوں، کتابچوں اور پمفلٹ کے ذریعے باطل قوتوں کی سازشوں کو بے نقاب کریں اور عام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کتابوں اور پمفلٹوں کو عوام میں خوب پھیلائیں۔گھروں میں بھی انکی تشہیر کی جائے۔

حق کو بیان کرنے میں کسی کی ناراضگی یا ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے خواہ سامنے جابر بادشاہ ہو یا کوئی اپنا ہم مسلک یا رشتہ دار۔عوام تو عوام آجکل خواص بھی بعض دفعہ اس لئے حق کو چھپا جاتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے سے انکے ہم مسلک یا حکمران وقت ناراض ہو جائینگے۔سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی ناراضگی تمام بادشاہوں، تمام حکمرانوں اور تمام ہم مسلکوں سے زیادہ سخت ہے۔

ہر مسلمان کو اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ وہ دجال کے فتنے کا شکار ہو جائے اور اسکو خبر تک نہ ہو یا وہ حضرت مہدی کے لشکر میں شامل ہونے یا اسکی مدد سے محروم رہ جائے اور لشکر دور نکل چکا ہو۔

یہ عاجز احادیث کے مطالعے اور دنیا کے حالات دیکھنے کے بعد یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج کے بعد بھی بہت سے مسلمانوں کو خبر تک نہیں ہوگی کہ جہاد کی قیادت خود حضرت مہدی سنبھال چکے ہیں۔بلکہ لوگ اس وقت بھی مجاہدین کے جہاد کو اسی نظر سے دیکھ رہے ہونگے جس نظر سے میڈیا انکو دکھا رہا ہوگا۔ہر طبقے اور مکتبِ فکر کی رائے اپنی سوچ کے مطابق ہوگی، سوائے ان لوگوں کے جنکے دل حق کو قبول کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس دین کے لئے جینے اور مرنے والا بنا دے اور دنیا کے تمام خداؤں کا باغی بنا کر صرف اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ شامل فرما دے۔خواہ اسکے لئے تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنا پڑے۔آمین

عاصم عمر

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

تاریخ عالم میں ایسا بارہا ہوتا رہا ہے کہ اپنے وقت کی طاقتور قومیں کمزور قوموں کو فتح کر کے انکو اپنا غلام بناتی رہی ہیں۔لیکن جیسے جیسے فاتح قوموں کی طاقت کا سورج ڈھلتا جاتا تھا ویسے ہی غلامی کی زنجیریں بھی ڈھیلی پڑتی جاتی تھیں۔لیکن دورِ جدید میں طاقتور قومیں کمزور قوموں کو بغیر انکے علاقے فتح کیے ہی اپنا غلام بنالیتی ہیں،اور یہ غلامی اتنی بدترین ہوتی ہے کہ فاتح قوم کے مٹ جانے کے بعد بھی جوں کی توں باقی رہتی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو جسمانی غلامی اتنی نقصان دہ اور معیوب نہیں جتنی کہ ذہنی غلامی ہے۔کیونکہ اگر کسی قوم کی فکر اور سوچ آزاد ہو تو وہ کبھی بھی شکست تسلیم نہیں کرتی،اور موقع پاتے ہی خود کو آزاد کرالیا کرتی ہے۔جبکہ کسی قوم کا ذہنی غلامی میں مبتلاء ہو جانا اسکے اندر سے سوچنے تک کی صلاحیت کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔

ذہنی غلامی کا شکار قومیں نہ تو اپنے ذہن سے سوچتی ہیں اور نہ ہی حالات کو اپنی نظروں سے دیکھتی ہیں بلکہ انکے آقا جس طرف چاہتے ہیں انکی سوچوں کا رخ موڑ دیتے ہیں، پھر اس پر ستم بالائے ستم کہ یہ بے چارے غلام یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم آزاد سوچ کے مالک ہیں۔

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر نازک سے نازک حالات آئے۔آقائے مدنی ﷺ کے وصال کے فوراً بعد اٹھنے والا ارتداد کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہ تھا۔اگر اسلام کے بجائے دنیا کا کوئی اور مذہب ہوتا تو اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہتا۔لیکن اس خطرناک فتنے سے مسلمان سرخرو ہو کر نکلے۔

1258 میں فتنۂ تاتار درحقیقت ساری دنیا سے مسلمانوں کا وجود مٹا دینے کی سازش

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، تاتاری ایک کے بعد ایک مسلم علاقہ فتح کرتے جاتے تھے، یوں لگتا تھا کہ اس تباہی مچاتے سیلاب کو اب کوئی نہیں روک سکے گا کیونکہ کسی قوم کے لئے اس سے بڑی مایوسی اور خوف کی بات کیا ہوگی کہ اس کے دارالخلافہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے، اور خلیفۂ وقت کو چٹائی میں لپیٹ کر، گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالا جائے لیکن اس سب کے باوجود بھی مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری اور تاتاریوں کے خلاف میدانِ جہاد میں نکل آئے اور بالآ خرانکو شکست دی۔ غرض یہ کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت رہی مسلمان کبھی کسی قوم کے ذہنی غلام نہیں بنے بلکہ انکی سوچیں ہمیشہ آزاد رہیں لیکن خلافت ٹوٹنے کے بعد جہاں ایک طرف مسلم علاقوں پر کافر قبضہ کرتے چلے گئے وہیں انکے ذہن بھی کافروں کی غلامی میں جاتے رہے، اس غلامی کے اثرات اتنے مؤثر اور دیرپا ثابت ہوئے کہ جسمانی آزادی کے باوجود بھی مسلمان ذہنی طور پر کافر طاقتوں کے غلام ہی رہے۔ ذہنی غلامی کی سب سے بڑی نحوست (Adversity) یہ ہوتی ہے کہ ذہنی طور پر غلام قوم اچھے کو برا، برے کو اچھا، نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع، دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن سمجھ رہی ہوتی ہے۔ اسی کو علامہ اقبال نے فرمایا:

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر

جسے زیبا کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا

اسی ذہنی غلامی کے زہریلے اثرات نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی کہ اس دور میں اسلامی خلافت کی کوئی ضرورت نہیں، اور اب جمہوریت کا دور ہے۔ اس طرح جمہوریت کو اسلامی خلافت کا نعم البدل (Alternative) قرار دیدیا گیا۔

اسی ذہنی غلامی نے مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے مطابق سوچنے کی صلاحیت سے دور کر کے رکھدیا کہ وہ حالات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں تجزیہ (Analysis) کرتے بلکہ آج اکثر پڑھے لکھے لوگ بھی حالات کو مغربی میڈیا کی نظر سے دیکھ کر تجزیہ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں نام نہاد دانشور (Intellectuals) اور مفکرین (Thinkers) اور ادیب حضرات اپنے قلم کو انہی راستوں پر دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں جو خود مغربی مفکرین نے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوتے ہیں۔ اور یہ دانشور انہی راستوں پر اپنے قلم کو دوڑا کر جب منزل تک پہنچتے ہیں تو یہ وہی منزل ہوتی ہے جو مغربی مفکرین پہلے سے طے کر چکے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرات یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بہت دور کی کوڑی لائے ہیں۔ موجودہ دور میں آپ اکثر یہی بات دیکھیں

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ مثال کے طور پر روس کا افغانستان میں آنا، اور افغان مجاہدین کا جہاد اور فتح، طالبان کی اسلامی حکومت اور امریکہ کا افغانستان پر حملہ، امریکہ کا خلیج میں آنا اور عراق پر قبضہ، اسرائیل کے فلسطینیوں پر مظالم، گیارہ ستمبر کے امریکہ پر حملے اسی طرح کے دیگر واقعات میں ان دانشوروں کے تجزیوں کے نتیجوں کا خلاصہ ایسا ہوگا جس میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی ہوتی ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طاقت کو سپر پاور ثابت کرنے کے بجائے، کسی کافر ملک کو سپر پاور ثابت کیا جائے گا، کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے بس کافروں کی مرضی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

روس کے خلاف افغان جہاد کو مکمل امریکی امداد اور سیاست کی نظر کر کے مسلمانوں کے بڑھتے حوصلوں کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اتنی بھی تحقیق گوارا نہیں کی گئی کہ روس کو شکست امریکی اسلحے سے دی گئی یا آسمان سے اترتے فرشتوں کے ذریعے یہ فتح حاصل کی گئی۔ اگر یہ امریکی مفاد کی جنگ ہوتی، تو اس جنگ سے پھر اللہ رب العزت کو بھلا کیا غرض ہوسکتی تھی، لیکن یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ مکمل افغان جہاد میں مجاہدین کے ساتھ فرشتے آتے رہے، جنکو خود روسی افسروں نے بھی بارہا دیکھا۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ اس جہاد میں مکمل اللہ کی مدد تھی تو پھر ہمارے کالم نگار حضرات اس جنگ کو مکمل امریکہ کی جھولی میں کیوں ڈالدیتے ہیں؟ کیا صرف اسلیئے کہ اس طرح کا مضمون سب سے پہلے کسی امریکی نے لکھا تھا، کہ امریکہ سوویت یونین کو ختم کرنے کے لئے افغان مجاہدین کی مدد کر رہا ہے، اسی طرح امریکہ کی عالمِ اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کو مکمل اقتصادیات کی جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ عالمِ کفر خود اس جنگ کے مذہبی ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

نام نہاد مسلم دانشوروں کے بقول عراق پر قبضہ تیل کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا جبکہ افغانستان پر قبضہ وسط ایشیاء کے معدنی وسائل (Mineral Resources) پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا۔ یہ وہی تجزیے ہیں جو خود یہودی اپنے کالم نگاروں کے ذریعے اپنے اخبارات و رسائل میں تحقیقی رپورٹ کے نام پر شائع کراتے ہیں، اور ہمارے نام نہاد دانشور اور مفکرین جن کی تمام دانش اور تمام فکر میڈ ان یو ایس اے ہوتی ہے، ان تحقیقی رپورٹوں کو پڑھ کر انکے پیچھے اپنے قلم کو گھسنا شروع کر دیتے ہیں، ایسے دانشوروں کے بارے میں ''یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ ''یہ لوگ ہمارے ہی ذہن سے سوچتے ہیں جو رخ ہم ان کو دیتے ہیں یہ اسی پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں''۔ جہاں تک تعلق وسائل پر قبضے کا ہے تو اگر آج سے پچاس سال پہلے جنگوں کے بارے میں یہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا کہ یہ دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں، تو کسی حد تک درست تھا، لیکن اس دور میں ان جنگوں کو تیل اور معدنی وسائل کی جنگ کہنا اسلیئے درست نہیں کہ امریکہ پر حکمرانی کرنے والی اصل قوتیں اب تیل اور دیگر دولت کے مرحلے سے بہت آگے جا چکی ہیں۔ اب انکے سامنے آخری ہدف ہے اور وہ اپنی چودہ سو سالہ جنگ کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔

دنیا کے تمام وسائل پر اگرچہ امریکہ کا قبضہ نہیں ہے لیکن ان تمام وسائل پر ان یہودیوں کا قبضہ ہے جنکے قبضے میں امریکہ ہے۔ جبکہ یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ افغانستان و عراق پر چڑھائی کرانے والی وہی قوتیں ہیں، تو پھر ایک ایسی چیز جو پہلے سے انکے پاس ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے جنگ کرنے کی بھلا انکو کیا ضرورت پیش آسکتی ہے۔ ہمارے کہنے کا یہ مقصد بالکل نہیں کہ امریکہ کو ان وسائل سے کوئی سروکار نہیں۔ سروکار ہے لیکن ان جنگوں کا پہلا مقصد یہ وسائل نہیں بلکہ پہلا مقصد وہ ہے جو محمد عربی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بیان فرما دیا ہے۔

یہودی کالم نگار جب ان جنگوں کو اقتصادی جنگ کا نام دیتے ہیں تو انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان ان جنگوں کو مذہبی جنگ نہ سمجھنے لگیں کہ یہ چیز انکے اندر جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت کو زندہ کردیگی، یہ ٹھیک وہی طریقۂ کار ہے جو برہمن بھارت کے اندر مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کے بعد ان مسلم کش فسادات کو بی جے پی کی سیاست کا نام دے کر مسلمانوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے، اور مذہبی تعصب کو سیاست اور ووٹ پالیٹکس کی بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔

سوچوں میں اس تبدیلی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان موجودہ حالات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ انکی بنیاد مغربی میڈیا کے تجزیے اور تبصرے ہوتے ہیں۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ آج اکثر پڑھے لکھے لوگوں کے سوچنے کا انداز مغربی ہے۔ اور لوگ مغرب کی ذہنی غلامی کا شکار ہیں۔

جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی قوم کا اپنے عقیدے اور نظریے، اپنی بنیادوں اور اصولوں سے گہرا تعلق رہے گا وہ قوم اس وقت تک کسی کی ذہنی غلام نہیں بن سکتی۔ دنیا کی کوئی بھی قوم اسی وقت تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے جب تک اسکا اپنے افکار و نظریات، عقیدے اور اصولوں کے ساتھ گہرا تعلق رہتا ہے۔ کسی نظریے اور عقیدے کے بغیر کوئی بھی قوم اس قافلے کی طرح ہوتی ہے جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے کے بعد صحراء میں حیران و پریشان بھٹکتا پھر رہا ہو۔ اور ایسے قافلے کی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر رہزن کو رہبر سمجھ کر اسکے پیچھے چلنا شروع کر دیتا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔بار بار دھوکہ کھانے کے بعد بھی ان کا یہی خیال ہوتا ہے کہ اس بار انکا سفر صحیح سمت میں ہو رہا ہے۔اس طرح یہ قافلہ اس وقت تک بھٹکتا ہی رہتا ہے جب تک یہ قافلے والے اس راستے کا پتہ نہیں چلا لیتے جہاں ان کو لوٹا گیا تھا، چنانچہ اگر آج بھی ہم اپنی منزل کو پانا چاہتے ہیں اور حالات کو درست انداز میں سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اصولوں اور بنیادوں کی طرف لوٹنا ہوگا۔ جب تک ہم یہ پتہ نہیں لگا لیتے کہ موجودہ دور کے بارے میں قرآن وحدیث کیا کہتے ہیں، تب تک ہم صورتِ حال کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے۔

مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنا لائحۂ عمل بنانا ہوگا اور مغربی میڈیا کی نام نہاد تحقیقی رپورٹیں پڑھکر تجزیے کرنے سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔، ورنہ قیامت تک ہم حالات کا صحیح اندازہ نہیں کرسکیں گے اور اچانک قیامت ہمارے سروں پر پہونچ جائے گی۔اگر ہم یوں ہی تجزیے کرتے رہے، تو نہ ہی ماضی کا آئینہ درست تصویر دکھائے گا اور نہ مستقبل کی تصویر واضح ہوگی۔نہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ (The Renaissance) کی وجہ سمجھ پائیں گے، نہ پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کی حقیقت کا سراغ ملے گا، اور نہ ہی امریکہ اور سوویت یونین کے مابین سرد جنگ کے ڈرامے کی ہوا لگے گی۔اسی طرح اب امریکہ چین یا بھارت چین دشمنی کی حقیقت تک بھی نہیں پہنچ پائیں گے۔

اس کتاب کو لکھنے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں حالات کو سمجھا جائے اور پھر مستقبل کی منصوبہ بندی کی جائے جب تک تشخیص (Diagnosis) درست نہیں ہوگی، علاج کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو کھول کر بیان فرمایا تا کہ مسلمان ان احادیث کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل مرتب کرسکیں، آنے والے وقت کے لئے خود کو ابھی سے تیار کریں، ایک طے شدہ حقیقت سے نظریں چرانے کے بجائے اس سے مقابلے کی تیاری کریں۔

اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہم سب کو دین ودنیا میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔آمین

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیوں اور حضرتِ مہدی کے بیان میں

حضرت مہدی کے خروج کے بارے میں اہلِ سنّت والجماعت کا چودہ سو سالہ یہ نظریہ ہے کہ وہ آخری دور میں تشریف لائینگے اور امت مسلمہ کی قیادت کرینگے اللہ کی زمین پر قتال فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ کا قانون نافذ کریں گے۔ جسکے نتیجے میں دنیا میں امن وانصاف کا بول بالا ہوجائے گا۔

عقیدہ خروج مہدی کے بارے میں مدلّل ومفصل مطالعہ کے لئے حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کی کتاب ''عقیدہ ظہورِ مہدی احادیث کی روشنی میں'' کا مطالعہ یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا۔

البتہ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ یہ وہ مہدی نہیں ہونگے جنکے بارے میں اہلِ تشیّع نے یہ عقیدہ گھڑ رکھا ہے کہ وہ مہدی حسن عسکری ہیں جو سمارا کی پہاڑیوں سے نکلیں گے۔ اس بارے میں علماء امت نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن میں اس نظریہ کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

حضرت مہدی کا نسب

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (ابوداؤد) [1]

ترجمہ: حضرت امّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''مہدی'' میرے خاندان میں سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہونگے۔

حضرت ابواسحٰق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر کہا میرا بیٹا جیسا کہ رسولِ کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا، سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق وعادات میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوگا، ظاہری شکل وصورت میں آپ ﷺ کے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علیؓ نے زمین کو عدل

1 علامہ ناصرالدین البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد ۴۲۸۴)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وانصاف سے بھر دینے کا واقعہ بیان فرمایا۔ (ابوداؤد) [1]

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہونگے، روشن وکشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے۔ وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات برس تک زمین پر برسرِ اقتدار رہینگے۔ (ابوداؤد) [2]

فائدہ: حضرت مہدی والد کی طرف سے حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہونگے اور ماں کی طرف سے حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہونگے۔ (عون المعبود شرح ابو داؤد کتاب المهدی)

حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات اور نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیاں

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء (صحابہ کرامؓ) بھول گئے ہیں یا (وہ بھولے تو نہیں لیکن کسی وجہ سے وہ) ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم رسول کریم ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کو ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا تھا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے، اور جسکے ماننے والوں کی تعداد تین سو یا تین سو سے زیادہ ہوگی۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا، اس کے باپ کا اور اسکے قبیلہ تک کا نام بتایا تھا۔ (ابوداؤد) [3]

عن حذيفة قال قام فينا رسول ﷺ قائما فما ترك شيأ يكون في مقامه ذالك الى قيام الساعة الا حدثه حفظه من حفظه نسيه من نسيه قد علمه اصحابه هؤلاء وانه ليكون منه الشي فأذكره كما يذكره الرجل وجه االرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه. (ابوداؤد) [4]

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والی کوئی بات بیان کرنے سے نہیں چھوڑی۔ جس نے یاد کرلیا اس نے یاد کرلیا اور جس نے بھلایا اس نے بھلا ڈالا۔ بلاشبہ یہ صحابہ اس کا علم رکھتے ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ جب

1 علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد ۴۲۸۵)
۲ علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس کو حسن کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد)
۳ علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ (صحیح وضعیف ابی داؤد)
۴ علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابی داؤد علامہ البانیؒ)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں سے کوئی بات ہوتی ہے تو مجھے وہ یاد آجاتا ہے جیسے کوئی آدمی کسی کو اسکی غیر حاضری میں یاد کرتا ہے اور پھر جب وہ اسکو دیکھتا ہے تو اسکو پہچان لیتا ہے۔

مدینہ منورہ سے آگ کا نکلنا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حجاز سے ایک آگ نہ بھڑک اٹھے، جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردن روشن کردے گی۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس حدیث میں جس آگ کا ذکر آیا ہے اس آگ کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ اور دیگر مورخین کا کہنا ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا حادثہ پیش آچکا ہے۔ یہ آگ جمادی الثانی سنہ ۶۵۰ھ جمعہ کے دن مدینہ منورہ کی بعض وادیوں سے نمودار ہوئی اور تقریباً مہینہ تک چلی۔ راویوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے وہ آگ نمودار ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آگ کا پورا ایک شہر ہے اور اس میں قلع یا برج اور کنگورے جیسی چیزیں موجود ہیں، اس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی۔ آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہنچتا اس کو شیشے اور موم کی طرح پگھلا دیتا۔ اس کے شعلوں میں بجلی کی کڑک جیسی آواز اور دریا کی موجوں جیسا جوش تھا۔ اور یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر سے سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہوں، وہ آگ اسی کیفیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہنچی مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ منورہ کی طرف آرہی تھی وہ ٹھنڈی تھی۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں کو روشن کیے ہوئے تھیں، یہاں تک کہ حرمِ نبوی اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی، لوگ رات کے وقت اس کی روشنی میں اپنے سارے کام کاج کرتے تھے، بلکہ ان دنوں میں اس علاقے کے اوپر سورج اور چاند کی روشنی ماند ہوگئی تھی۔

مکہ مکرمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ وہ اس وقت یمامہ اور بصریٰ میں تھے تو وہ آگ انھوں نے وہاں بھی دیکھی۔

اس آگ کی عجیب خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ یہ پتھروں کو تو جلا کر کوئلہ کر دیتی تھی لیکن درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں جنگل میں ایک بہت بڑا پتھر تھا جس کا آدھا حصہ حرمِ مدینہ کی حدود میں تھا اور آدھا حصہ حرم مدینہ سے باہر تھا۔ آگ نے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کر دیا جو حرمِ مدینہ سے باہر تھا لیکن جب آگ اس حصہ تک پہنچی جو حرم میں تھا تو ٹھنڈی پڑ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی۔ اور پتھر کا وہ آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا۔

بصریٰ کے لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے اس رات آگ کی روشنی میں جو حجاز سے ظاہر ہو رہی تھی، بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔ (البدایہ والنہایہ ابن کثیر)

سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب میری اُمت پندرہ خصلتوں کا ارتکاب کرے گی تو اُن پر بلائیں نازل ہوں گی۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! وہ کون سے افعال ہوں گے؟ فرمایا: جب مالِ غنیمت کو اپنی دولت سمجھا جائے گا اور امانت کو غنیمت کی طرح سمجھا جائے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست کے ساتھ احسان کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا اور مساجد میں آوازیں بُلند کی جائیں گی اور قوم کا سب سے ذلیل آدمی قوم کا حاکم ہوگا اور آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے گا اور شراب پی جائے گی (کثرت سے) اور (مرد) ریشم پہنیں گے اور گانے والیاں اور گانے بجانے کے آلات بنا لئے جائیں گے اور اس امت کے بعد کا طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے گا پس اس وقت انتظار کرنا سُرخ آندھی کا یا زمین کے دھنس جانے کا یا چہرے مسخ ہو جانے کا۔ (ترمذی شریف ج:۴ص:۴۹۴۔المعجم الاوسط ج:۱ ص:۱۵۰)

فائدہ: اس حدیث میں مالِ غنیمت کو اپنی دولت سمجھنے کے بارے میں آیا ہے۔ اس سے مجاہدین کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ مالِ غنیمت میں بغیر امیر کی اجازت کے کوئی تصرف نہیں کرنا چاہئے۔ ابلیس ہر انسان کو اسکی نفسیات کے اعتبار سے ہی گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ سو اس بارے میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں بھی بغیر اجازت کے کوئی دست درازی نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح مجاہدین شیطان کے دھوکہ سے بچ کر اپنے جہاد کو مقبول بنا سکتے ہیں۔ ورنہ کتنے ہی لوگ برس ہا برس تک جہاد کرتے رہتے ہیں لیکن تھوڑی سی مالی خیانت کی وجہ سے اپنا جہاد خراب کر بیٹھتے ہیں۔ اسلئے اس راستے کی نزاکتوں کو ہر ساتھی کو سمجھنا چاہئے۔

شراب اس وقت بھی عام ہے۔ پاکستان اگرچہ ابھی اس سے محفوظ ہے لیکن جس روشن خیالی کی جانب اسکو لیجایا جا رہا ہے تو اسکا حال تیونس اور ترکی جیسا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں مسجد کے باہر شراب کی دکان ہوتی ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا

عن اَبِی سَعِیدِنِ الخُدرِیؓ قَالَ قَالَ رَسولُ اللہ لَتَتَّبِعُن سُنَنَ الَّذِینَ مِنْ قَبلِکُم. شِبراً بِشِبرٍ وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتیٰ لَو دَخَلُوا فِی جُحرِ ضَبٍ لاتَّبَعْتُمُوھُم قُلنَا یَا رَسولَ اللہِ اَلْیَھُودُ وَالنَّصارٰیٰ قَال فَمَن . (بخاری، ج:۳،ص:۱۲۷۴، مسلم، ج:۴، ص:۲۰۵۴، صحیح ابن حبان، ج:۱۵،ص:۱۹۵)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ضرور پہلے لوگوں کی روش اور طریقہ کی مکمل طور پر اتباع کروگے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اُن کی اتباع میں اُس میں داخل ہوگے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ہم نے دریافت کیا یارسول اللہ (پہلے والوں سے مراد) یہود ونصاریٰ ہیں؟۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور کون ہیں؟ (یعنی وہی ہیں)۔

فائدہ: اس وقت مسلمانوں کے اندر اکثر وہ بیماریاں پائی جاتی ہیں جن میں پہلی امتیں مبتلاء تھیں۔ زناء، شراب، جوا، بے ایمانی، ناحق قتل کرنا، اللہ کی کتاب میں تحریف کرنا، نبی ﷺ کی سیرت وتعلیمات کو مسخ کرکے پیش کرنا، یہودیوں کی طرح دین کی ان باتوں پر عمل کرنا جو نفس کو اچھی لگتی ہیں اوران باتوں کو پس پشت ڈالدینا جو نفس پر دشوار ہوں، یتیموں اور بیواؤں کا مال کھانا، طاقتور کے خوف یا مالدار سے پیسہ لینے کے لئے احکامِ الٰہی میں تحریف وتاویل کرنا وغیرہ۔

مساجد کو سجانے کا بیان

عن أنسِ بنِ مَالِکٍؓ قال قال رَسولُ اللہِ ﷺ لا تَقُومُ السَّاعَۃُ حَتّیٰ یَتَبَاھَی النّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ. (صحیح ابن خزیمہ، ج:۲،ص:۲۸۲، صحیح ابن حبان، ج:۴،ص:۴۹۳)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک لوگ مسجدوں (میں آنے اور بنانے) میں ایک دوسرے کو دکھاوانہ کرنے لگیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگ مسجدوں میں آتے وقت بھی ایسے انداز میں آئینگے کہ ایک دوسرے کو اپنی دولت وسطوت دکھانا مقصود ہوگا، اور مسجدیں بنانے میں بھی دکھاوا ہوگا۔ ہر علاقے والے ایک دوسرے سے خوبصورت مساجد بنانے کی کوشش کرینگے۔

عن أبی الدَّرْدَاءؓ قال اِذا زَخرَفْتم مَسَاجِدَکُم وَحَلّیتم مَصَاحِفَکُم فَالدِّمَارُ عَلَیکُم (رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول عن ابی الدرداء ووقفہ ابن المبارک

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الزهد وابن ابی الدنیافی المصاحف عن ابی الدرداء) (کشف الخفاء ج:۱ص: ۹۵)

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم اپنی مساجد کو سجانے لگو گے اور اپنے قرآن کو (زیور وغیرہ سے) آراستہ کرنے لگو گے تو تمہارے اوپر ہلاکت ہوگی۔

عَنِ بْنِ عباسٍؓ قال مَا کَثُرَتْ ذُنُوبُ قومٍ اِلّا زُخْرِفَتْ مَسَاجِدُهَا وَمَا زُخْرِفَتْ مَسَاجِدُهَا اِلّا عِندَ خُروجِ الدَّجَّالِ. فیه اسحاق الکعبی ولیث بن ابی سلیم وهما ضعیفان (السنن الواردۃ فی الفتن، ج:۴،ص:۸۱۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی قوم کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں تو انکی مسجدیں بہت زیادہ خوبصورت بنائی جاتی ہیں۔اور خوبصورت مساجد دجال کے خروج ہی کے وقت میں بنائی جائیں گی۔(اس روایت میں اسحاق الکعبی اور لیث ابن ابی سلیم دونوں راوی ضعیف ہیں۔)

فائدہ: ٹھیک کہتے ہیں کہ غلامی میں قوموں کی سوچیں بھی الٹ جاتی ہیں۔آج اگر کسی علاقے میں خوبصورت مسجد نہ ہوتو اس علاقے والوں کو یوں سمجھا جاتا ہے جیسے اللہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، جبکہ جہاں مسجد خوبصورت بنی ہو ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ بڑے دین دار لوگ ہیں، لیکن یہ کسی کو پتہ نہیں کہ اللہ کی نظر میں ان کی کیا حقیقت ہے؟

اگر کوئی اہلِ دل ان احادیث کا عملی تجربہ کرنا چاہتا ہے تو کچھ دن ان علاقوں کی مسجدوں میں سجدے کر کے دیکھے جہاں مسجدیں کچی اور سادہ ہوتی ہیں، پھر اس کو سجدوں کی حلاوت کا احساس ہوگا۔

عَن عَلِيٍّؓ أنّه قال يأتِي عَلى النَّاسِ زَمانٌ لَا يَبْقىٰ مِنَ الاسلامِ اِلّا اِسْمُه وَلَا مِنَ القرآنِ اِلّا رَسْمُه يَعْمُرُونَ مَسَاجِدَهُم وَهِيَ مِن ذِكرِ اللهِ خَرابٌ شَرُّ أَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَنِ عُلَمائُهم مِنهم تَخرُجُ الفِتنةُ وَالَيهِم تَعُودُ. (تفسیر قرطبی ج۱۲ص۲۸۰)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے وہ مسجدیں تعمیر کریں گے حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے خالی ہونگی۔اس زمانے میں لوگوں میں سب سے بدترین علماء ہوں گے۔انہی سے فتنے نکلیں گے اور اُن ہی میں واپس لوٹیں گے۔

فائدہ ❶: اگرچہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب چالیس کروڑ تک ہے لیکن اسلام کی حالت کیا ہے کہ کسی ایک ملک میں بھی اسلامی نظام نہیں ہے، زبان سے تو سب کلمہ پڑھ رہے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اللہ تیرے سوا کسی کو حاکم نہیں مانیں گے لیکن عملاً صورتِ حال یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر سیکڑوں معبود (حاکم) بنا رکھے ہیں۔ سجدے میں گر کر اللہ کی برتری کا اعلان کرنے والوں کی تعداد تو بہت ہے پر حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو انسانوں کے بنائے ہوئے کفریہ جمہوری نظام کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ جو کلمہ مسلمان پڑھتا ہے وہ اسکا اللہ کے ساتھ ایک معاہدہ ہے کہ اب وہ اللہ کے علاوہ ہر قوت کا، ہر نظام کا اور ہر طاغوت کا انکار کریگا اور نہ تو زبان سے اور نہ ہی اپنے عمل سے اس معاہدے کی خلاف ورزی کریگا۔ لیکن آج کے مسلمان اللہ کو بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں اور طاغوت کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ قرآن نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ذٰلک بِاَنّھم قالوا لِلّذین کَرِھُوا مَا نَزَّلَ اللہُ سَنُطِیعُکُم فِی بَعْضِ الاَمر، یہ (گمراہی) اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے ان (کافر) لوگوں سے جنھوں نے اللہ کے نازل کردہ (یعنی قرآن) سے نفرت کی، یہ کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری پیروی کرینگے۔ (یعنی قرآن کی ساری باتیں نہیں مانیں گے کچھ تمہاری بھی مانیں گے)۔

فائدہ ❷: اس روایت میں علماء سے مراد علماء سوء ہیں۔ علماء سوء کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اگر بنی اسرائیل کے علماء کا حال دیکھنا ہو تو علماء سوء کو دیکھ لو۔ (الفوز الکبیر)

سود کا عام ہو جانا

عَن أبی ھریرۃؓ أنّ رسولَ اللہِ ﷺ قَالَ یأتِی عَلَی النّاسِ زَمانٌ یأکُلُونَ فِیهِ الرِّبا قال قِیلَ لَہ اَلنّاسُ کُلُّھُم قال مَنْ لَمْ یَاْکُلہ مِنھُم نَالَه مِن غُبارِہ. (ابوداؤد، ج:۳، ص:۲۴۳، مسند احمد، ج:۲، ص:۴۹۴، مسند ابی یعلی، ج:۱۱، ص: ۱۰۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اُس میں لوگ سُود کھائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا کیا تمام لوگ (سُود کھائیں گے)؟ تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ''ان لوگوں میں سے جو شخص سود نہیں کھائے گا اس کو سُود کا کچھ غبار پہنچے گا۔

فائدہ: یہ حدیث اس دور پر کتنی صادق آتی ہے۔ آج اگر کوئی سود کھانے سے بچا ہوا بھی ہے تو اسکو سود کا غبار ضرور پہنچ رہا ہے۔ اور نام نہاد دانشوروں کے ذریعے سودی کاروبار پر اسلام کا لیبل لگا کر امت کو سود کھلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق بھی قرآن پڑھے گا

عن أبي هريرةؓ عن رسولِ اللهِ ﷺ قال سيأتي على أُمّتي زمانٌ تكثُرُ فِيهِ القُرّاءُ وتقِلُّ الفُقهاءُ ويُقبَضُ العِلمُ ويكثُرُ الهرجُ قالوا وما الهرجُ يا رسولَ اللهِ قال القتلُ بينكم ثُمّ يأتِي بعدَ ذٰلك زمانٌ يقرأُ القرآنَ رِجالٌ لا يُجاوِزُ تراقِيهِم ثُمّ يأتِي مِن بعدِ ذٰلك زمانٌ يُجادِلُ المُنافِقُ الكافرُ المُشركُ با للهِ المُؤمنَ بِمِثلِ ما يقول هٰذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه. وافقه الذهبي" (المستدرک علی الصحیحین ج:۴ص:۵۰۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ان میں قرّاء بہت ہونگے اور دین کی سمجھ رکھنے والے کم ہونگے۔ علم اٹھالیا جائیگا اور ہرج بہت زیادہ ہوجائیگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا تمہارے درمیان قتل۔ پھر اسکے بعد ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ قرآن پڑھیں گے حالانکہ قرآن انکے حلق سے نہیں اتریگا، پھر ایسا زمانہ آئیگا کہ منافق، کافر اور مشرک مومن سے (دین کے بارے میں) جھگڑا کرینگے۔ حاکمؒ نے اس کو صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبیؒ نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

فائدہ: اس وقت ہر طرح کے پڑھے لکھے لوگ کثرت سے موجود ہیں، مختلف علوم میں تخصص اور ماسٹر کرایا جارہا ہے۔ لیکن دین کی سمجھ رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں، جو شان ہمارے اسلاف میں نظر آتی تھی کہ باطل کو ہزار پردوں میں بھی پہچان لیا کرتے تھے اب وہ بات بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ قرآن کی سمجھ اور قرآن کا علم اہلِ علم طبقے میں بھی مفقود نظر آتا ہے حالانکہ اور علوم میں انتہائی توجہ صرف کی جاتی ہے۔ معلومات کا سمندر تو بہت نظر آتا ہے لیکن علم کا فقدان ہے۔

منافق اور مشرک قرآن کی آیات کو آڑ بنا کر اہلِ حق سے بحث و مباحثہ کرتے نظر آتے ہیں اور اپنے باطل اقدامات کو قرآن وسنت سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت ابو عامر اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں جن باتوں کا اپنی امت پر خطرہ محسوس کرتا ہوں ان میں زیادہ خوف والی بات یہ ہے کہ ان کیلئے مال کی زیادتی ہوجائے گی جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور آپس میں لڑیں گے اور اُن کیلئے قرآن کا پڑھنا آسان ہوجائے گا۔ چنانچہ اس قرآن کو ہر نیک، فاسق و فاجر اور منافق پڑھے گا اور یہ لوگ فتنے پھیلانے اور اس کی تاویل کی غرض سے اس کے ذریعہ مومن سے جھگڑا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی تاویل وتفسیر کو کوئی نہیں جانتا (یعنی وہ آیات جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے) اور جو علم میں پختہ کار ہوں گے وہ بھی (ان آیات کے بارے میں) یوں کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے۔ (الآحاد والمثانی، ج:۴، ص:۴۵۳)

فائدہ: مال کی زیادتی اس وقت عام ہے اور عرب ممالک میں مال کی ریل پیل ہے جسکی وجہ سے تمام فتنے جنم لے رہے ہیں۔ قرآن کا پڑھنا اتنا آسان ہو گیا کہ اب اسکو مختلف ٹی وی چینلز پر عربی رسم الخط کے ساتھ انگلش رسم الخط میں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اس طرح اگر کسی کو عربی میں قرآن نہیں پڑھنا آتا تو وہ انگریزی رسم الخط میں پڑھ سکتا ہے۔ ہر فاسق ومنافق آج قرآن پڑھتا نظر آتا ہے بلکہ اس میں بغیر علم کے اپنی رائے زنی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ترکی، مصر، تیونس اور امارات کے بعد اب ہمارے ملک میں بھی قرآن کی تفسیر وہ لوگ کر رہے ہیں جنکو ذرہ برابر بھی علم نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک طرف فلموں اور ڈراموں میں کام کرتے ہیں اور امت کو بے حیائی اور بے شرمی کا درس دیتے ہیں اور دوسری جانب اللہ کی کتاب کی ان آیات میں رائے زنی کرتے ہیں جسکا علم اللہ نے اپنے پاس رکھا ہے۔

سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی

عن أبي أمامةَ الباهلي رضی اللہ عنہ عَن رسولِ الله ﷺ قال لَتُنتَقَضَنّ عُرَى الإسلامِ عُروَةً عُروَةً فكُلَّما انتَقَضَتْ عُروةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بالَّتِي تَلِيهَا فأوَّلهنَّ نَقْضاً الحُكمُ وآخِرُهنّ الصَّلاةُ. (شعب الایمان، ج:۴، ص:۳۲۶، المعجم الکبیر، ج:۸، ص:۹۸، موارد الظمآن، ج:۱، ص:۸۷)

ترجمہ: حضرتِ ابوامامہ باہلیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی کڑیاں ضرور ایک ایک کرکے ٹوٹیں گی، چنانچہ جب ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اسکے بعد والی کڑی کو پکڑ لینگے۔ ان میں سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ اسلامی نظامِ عدالت کی کڑی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

فائدہ: یعنی مسلمان جس چیز کو سب سے پہلے چھوڑینگے وہ اسلامی عدالتی نظام ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے ٹوٹنے والی کڑی ''امانت'' کی ہوگی۔ شریعت کی اصطلاح میں لفظِ امانت بہت وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے

﴿انا عرضنا الامانةَ علىٰ السمٰوٰتِ والارض والجبالِ﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے ''امانت'' کو زمین وآسمان اور پہاڑوں کو پیش کیا پر انھوں نے اسکا بار

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھانے سے انکار کردیا اور وہ اس (اہم ذمہ داری کے بار) سے ڈر گئے اور اسکو انسان نے اٹھالیا۔

حضرت قتادہؒ نے یہاں امانت کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔

﴿الدین و الفرائض و الحدود .﴾ ❶ یعنی حقوق، فرائض، اور حدود اللہ یعنی اسلام کے عدالتی نظام سے متعلق احکامات اور یہ سب اسلامی خلافت کے تحت صحیح طور پر انجام پاتے ہیں۔ چنانچہ پہلی چیز جو اس امت سے اٹھے گی وہ خلافت ہوگی جب خلافت اٹھ جائے گی تو اسلامی عدالتی نظام بھی ختم ہو جائے گا اور آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

دجال کی آمد کا انکار

عن ابن عباسؓ خطب عمرؓ فقال اِنّه سَیکونُ فِی هٰذهِ الاُمّةِ قَومٌ یُکَذِّبُونَ بِالرَّجمِ وَیُکَذِّبُونَ بِالدّجَالِ ویکذبون بِعَذابِ القبرِ ویکذبون بالشَّفَاعَةِ ویکذبون بقومٍ یُخرَجُون من النار . (فتح الباری، ج:۱۱ص:۴۲۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے خطبہ دیا اور یہ بیان فرمایا اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کرینگے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور دجال (کی آمد) کا انکار کریں گے اور شفاعت کا انکار کرینگے، اور ان لوگوں (یعنی گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔

فائدہ: یہودیوں کے مال پر پلنے والی این جی اوز اپنے آقاؤں کے اشاروں پر آئے دن اسلامی قوانین کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں اور انکو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں۔

اس وقت حدود آرڈیننس کی بحث چل رہی ہے اور اس کو اس طرح پیش کیا جارہا ہے گویا یہ کسی انسان کے بنائے ہوئے قوانین ہیں۔ اسی طرح کئی عرب مفکر ہیں جو رجم اور دیگر اسلامی قوانین کو اس دور میں (نعوذ باللہ) از کار رفتہ (Old Fashioned) قرار دے چکے ہیں۔

نیز دجال کی آمد کا انکار کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اور آنے والے دنوں میں اس مسئلے کو اختلافی بنادیا جائے گا۔

علماء کے قتل کا بیان

قال رسولُ اللهِ ﷺ لَیَاتِیَنّ عَلی العُلماءِ زَمانٌ یُقتَلون فِیه کَمَا یُقتَلُ الُّلصُوصُ

❶ تفسیر قرطبی ج:۲۲ص: ۵۶

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَالَيتَ العُلَمَاءَ يومئذٍ تَحَامَقُوا (رواہ ابوعمر الدانی فی السنن الواردۃ فی الفتن، ج:۳،ص:۶۶۱)ضعیف، في سنده الوضين بن عطاء وهو خزاعی صدوق سئ الحفظ (التقریب،ج:۲، ص:۳۳۱، والمیزان، ج:۴،ص:۳۳۴)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا علماء پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ اُن کو ایسے قتل کیا جائے گا جیسے چوروں کو قتل کیا جاتا ہے، تو کاش کہ اس وقت علماء جان بوجھ کر انجان بن جائیں۔"

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا "قسم اس ذات کی جسکے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے علماء پر ایسا وقت ضرور آئے گا جب ان کو موت سرخ سونے سے بھی زیادہ محبوب ہوگی۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی قبر پر آئے گا تو وہ یوں کہے گا کہ کاش میں اسکی جگہ ہوتا۔ (مستدرک حاکم 8581)

حاکم نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔

فائدہ: آج کس وحشت و بربریت، بے دردی اور بے حسی کے ساتھ ان عظیم ہستیوں کو قتل کیا جا رہا ہے، جو کائنات کے نظام کو فساد اور ظلم سے پاک کرنے کا درس دیتے ہیں۔ جنکی ساری زندگی انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا پرچار کرتے گذر جاتی ہے، اللہ کی زمین کو انسانیت کے دشمنوں سے پاک کرنا ہی جنکا مشن ہوتا ہے، انسانیت حیران ہے، عقل محوِ تماشا ہے، علم کے مینارے خاموش ہیں، دانشور سناٹے میں ہیں، کہ آخر امت کے اس طبقہ سے کسی کو کیا دشمنی ہوسکتی ہے، جو دنیا میں حق اور باطل، خیر اور شر، ظلم اور انصاف کے درمیان طاقت کا توازن رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر یہ طبقہ نہ ہو تو کائنات کا نظام ہی درہم برہم ہو جائے، زمین و فضاء میں طاقت کا توازن بگڑ کر رہ جائے، شر خیر پر غالب آنے لگے اور حق و باطل کے معرکے میں باطل سر چڑھ کر بولنے لگے، انسانیت، ابلیسیت کی لونڈی بن کر رہ جائے، خباثت کے ہاتھوں شرافت کا دامن تار تار کر دیا جائے۔

علماء امت کے قتل کو ہر ایک اپنے زاویہ نظر سے دیکھتا ہے، پر کاش نبی ﷺ کے وارثوں کے اس قتل کو نبی ﷺ کی احادیث کی روشنی میں دیکھا جاتا۔ اس وقت جبکہ باطل خیر کے مقابلے میں آخری اور فیصلہ کن جنگ کا اعلان کر چکا ہے، ابلیسیت ہر طرف کھلے عام ننگا ناچ ناچنا چاہتی ہے، اللہ کی حاکمیت و بالادستی کے تصور کو ختم کر کے دجالیت اور یہودیت کا ورلڈ آرڈر لوگوں سے عملاً اور ذہناً منوانا چاہتی ہے۔ تو بھلا ابلیس کے اشاروں اور مشوروں پر کام کرنے والے، ان حق کے میناروں اور امید کے جزیروں کو کیونکر برداشت کر سکتے ہیں جنکے ایک اشارے اور قلم کی حرکت

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دجال کے مضبوط ایوانوں میں دراڑیں پڑ سکتی ہیں، یہ نفوس قدسیہ، جو دجالی قوتوں کی "عظیم طاقت" کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، اور اس دور میں بھی کلمہ لا الٰہ کا وہی مفہوم بیان کرنے پر بضد ہیں جسکا اعلان کوہِ صفا پر چڑھکر آج سے چودہ سو سال پہلے کیا گیا تھا، دجال کے مقدمۃ الجیش (Advance Force) کو کس طرح ہضم ہو سکتے ہیں۔

علماءِ حق کے قتل میں براہِ راست یہودی خفیہ تحریک فریمیسن ملوث ہے۔ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ بھاڑے کے قاتل کون ناپاک لوگ تھے،لیکن آنے والے دن اس بات کو اور واضح کر دینگے کہ ان علماء کو راستے سے ہٹائے بغیر فریمیسن اپنے منشور کو پاکستان میں آگے نہیں بڑھا سکتی تھی۔

مولانا اعظم طارق شہیدؒ، مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ اور مفتی جمیل خان شہیدؒ، مولانا نذیر تونسوی شہیدؒ اور مفتی عتیق الرحمٰن شہیدؒ کی شہادت کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ جن خطوط (Lines) پر کام کر رہے تھے وہ عالمی یہودی قوتوں کے لئے ناقابلِ برداشت ہیں۔لہٰذا ان حضرات کی شہادت کو فرقہ وارانہ رنگ دینا خود ان شخصیات کی دینی خدمات کو چھوٹا ثابت کرنا ہے۔ جنکے مشن بڑے ہوتے ہیں انکے دشمن بھی بڑے ہوا کرتے ہیں۔

فالج کا بیان

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فالج ضرور پھیلے گا یہاں تک کہ لوگ اسکو طاعون سمجھنے لگیں گے۔ (اسکے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے) (مصنف عبدالرزاق، ج:۳، ص:۵۹۷)

فائدہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ کہ خشکی اور سمندر میں فساد پیدا ہو گیا لوگوں کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔ ممکن ہے انسانیت کے دشمنوں کی جانب سے انسانوں پر ایسے وائرس کے حملے کئے جائیں جو فالج کا سبب بنیں۔یا پھر ابھی سے لوگوں کو ایسے ٹیکے یا کسی دوائی کے قطرے پلائے جائیں جو آگے چل کر اس بیماری کا سبب بنیں۔اس وقت ایسی مشینیں بنائی جا چکی ہیں جنکے ذریعے فضاء میں موجود مختلف بیماریوں کے جراثیم اکٹھے کر کے جراثیمی ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔اور ان سے لوگوں میں بیماریاں پھیلتی ہیں۔

لہٰذا مسلم ممالک کو عالمی یہودی اداروں کی جانب سے دی جانے والی کسی بھی طبی امداد کو پہلے اپنی تجربہ گاہوں میں ٹیسٹ کرا کر ہی عوام تک پہنچانا چاہیے۔اور کسی بھی ایسی دوائی یا ویکسین کو

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول نہیں کرنا چاہئے جس پر اس کا فارمولا لکھا ہوا نہ ہو۔

پولیو ویکسین کی مہم جس بیہودہ انداز میں چلائی جارہی ہے اسکے بارے میں ملک کے سنجیدہ حلقوں کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نہ تو کسی کو اسکا فارمولہ پتہ ہے اور نہ یہ علم ہے کہ اسکی خوراک کی مقدار کیا ہے؟ چونکہ غیر معیاری ویکسین کی خبریں پاکستانی اخباروں میں آچکی ہیں جس سے پولیو کے مریضوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ نیز برطانیہ اور بین الاقوامی سائنسدانوں نے اپنی تحقیقات میں پولیو کے قطروں کو ایڈز، ہڈیوں کے کینسر، جنسی کمزوری اور بے شمار مہلک امراض کا بنیادی سبب قرار دیا ہے۔ اسکے سامنے آنے کے بعد ان پر فوراً پابندی لگنی چاہئے۔

وقت کا تیزی سے گذرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی جب تک زمانہ آپس میں بہت قریب نہ ہو جائے۔ چنانچہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹے کے برابر اور گھنٹہ کھجور کی پتی یا شاخ کے جلنے کی مدت کے برابر ہو جائے گا۔ (ابن حبان، ج:۱۵، ص:۲۵۶)

فائدہ: وقت میں برکت کا ختم ہو جانا تو اس وقت ہر ایک سمجھ سکتا ہے، کہ کس طرح سے ہفتہ مہینہ اور سال گذر جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ روحانیت سے غافل انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ وقت میں برکت کے کیا معنیٰ؟ جبکہ پہلے کی طرح اب بھی دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے، ہفتہ میں اب بھی سات ہی دن ہوتے ہیں؟ وقت میں برکت کے معنیٰ اگر اب بھی کسی کو سمجھنے ہوں تو وہ اپنے دن کے معمولات کو فجر کی نماز کے بعد کر کے دیکھے تو اسکو پتہ چل جائیگا کہ جس کام میں وہ سارا دن صرف کرتا تھا وہی کام اس وقت میں بہت کم عرصے میں ہو جائیگا۔

چاند میں اختلاف ہونا

عن أبي هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الأَهِلَّةِ وَأَنْ يُرَى الْهِلَالُ لِلَيْلَةٍ فَيُقَالُ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. (المعجم الصغير ج: ٢ ص ١١٥)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی قریبی نشانیوں میں سے ایک چاند کا پھیل جانا ہے اور یہ کہ پہلی تاریخ کے چاند کو یہ کہا جائیگا کہ یہ دوسری تاریخ کا چاند ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث میں علماء امت کو بہت غور کرنا چاہئے اور جو صورتِ حال اس وقت مسلم دنیا میں چاند کے اختلاف کے حوالے سے پیدا ہو چکی ہے اسکو ختم کرنا چاہئے۔

جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں پیشن گوئی

عن أبي سَعِيدِ الخُدرِيؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ وَالّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حتىٰ تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الانْسَ وَحتىٰ تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةُ سَوطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أحْدَثَ أهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ .هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه. ووافقه الذهبيؒ (مستدرک حاکم، ج:۴،ص:۵۱۵،ترمذی:۲۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک درندے آدمیوں سے بات نہ کرنے لگیں، اور آدمی کے چابک کا پھندا اوراس کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرنے لگے، اورانسان کی ران اس کو یہ بتایا کرے کہ اسکی غیر موجودگی میں اسکے گھر والوں نے کیا بات کی ہے اور کیا کام کئے ہیں؟

امام حاکمؒ نے اسکو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ نیز ترمذی شریف کی روایت کو بھی علامہ ناصرالدین البانیؒ نے صحیح کہا ہے۔

فائدہ ❶: درود وسلام ہو محمد ﷺ پر جنھوں نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ یہ بیان آپکا معجزہ ہی کہا جائے گا کہ ایک ایسے دور میں آپ ﷺ یہ بات بیان فرمارہے ہیں جہاں جدید ٹیکنالوجی کا موجودہ تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن الیکٹرونک چپ (Electronic Chip) کا یہ جدید دور چیخ چیخ کر نبی کریم ﷺ کے بیان کی سچائی کو ثابت کر رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایسی چپیں تیار کی جا چکی ہیں بلکہ زیر استعمال ہیں۔ یہ چپ کسی کو لگائی جائے تو دور بیٹھا دوسرا شخص اسکی تمام باتیں سن بھی سکتا ہے اوراس کو دیکھ بھی سکتا ہے، اسکے علاوہ اگر اس چپ کو نکال کر اس کا ڈیٹا (چپ میں موجود مواد) کمپیوٹر وغیرہ میں ڈاؤن لوڈ کیا جائے تو سب کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ اس شخص نے آپ کی غیر موجودگی میں کیا کچھ کیا ہے۔ ابھی اس کو ٹانگ یا بازو پر باندھ کر استعمال کیا جارہا ہے، جبکہ بازو یا ران کے گوشت میں پیوست کرنے کے تجربات چل رہے ہیں، اور ممکن ہے کہ یہ بھی ہو چکا ہو۔

فائدہ ❷: جانوروں سے گفتگو: آپ سنتے رہتے ہونگے کہ مغربی ممالک جانوروں کی بولی سمجھنے اوران سے گفتگو کرنے کے لئے مسلسل تجربات کر رہے ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا

عن أبي بكرةؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ لا تقومُ السَّاعةُ حتىٰ يَسُودَ كلَّ قومٍ مُنافِقُوهُم. (المعجم الاوسط، ج:۴، ص: ۳۵۵)

ترجمہ: حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک ہر قوم کے حکمران (میں) کے منافق نہیں بن جاتے۔

فائدہ: آقائے مدنی ﷺ نے اس حدیث میں امت کے عمومی مزاج کی نشاندہی کی ہے کہ انکے اندر بزدلی، کاہلی اور باطل کے سامنے جھک جانے جیسی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی چنانچہ منافقین کی حکمرانی سے بھی انکی ایمانی غیرت جوش میں نہیں آئیگی۔

پانچ جنگِ عظیم

عن عبدِ اللهِ بْنِ عَمرو قال مَلاحِمُ النّاسِ خَمسٌ فَثِنْتَانِ قَدْ مَضَتَا وَثَلاثٌ فِي هٰذهِ الأمَّةِ مَلْحَمَةُ التُّركِ وَمَلْحَمَةُ الرُّومِ ومَلْحَمَةُ الدّجّالِ لَيسَ بَعْدَ الدَّجّالِ مَلْحَمَةٌ.[1] (الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۲، ص:۵۴۸، السنن الواردۃ فی الفتن)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ نے فرمایا کہ (دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک) کل پانچ جنگِ عظیم ہیں۔ جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گزر چکیں اور تین اس امت میں ہونگی۔ ترک جنگِ عظیم اور رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم اور دجال والی جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔

فائدہ: اگرچہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے ہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دوٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی آنے کے بعد جنگِ عظیم کا اعلان کرینگے، تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا۔ کیونکہ حضرت مہدی کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

فتنوں کا بیان

اِنّ اَبا هُريرةَ قال قال رَسولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ القَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ المَاشِي وَالماشي فيها خير من السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا

1 اس کے تمام راوی صحیح ہیں البتہ اس میں ایک راوی ابوالمغیرۃ القواس مجہول ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْتَشْرِفُهُ وَمَن وَجَدَ فِيها مَلْجأً فَلْيَعُذْ بِهِ. (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے پیدا ہونگے، ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا سعی کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور جو شخص فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا، لہٰذا جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ پائے اور ٹھکانہ پائے تو وہیں پناہ لے لے۔

فائدہ: ''چلنے والے سے کھڑے رہنے والا اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھ جانے والا'' اس سے مراد اس فتنہ میں کم کوشش کرنا اور کم مبتلا ہونا ہے۔ وہ فتنہ ایسا ہوگا کہ جو جتنی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی اس میں ملوث ہوگا۔ یہ فتنہ کئی قسم کا ہوسکتا ہے انھی میں سے ایک مال کا فتنہ ہے جس کو آپ ﷺ نے اس امت کے لئے سب سے خطرناک فتنہ قرار دیا ہے۔ اس وقت عالمی سودی نظام کے ہوتے ہوئے جو شخص اس نظام میں زیادہ کمانے کی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی خود کو سود میں ڈبوتا جائے گا۔ اور جو کم کوشش کریگا وہ کم ملوث ہوگا۔ اس طرح چلنے والے سے کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا، اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھنے والا بہتر ہوگا۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریاں لے کر پہاڑوں یا بیابانوں میں نکل جائے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ يأتِي عَلَى النَّاسِ زمانٌ اَلصَّابِرُ فِيهِم عَلَى دِيْنِهِ كَا لقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ. قال ابو عيسىٰ هذا حديث غريب من هذاالوجه. [1] (سنن الترمذی، ج:۴، ص:۵۲۶)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس وقت ان میں اپنے دین پر ڈٹ جانے والا اس شخص کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو۔

عن اَبی هُرَيرَةؓ قال اِنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال بادِرُوا بالأعمالِ فِتَناً كَقِطَعِ الّيلِ المُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤمِناًوَيُمْسِي كافراً أو يُمْسِي مُؤمِناً وَيُصْبِحُ كافراً يَبِيعُ دِيْنَه بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنيا. (مسلم، ج:۱، ص:۱۱۰، صحیح ابن حبان، ج:۱۵، ص:۹۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا ''اعمالِ صالحہ میں جلدی کرو

---

1 علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کے مانند ہونگے (ان فتنوں کا اثر یہ ہوگا کہ) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر اٹھے گا۔ اپنا دین ومذہب دنیا کے تھوڑے سے فائدہ کے لئے بیچ ڈالے گا۔

فتنے میں مبتلاء ہونے کی پہچان

عن حُذَيْفَةَ قال تَعْرُضُ الفِتنةُ على القُلوبِ فَاَیُّ قَلْبٍ كَرِهَهَا نَكَتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَشْرَبَها نَكَتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاء (السنن الواردۃ فی الفتن، ج:۱ص: ۲۲۷، رواه الحاكمؒ وصححه ووافقه الذهبیؒ، ج:۴،ص:۵۱۵)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا فتنے دلوں پر یلغار کرتے ہیں۔ سو جودل اس (فتنے) کو براجانتا ہے تو اس دل میں ایک سفید نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اور جودل اس (فتنے) میں ڈوب جاتا ہے تو اس (دل) میں ایک کالا نکتہ پڑ جاتا ہے۔ امام حاکمؒ نے بھی یہ روایت کی ہے اور اسکو بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے اسکی توثیق کی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَؓ قَالَ اِذا أحَبَّ أحَدُكُم أنْ يَعْلَمَ أصَابَتْهُ الفِتْنَةُ أمْ لا فَلْيَنْظُرْ فَإنْ كَانَ رَأى حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَاماً فَقَدْ أصَابَتْهُ الفتنةُ وَإنْ كَانَ يَرىٰ حَرَاماً كَانَ يَرَاهُ حلَالا فَقَدْ أصَابَتْهُ. (هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه. وافقه الذهبی). (مستدرک، ج:۴، ص:۵۱۵)

ترجمہ: اگر تم میں سے کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا وہ فتنے میں مبتلاء ہوا یا نہیں تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حرام سمجھتا تھا اب اس کو حلال سمجھنے لگا ہے وہ بلا شبہ (فتنے میں) مبتلا ہوا یا کوئی ایسی چیز جسکو پہلے وہ حلال سمجھتا تھا اب اس کو حرام سمجھنے لگا ہے وہ بلا شبہ فتنے میں مبتلا ہوا۔ حاکمؒ نے اسکو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

فائدہ: حضرت حذیفہؓ نے فتنے میں مبتلاء ہونے کی پہچان بتلادی۔ کہ اگر پہلے کسی چیز کو حرام سمجھتا تھا لیکن اب اسکو حلال سمجھنے لگا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص فتنے میں مبتلاء ہو چکا ہے۔ اگر غور کریں تو اپنی اصلاح کے لئے یہ بہت عمدہ نسخہ ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنوں کے وقت میں بہترین شخص

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ خیر الناس فی الفتن رجل آخذ بعنان فرسه أو قال برسن فرسه خلف أعداء الله يخيفهم ويخيفونه أو رجل معتزل في باديته يؤدي حق الله الذي عليه. هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. ووافقه الذهبیؒ (المستدرک علی الصحیحین ج:۴ ص: ۵۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے دور میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام یا فرمایا اپنے گھوڑے کی نکیل پکڑے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہو، وہ اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہو اور وہ اس کو ڈراتے ہوں، یا وہ شخص جو اپنی چراگاہ میں گوشہ نشین ہو جائے، اس پر جو اللہ کا حق (زکوٰۃ وغیرہ) ہے اس کو ادا کرتا ہو۔ حاکمؒ نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

حضرت امّ مالک بہزیہ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور اسکو کھول کر بیان کیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس فتنہ کے زمانے میں سب سے بہتر کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان فتنوں کے زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا، جو اپنے مویشیوں میں رہے اور انکی زکوٰۃ ادا کرتا رہے، اور اپنے رب کی بندگی میں مشغول رہے، اور وہ شخص (سب سے بہتر ہوگا) جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہو (یعنی ہر وقت جہاد کے لئے تیار ہو) اور دشمنانِ دین کو خوف زدہ کرتا ہو، اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں۔[1] (ترمذی شریف، الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۱ص:۱۹۰)

فائدہ ❶: ایسے وقت میں بہترین لوگ وہ ہونگے جو جہاد میں مصروف ہونگے، وہ دشمن کو خوف زدہ کرتے ہونگے اور دشمن ان کو ڈراتا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنی زبانِ مبارک سے جہاد کی بھی تشریح فرمادی کہ یہاں جہاد سے کیا مراد ہے؟

پھر فرمایا: وہ لوگ بہترین ہونگے جو فتنوں کے وقت اپنے مال مویشیوں کو پہاڑوں اور بیابانوں میں لے کر چلے جائینگے۔ اس میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ ان جگہوں سے دور چلا جائے جہاں دجالی تہذیب کا غلبہ ہو۔

فائدہ ❷: مذکورہ حدیث اور کئی دیگر احادیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے فتنے سے دو قسم کے

1 علامہ ناصر الدین البانیؒ نے ترمذی شریف کی روایت کو صحیح کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ محفوظ رہیں گے۔ پہلی قسم مجاہدین جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کررہے ہونگے اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے مال مویشی لے کر پہاڑوں اور بیابانوں میں چلے جائیں گے۔ اور اللہ کی اطاعت کررہے ہونگے۔ دوسری قسم کے لوگ صرف اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ اور فتنوں کے دور میں ایمان بچانے کے لئے گھربار چھوڑ دینا بھی اللہ رب العزت کے نزدیک بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ جبکہ مجاہدین صرف اپنے ایمان کی فکر نہیں کررہے ہونگے بلکہ وہ ساری امت کے ایمان کو بچانے کی خاطر اور دجال کے فتنے کا زور توڑنے کی خاطر دجال اور اسکے ایجنٹوں سے قتال کررہے ہونگے۔ اپنا گھر، وطن، ماں باپ، بیوی بچے اور مال ودولت غرض سب کچھ امت کا ایمان بچانے کے لئے قربان کررہے ہونگے۔ اسلئے زیادہ فضیلت مجاہدین کی ہی ہوگی۔

دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے بھاگ جانے کا بیان

عَنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنّ الاِسلامَ بَدَأ غَرِیباً وَسَیَعُودُ غَرِیبا کَمَا بَدَأ وَهُوَ یأرِزُ بَینَ المَسْجِدَینِ کَما تأرِزُ الحَیّةُ اِلیٰ جُحْرِهَا ۔ (صحیح مسلم، ج:۱، ص:۱۳۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور عنقریب اسلام دوبارہ اجنبیت کی حالت کی طرف لوٹے گا جیسے کہ ابتدا میں ہُوا تھا اور وہ (یعنی اسلام) سمٹ کر دو مسجدوں کے درمیان چلا جائے گا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹتا ہے۔

فائدہ: حدیث میں لفظِ غریب کا ترجمہ اجنبی اور غیر مانوس سے کیا گیا ہے۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں لوگ اسلام کو اجنبی اور غیر مانوس سمجھتے تھے اسی طرح آج بھی اکثر مسلمان اسلام کے بہت سارے احکامات کو اجنبی سمجھنے لگے ہیں اور ان احکامات کے ساتھ ایسا برتاؤ ہے گویا وہ ان کو جانتے ہی نہیں کہ ان احکامات سے بھی ہمارا وہی تعلق ہے جو نماز روزہ وغیرہ سے ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تو اسکا دور ہی نہیں رہا۔ حالانکہ شریعت کا زیادہ بڑا حصہ انہی احکامات (اسلام کا تجارتی اور عدالتی نظام) پر مشتمل ہے۔ اسلئے آج یہی کہا جائے گا کہ اسلام ایک ارب چالیس کروڑ کے ہوتے ہوئے بھی اجنبی بن کررہ گیا ہے۔

سو ان لوگوں کو رحمۃ للعالمین ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو ان جگہوں سے بھاگ جائیں جہاں اسلام اجنبی ہوگیا ہو، اور ایسی جگہ چلے جائیں جہاں اسلام اجنبی نہ بنا ہو، بلکہ وہاں کے لوگ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بھی اسلام کو اسی طرح پہچانتے ہوں جیسا کہ اس کو پہچاننے کا حق ہے، اور آج بھی انکی زندگی کا مقصد وہی ہو جو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مقصد تھا۔ وہ نماز روزے کے ساتھ ساتھ اسلام کے دیگر احکامات کو بھی اپنے سینے سے لگائے رکھتے ہوں اور اس میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کرتے ہوں۔ اور اس عہد پر اپنی جانیں کٹانے کا عزم رکھتے ہوں کہ جس طرح صحابہؓ نے اپنا قیمتی لہو بہا کر اسلام کو اجنبیت کی حالت سے نکالا ہم بھی اس کو اجنبیت کی حالت سے نکال کر اس حالت میں لے آئینگے جہاں وہ اجنبی نہیں رہے گا۔

غرباء والی احادیث کی تشریح کرتے ہوئے ابوالمحاسن حنفی نے **المعتصر من المختصر** میں غریب کے یہی معنیٰ بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"الاسلام طرا علی اشیاء لیست من اشکالہ فکان بذلک معھا غریبا کما یقال لمن نزل علی قومٍ لایعرفونہ انّہ غریب بینھم" (المعتصر من المختصر من مشکل الآثار ج:۲،ص:۲۶۶)

یعنی اسلام کو ایسے حالات سے سابقہ پڑ جائے جو اس سے کوئی مناسبت نہ رکھتے ہوں، تو اسلام اس صورت میں غریب (اجنبی) ہو جائے گا۔ جیسا کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اس کو نہیں جانتے ہوں، تو وہ آنے والا انکے درمیان غریب (اجنبی) ہوگا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہت سے حضرات اس حدیث کو اپنی سستی اور بزدلی کے لئے آڑ بناتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کی تیاری کرو تو کہتے ہیں کہ اسلام تو ہر دور میں کمزور رہا ہے، اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ وہ حدیث کے لفظ غریب کو اردو کے غریب کے معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں۔ جو درست نہیں۔

قال ابو عیاش سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ یَقُولُ قَالَ رَسولُ اللہِ ﷺ اِنّ الِاسلامَ بَدَأ غَرِیباً وَسَیَعُودُ غریبا فَطُوبیٰ لِلْغُرَبَاءِ قال وَمَن ھُم یا رَسولَ اللہِ قَالَ اَلّذِینَ یُصْلِحُونَ حِینَ یَفسُدُ النَّاسُ . (المعجم الاوسط، ج:۵،ص:۱۴۹، وج:۸،ص:۳۰۸)

ترجمہ: حضرت ابوعیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبداللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور ایک بار پھر اسلام اسی اجنبیت کی حالت میں چلا جائیگا، سو مبارک باد ہے غرباء کو۔ پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ لوگ، جو لوگوں کے فساد میں مبتلاء ہونے کے وقت ان کی اصلاح کرینگے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں ان لوگوں کو آپ ﷺ نے مبارک باددی ہے جو دنیا میں فساد عام ہوجانے کے وقت لوگوں کی اصلاح کرینگے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ وہ اللہ کی سب سے بڑی صفت حاکمیت میں انسانوں کو شریک بنالیں۔ لہٰذا شریعت کی نظر میں اللہ کی حاکمیت اور قانون کی جانب بلانا سب سے بڑی اصلاح کہلائے گی جسکے تحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے گا۔ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس پر قرآن کی آیت ﴿کنتم خیر امة﴾ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ کی تفسیر گواہ ہے۔

نیز ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ غرباء سے مراد مجاہدین ہیں۔

غرباء کی مزید وضاحت ''مختصر تاریخ دمشق'' کی اس روایت میں ملتی ہے جو آج کے دور کی مکمل عکاس ہے: حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا غرباء کو مبارک ہو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا صالح نیک افراد، جو لوگوں کی بہتات (کے باوجود) کم ہونگے (انکی پہچان یہ ہے کہ) ان سے بغض رکھنے والوں کی تعداد محبت کرنے والوں سے زیادہ ہوگی اور انکی بات نہ ماننے والوں کی تعداد بات ماننے والوں سے زیادہ ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى اللهِ تَعالىٰ اَلْغُرَبَاءُ قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قال اَلْفَرّارُونَ بِدِيْنِهِم يَبْعَثُهُمُ اللهُ يَومَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيهِمَا السَّلامُ . (حلیۃ الاولیاء ابونعیم، ج:۱ص:۲۵، کتاب الزہد الکبیر، ج:۲ص:۱۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے محبوب لوگ غرباء ہونگے، پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ فرمایا اپنے دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے دور بھاگ جانے والے۔ اللہ تعالیٰ انکو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شامل فرمائے گا۔

عن اَبِى سَعِيدِنِ الْخُدْرِىؓ أنّه قال قال رسولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ أنْ يَكُونَ خَيرَ مالِ الْمُسلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

(بخاری شریف، ج:۱ص:۱۵)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۷، ص:۴۴۸) (مسند ابی یعلی، ج:۲ص:۲۷۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا وقت قریب ہے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور (دور دراز کے) بارانی علاقوں میں دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی جگہوں پر آدمی کا ایمان بچانا مشکل ہوجائے گا جہاں پر جاہلی ابلیسی تہذیب اور اسکا تجارتی نظام عام ہو۔ کیونکہ اگر یہ وہاں رہے گا تو یقیناً اسکو اس سودی نظام کی حمایت کرنی ہوگی یا کم ازکم خاموش رہنا پڑیگا۔ اور یہ خاموش رہنا بھی اس پر راضی رہنے جیسا ہے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ نوجوان اور بوڑھے جو اس وقت اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنا گھر بار، دھن دولت اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پہاڑوں کو اپنا نشیمن بنا چکے ہیں، اور ایک ایسے وقت میں کہ جب ابلیس کے نیو ولڈ آرڈر نے ہر مسلمان کو سودی کاروبار میں ملوث کردیا ہے اور اگر کوئی براہِ راست ملوث نہیں تو اسکو اس سودی نظام کی ہوا ضرور لگ رہی ہے، ایک ایسے وقت میں کہ جب امت کے سب سے معزز اور شریعت کے محافظ طبقے، علماء کرام کو غیر شرعی فتاویٰ دینے پر مجبور کیا جارہا ہے، دجالی قوتیں علی الاعلان اپنی حاکمیتِ اعلیٰ (Sovereignty) کا اعلان کر رہی ہیں، اور صرف اللہ کی حاکمیت کے سامنے سر جھکانے کا وعدہ کرنے والے مسلمان، آج غیر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اللہ کے ساتھ کھلا شرک کر رہے ہیں... مقررین خاموش ہیں، الا ماشاء اللہ، اہلِ قلم... سوائے چند کے..... یا تو قلم کے تقدس کو فروخت کر چکے یا پھر باطل کی گیدڑ بھپکیوں نے انکے قلم کی سیاہی کو منجمد کر کے رکھدیا ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات کا گلا گھونٹ کر رکھدیا گیا جو مسلمانوں کو باطل کے سامنے سر اٹھا کر جینا سکھاتی ہیں، جس طرف نظر دوڑاؤ مصلحتوں کی چادریں اوڑھے ایسے مسلمان نظر آتے ہیں کہ اگر انکے دور میں دجال آجائے اور اپنی خدائی کا اعلان کردے تو شاید یہ مصلحت کی چادر سے باہر نکلنا پسند نہ فرمائیں، کیونکہ اس وقت بھی دجال کے ایجنٹ وہی بات کہہ رہے ہیں کہ یا تو ہماری صفوں میں شامل ہوجاؤ یا پھر ہمارے دشمنوں کی... جبکہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ اے مسلمانو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ والی جماعت میں شامل ہوجاؤ۔ اب درمیان کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

کیا جہاد بند ہوجائے گا؟

عن أنس بن مالکؓ قال قال رسولُ ﷺ اَلجِهادُ مَاضٍ مُنذُ بَعَثَنِی اللّٰہُ اِلیٰ أن یُقَاتِلَ آخِرُ أمّتی الدجالَ لا یُبطِلُه جَورُ جائرٍ وَلا عَدلُ عادِلٍ. (ابوداود، ج:۳، ص:۱۸

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب السنن، ج:۲،ص:۱۷۶،مسند ابی یعلی:۴۳۱۱،سنن البیھقی الکبری)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری امت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کریگی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔

عن جابرِ بنِ سَمُرَةَ عَنِ النبی ﷺ أنّه قال لَنْ يَبْرَحَ هٰذا الدِّينُ قائِماً يُقاتِلُ عليه عِصابَةٌ مِن المسلمينَ حتىٰ تقُومَ السَّاعَةُ (مسلم،ج:۳،ص:۱۵۲۴)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دین باقی رہے گا اسکی حفاظت کیلئے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيدِ بن أسلم عن أبيه أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال لا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلْواً أخْضَرَ مَا قَطَرَ الْقَطْرُ مِنَ السَّمَاءِ وَسَيأتِي عَلَى النّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ فِيهِ قُرّاءُ مِنْهُم لَيسَ هٰذا زمانَ جِهادٍ فَمَنْ أدْرَكَ ذٰلكَ الزّمانَ فَنِعْمَ زَمانُ الجهادِ قالوا يا رسولَ اللهِ واحدٌ يَقُولُ ذٰلكَ فَقالَ نَعَمْ مَنْ عَلَيهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِين.[1] (السنن الواردۃ فی الفتن،ج:۳،ص:۷۵۱)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک آسمان سے بارش برستی رہے گی تب تک جہاد تر و تازہ رہے گا (یعنی قیامت تک) اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب ان میں پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہیں گے کہ یہ جہاد کا دور نہیں ہے۔ لہٰذا ایسا دور جس کو ملے تو وہ جہاد کا بہترین زمانہ ہوگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی (مسلمان) ایسا کہہ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں (ایسا وہ پڑھے لکھے کہیں گے) جن پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

عن الحسن أنه قال سَيأتِي على النّاسِ زَمانٌ يقولونَ لا جِهادَ فإذا كَانَ ذٰلكَ فَجَاهِدُوا فإنّ الجهادَ اَفضلُ . (کتاب السنن،ج:۲،ص:۱۷۶)

ترجمہ: حضرت ابو رجاء الجزری حضرت حسنؒ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ کہیں گے کہ اب کوئی جہاد نہیں ہے تو جب ایسا دور آجائے تو تم جہاد کرنا کیونکہ وہ افضل جہاد ہوگا۔

حضرت ابراہیمؒ سے روایت ہے فرمایا انکے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں (اب

1 اس میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی جہاد نہیں ہے۔تو انھوں نے فرمایا یہ بات شیطان نے پیش کی ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۶،ص:۵۰۹)

فائدہ:اگر چہ اس حدیث کا مصداق خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد کا دور واضح ہے لیکن اس سے زیادہ واضح دور اور کونسا ہو سکتا جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ جاہلوں کا تو کہنا ہی کیا پڑھے لکھے حضرات بھی جہاد کے بارے میں وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں جنکی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔خصوصاً طالبان کی پسپائی کے بعد تو یوں لگتا ہے جیسے ہوا کا رخ ہی تبدیل ہو گیا ہو۔

سو جہاد کرنے والوں کو کسی کی باتوں یا مخالفتوں اور طعن و تشنیع سے دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکو انکے رسول ﷺ نے پہلے ہی تسلی دیدی ہے کہ ایسے وقت میں جہاد کرنا افضل جہاد ہوگا۔ مجاہدین کو اخلاص اور اللہ کو راضی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے۔

مسلم ممالک کی اقتصادی ناکہ بندی

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ وقت قریب ہے کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلہ آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ عجمیوں (Non Arabs) کی جانب سے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی یہ پابندی لگا دی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم (مغرب والوں) کی جانب سے۔ پھر فرمایا رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کے دیگا اور شمار نہیں کرے گا نیز آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح کے ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتی کہ ایمان صرف مدینہ میں رہ جائے گا پھر آپ نے فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا تو اللہ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ پر ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ چھوڑ کر وہاں چلے جائینگے حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ اس بات کو جانتے نہیں۔ [1] (مستدرک، ج:۴،ص:۴۵۶)

فائدہ [1]: عراق پر پابندی کی پیشن گوئی مکمل ہو چکی ہے۔سوائے یمان والو! اب کس بات کا انتظار ہے؟

[1] اسی مفہوم کی روایت مسلم شریف کے طرق سے صحیح ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❷: مدینہ میں کوئی منافق نہیں رہ سکے گا۔ صرف وہی لوگ وہاں رہ جائیں گے جو اللہ کے دین کی خاطر جان دینے کی ہمت رکھتے ہونگے۔ کیونکہ مسلم شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ جب دجال مدینہ کے باہر آئے گا اور اپنا گرز مارے گا تو اس وقت مدینہ کو تین جھٹکے لگیں گے جس سے ڈر کر کمزور ایمان والے، مدینہ سے نکل کر کفار کے ساتھ مل جائیں گے۔

حضرت ابونضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا: میری آخری امت میں خلیفہ ہوگا جو مال لپ بھر بھر کر دے گا۔ اور شمار نہیں کرے گا۔ (مسلم، ج:۲،ص:۳۹۵)

حضرت ابوصالح تابعیؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ مصر پر بھی پابندیاں لگائی جائینگی۔ (مسلم شریف:۲۸۹۶، ابوداؤد:۳۰۳۵)

عرب کی بحری ناکہ بندی

عَن کَعب قال یُوشِکُ أنْ یَزِیحَ البَحرُ الشَّرقِیُّ حتیٰ لا یَجْرِی فِیهِ سَفِینَةٌ وحتیٰ لا یَجُوزَ أهلُ قَرْیَةٍ اِلیٰ قَرْیَةٍ وَذٰلِکَ عِندَ المَلاحِمِ و ذلک عندَ خُروجِ المَهدِیّ. (السنن الواردۃ فی الفتن)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مشرقی سمندر دور ہوجائیگا اور اس میں کوئی کشتی بھی نہ چل سکے گی، چنانچہ ایک بستی والے دوسری بستی میں نہ جاپائینگے اور یہ جنگِ عظیم کے وقت میں ہوگا، اور جنگِ عظیم حضرت مہدی کے وقت میں ہوگی۔

فائدہ: مشرقی سمندر سے یہاں بحرہ عرب مراد ہے، دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس تک پہنچنا دشوار ہوجائیگا، جسکی وجہ سے وہاں آمدورفت بند ہوجائیگی۔

آپ ذرا دنیا کا نقشہ اٹھائیں اور امریکن بحری بیڑوں کی موجودہ جگہوں کو دیکھیں، تو یہ روایت بہت آسانی سے آپکی سمجھ میں آجائے گی۔ کراچی کے ساحل سے لے کر صومالیہ تک تمام بحری گذرگاہوں پر عالمی کفر کا قبضہ ہے۔ گیارہ ستمبر کے بعد بحرہ ہند اور بحرہ عرب میں آنے جانے والے جہازوں کی چیکنگ بہت سخت کی جارہی ہے۔ خصوصاً پاکستان سے جانے والے جہازوں کی چیکنگ انتہائی سخت ہوتی ہے۔ آئندہ حالات مزید سخت ہونگے جس کی وجہ سے سمندر کے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

دنیا کے نقشہ پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس وقت دجالی قوتوں نے مکہ اور مدینہ کی ہر طرف سے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام سمندری راستوں پر انکا کنٹرول ہے۔ اسی طرح خشکی کی جانب سے بھی ان دونوں شہروں کو مکمل اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۱)

ایسا محسوس ہوتا ہے گویا دجالی قوتیں حضرت مہدی تک پہنچنے والی رسد و کمک کو ہر طرف سے روکنا چاہتی ہیں۔ اور ان خاص جگہوں پر اپنا کنٹرول چاہتی ہیں جہاں سے انکی حمایت کے لئے مجاہدین آسکتے ہیں۔

مدینہ منورہ کا محاصرہ

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائیگا یہاں تک کہ آخری مورچہ سلاح میں ہوگا۔ اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (مشکوۃ، باب الملاحم رواہ ابوداؤد، صحیح بن حبان، ۶۷۷۱) [1]

فائدہ:۔ خیبر مدینہ منورہ سے ساٹھ میل دور ہے۔ اس وقت امریکی فوجیں مدینہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہیں۔ (دیکھیں نقشہ:۶)

حضرت محجن ابن ادرعؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) لوگوں سے خطاب کیا چنانچہ تین مرتبہ (یہ) فرمایا **یوم الخلاص وما یوم الخلاص یوم الخلاص وما یوم الخلاص.** کسی نے پوچھا یہ یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا اور احد کے پہاڑ پر چڑھے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا کیا اس قصرِ ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا چنانچہ **سبخة الجرف** کی جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے۔ جسکے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے اس طرح مدینہ (گناہ گاروں سے) پاک ہو جائے گا اور یہی **یوم الخلاص** (چھٹکارے یا نجات کا دن) ہے۔ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام ذہبی نے اس کی توثیق کی ہے اور علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی اس کو صحیح کہا ہے۔
(مستدرک علی الصحیحین، ج:۴، ص:۵۸۶)

---

[1] ابوداؤد کی روایت کو علامہ البانیؒ نے صحیح کہا ہے اور ابن حبان کی روایت بھی امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: دجال جب مسجدِ نبوی کو دیکھے گا تو اس کو قصرِ ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔ جس وقت نبی کریم ﷺ یہ بات بیان فرمارہے ہیں اس وقت مسجدِ نبوی بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی تھی۔ اور اب مسجدِ نبوی کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔ مسجدِ نبوی کی ایک تصویر سیٹیلائٹ سے لی گئی ہے جس میں مسجدِ نبوی بالکل سفید نظر آرہی ہے۔ نیز ایک دوسری روایت جس میں دجال کے وقت میں مدینہ منورہ کے سات دروازوں کا ذکر ہے تو سات دروازوں سے مراد شہر میں داخلے کے سات راستے بھی ہوسکتے ہیں۔ اور اس وقت مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے سات بڑے راستے ہیں۔

① جدہ سے آنے والا ② مکہ مکرمہ سے آنے والا ③ ربغ سے آنے والا ④ ائرپورٹ سے شہر میں آنے والا ⑤ تبوک سے آنے والا اور باقی دو راستے ہیں جو مضافاتی (Outskirts) علاقوں سے آتے ہیں، اہلِ ایمان کے لئے انتہائی غور و فکر کا مقام ہے۔ (اعوذ باللہ من فتنۃ الدجال)

اہلِ یمن اور اہلِ شام کے لئے دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قال قال رسولُ اللہ ﷺ اَللّٰھُمّ بَارِکْ لَنَا فِی شَامِنَا اَللّٰھُمّ بَارِکْ لَنَا فِی یَمنِنا قالوا وَفِی نَجْدِنَا قال اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسولَ اللہِ وفی نجدنا۔ فَاَظُنُّہُ قال فی الثّالِثۃِ ھُنَاکَ الزَّلازل والفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطانِ. (بخاری شریف: ۶۶۸۱، مسند احمد: ۵۹۸۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کہ اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں بھی، لوگوں نے پھر کہا ہمارے نجد میں بھی، راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار رسول ﷺ نے فرمایا: کہ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے ہونگے۔ اور وہاں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

فائدہ:۔ شام اور یمن کی برکت تو آج بھی صاف نظر آرہی ہے کہ اللہ نے اس آخری معرکہ میں فلسطین، شام اور یمن کے مجاہدین کو جو حصہ عطا کیا ہے وہ آپ کی دعا ہی کا اثر ہے۔ اس وقت دنیائے کفر کو ہلانے والے شام اور یمن کے جانباز ہی زیادہ ہیں۔ اور خود شیخ اسامہ بن لادن (حفظہ اللہ) کا تعلق بھی یمن ہی سے ہے۔ نجد کا علاقہ ریاض اور اسکے اردگرد کا علاقہ ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ ﷺ عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح القسطنطنية وفتح القسطنطنية خروج الدجال قال ثم ضرب بیده علی فخذ الذی حدثه او منكبه ثم قال ان هذا الحق كما انك قاعد ها هنا او كما انت قاعد.[1] (ابوداؤد، ج:۴،ص:۱۱۰،مسند احمد،ج:۵،ص:۲۴۵،مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کی خرابی کا باعث ہوگا، اور مدینہ کی خرابی جنگِ عظیم کا باعث بنے گی، اور جنگِ عظیم فتح قسطنطنیہ کا سبب ہوگی۔ اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب بنے گی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے حدیث بیان کرنے والے (یعنی حضرت معاذؓ) کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ سب اسی طرح حقیقت ہے جس طرح تم یہاں ہو یا بیٹھے ہو یا (یہ فرمایا) جیسے تم بیٹھے ہو۔

فائدہ: شہروں کی خرابی کے حوالے سے جو احادیث آئی ہیں ان میں لفظ ''خراب'' استعمال ہوا ہے، جو ہر قسم کے نقصان، مکمل ہو یا جزوی، سب کے لئے استعمال ہوتا ہے اسلئے ہم نے اس کا ترجمہ خراب سے ہی کیا ہے، کیونکہ حدیث میں بیان کردہ ہر ملک کا نقصان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

بیت المقدس کی آبادی سے مراد یہودیوں کا وہاں قوت پکڑنا ہے۔ بیت المقدس پر اسرائیلی قبضہ کے بعد یہودیوں کی ناپاک نظریں مدینہ منورہ پر لگی ہوئی ہیں۔ جنگِ خلیج کے وقت امریکی فوجوں کا جزیرۃ العرب میں آنا درحقیقت وہ اسی منصوبہ کا حصہ ہے جسکی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اہلِ ایمان یہودیوں کی اس سازش کو سمجھ گئے اور اللہ والوں نے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اس طرح اس وقت سے شروع ہونے والی کفر و اسلام کی جنگ اب تیزی کے ساتھ فیصلہ کن مرحلہ کی جانب بڑھ رہی ہے۔

عن وهب بن منبه قال الجزيرة آمنة من الخراب حتى يخرب مصر ولا تكون الملحمة الكبرى حتى تخرب الكوفة فاذا كانت الملحمة الكبرى فتحت

1 ابوداؤد کی روایت کو علامہ البانیؒ نے حسن کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُسْطُنْطُنِيَّةُ عَلٰی يَدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَخَرَابُ الاندُلُسِ وَخَرابُ الْجَزِيرَةِ مِن سَنَابِكِ الخَيلِ وَاخْتِلَافِ الْجُيُوشِ فِيهَا وَخراب العِراقِ مِن قِبَلِ الْجُوعِ وَالسَّيْفِ وخراب ارْمِينِيّةَمِن قِبَلِ الرَّجْفِ وَالصَّوَاعِقِ وخراب الكوفة مِن قِبَلِ العدُوِّ وخراب البصرة من قبل الغَرقِ وخراب اُبُلَة من قبل العدو وخراب الرَّیِّ من قبل الدَّيْلَمِ وخراب خُراسانَ من قِبل تِبّت وخراب تِبّت مِن قبل السِّندِ وخراب السّند من قبل الهِندِ وخراب اليَمن من قبل الجَرَادِ والسّلطان وخراب مكةَ من قبل الحَبشة وخراب المدينة من قبل الجوع. [1] (السنن الواردة فی الفتن، ج:۴،ص:۸۸۵)

ترجمہ: حضرت وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ جزیرۃ العرب اس وقت تک خراب نہ ہوگا جب تک مصر خراب نہ ہو جائے، اور جنگِ عظیم اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے، اور جب جنگِ عظیم ہوگی تو قسطنطنیہ بنی ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ اور اندلس اور جزیرۃ العرب کی خرابی گھوڑوں کی ٹاپوں اور لشکروں کے اختلاف کی وجہ سے ہوگی اور عراق کی خرابی بھوک اور تلوار کی وجہ سے ہوگی، اور آرمینیا کی خرابی زلزلے اور کڑک سے ہوگی، اور کوفہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی اور بصرہ کی خرابی ڈوبنے کی وجہ سے ہوگی، اور ابلہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی، اور ری کی خرابی دیلم کی وجہ سے ہوگی اور خراسان کی خرابی تبت کی وجہ سے ہوگی اور تبت کی خرابی سندھ کی وجہ سے ہوگی، اور سندھ کی خرابی ہندستان کی وجہ سے ہوگی، اور یمن کی خرابی ٹڈیوں اور بادشاہ کی وجہ سے ہوگی، اور مکہ کی خرابی حبشہ کی وجہ سے ہوگی، اور مدینہ کی خرابی بھوک کی وجہ سے ہوگی۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ اور مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے۔ اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے، اور جنگِ عظیم اس وقت تک نہیں چھڑے گی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے۔ اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کفر کا شہر فتح نہ ہو جائے۔ [2] (مستدرک، ج:۴،ص:۵۰۹)

حضرت مخور بن غیلانؒ حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد عبداللہ کے ساتھ مسجد سے باہر آئے تو عبداللہ نے فرمایا ''خطوں میں زیادہ جلد

---

۱ فیه عبد المنعم بن ادریس ترکه غیر واحد وادریس بن سنان ابو عبد المنعم ترکه دار قطنی وضعفه ابن عدی.
۲ منقطع واه (تعلیق الذهبی فی التلخیص)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراب ہونے والے خطے، بصرہ اور مصر ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان کو کیا چیز خراب کرسکتی ہے حالانکہ وہاں تو بڑے معزز اور، مالدار لوگ موجود ہیں تو انھوں نے جواب دیا خونریزی قتلِ عام اور انتہائی بھوک۔ (یہ بات میں ایسے کہہ رہا ہوں) گویا میں بصرہ میں ہوں اور بصرہ گویا بیٹھا ہوا شترمرغ ہو۔ رہا مصر تو دریائے نیل خشک ہو جائیگا اور یہی مصر کی خرابی کا سبب ہوگا۔ (السنن الواردۃ فی الفتن، ج:۴،ص:۹۰۷)

حضرت ابوعثمان النّہدی کہتے ہیں کہ میں جریرابن عبداللہ کے ساتھ قطربل میں تھا، تو انھوں نے پوچھا اس بستی کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا قطربل۔ ابوعثمان کہتے ہیں پھر جریر بن عبداللہ نے دُجَیل کی جانب اشارہ کیا (پوچھا اسکا کیا نام ہے) ابوعثمان کہتے ہیں میں نے کہا دُجَیل۔ کہتے ہیں پھر انھوں نے دجلہ کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے کہا وہ دجلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر انھوں نے الصراۃ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا اس کو الصراۃ کہتے ہیں۔ وہ (جریرابن عبداللہؓ) فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجلہ اور دُجَیل اور قطربل اور الصراۃ کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا، جس میں دنیا کی دولت، خزانے اور دنیا کے جابر لوگ جمع کیے جائیں گے۔ اہل شہر دھنس جائیں گے، تو یہ شہر لوہے کی کیل سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ زمین میں دھنس جانے والا ہے۔ (تاریخ بغداد، ج:۱،ص:۳۰)

فائدہ: دُجَیل بغداد اور تکریت کے درمیان سمارا شہر کے قریب ہے۔

عن اسحاق بن أبي يحيٰ الكعبي عن الأوزاعي قَالَ إِذا دَخَلَ أصحابُ الرّايأتِ الصُّفرِ مِصرَ فَلْيَحْفِرْ أَهلُ الشّامِ أسراباً تَحتَ الأَرْضِ.❶ (السنن الواردۃ فی الفتن)

ترجمہ: حضرت اسحٰق ابن ابی یحیٰ الکعبی حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جب پیلے جھنڈوں والے مصر میں داخل ہوجائیں تو اہلِ شام کو زمین دوز سرنگیں کھود لینی چاہئیں۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے مصر والوں سے فرمایا جب تمہارے پاس مغرب سے عبداللہ ابن عبدالرحمٰن آئے گا تو تم اور وہ قنطرہ سے قتال کروگے جسکے نتیجے میں تمہارے درمیان ستر ہزار مقتول ہونگے، اور تمہیں سرزمین مصر اور شام کی ایک ایک بستی سے ضرور نکال دینگے، اور عربی عورت دمشق کے راستے پر پچیس درہم میں بیچی جائے گی، پھر وہ حمص میں داخل ہونگے وہاں وہ اٹھارہ مہینے ٹھہرینگے، اور وہاں مال و دولت تقسیم کریں گے، نیز وہاں مردوں اور عورتوں کو قتل

---

❶ ضعیف ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرینگے۔ پھر انکے خلاف ایک شرّی شخص نکلے گا، تو وہ ان سے جنگ کریگا اور ان کو شکست دیدیگا، یہاں تک کہ ان کو مصر میں داخل کر دیگا۔ (الفتن نعیم بن حماد، ج:۱،ص:۲۶۷)

عن سعيد بنِ سنان عن الأشياخ قال تَكُونُ بِحِمْصَ صَيْحَةٌ فَلْيَلْبَثْ أحَدُكُم فِي بَيْتِهِ فَلا يَخْرُجْ ثَلاثَ سَاعاتٍ. فيه شيوخ سعيد وهم مجهولون .❶ (الفتن نعیم بن حماد، ج:۱،ص:۴۱۴)

ترجمہ: سعید بن سنان نے شیوخ سے روایت کی ہے فرمایا (شام کے شہر) حمص میں ایک چیخ ہوگی، سو (اس وقت) ہر ایک اپنے گھر میں رکا رہے، تین گھنٹے تک نہ نکلے۔

فائدہ: ان تمام روایات میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان دشمن کو دیکھ کر خوابِ غفلت میں نہ پڑے رہیں، اور ایک مسلم ملک کو پٹتا ہوا دیکھ کر دوسرے مسلمان یہ نہ کہیں کہ ہماری باری نہیں آئیگی، بلکہ پہلے سے ہی دشمن کے مقابلے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

عن كعبؓ قال إذا رَأيتَ الرَّايَاتِ الصُّفرَ نَزَلَتْ الاِسْكَنْدَرِيةَ ثُمّ نَزَلُوا سُرَّةَ الشَام فَعِندَ ذٰلكَ يُخسَفُ بِقَرِيةٍ مِنْ قُرىٰ دِمَشْق يُقالُ لَها حَرَسْتَا. (الفتن نعیم بن حماد، ج:۱،ص:۲۷۲)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم دیکھو کہ پیلے جھنڈے اسکندریہ میں آچکے ہیں پھر وسط شام میں اتر آئیں، تو اس وقت دمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی، جس کا نام حرستا ہے، دھنس جائے گی۔

فائدہ: حرستا دمشق سے قریب حمص کے راستے میں ہے۔

عراق پر قبضے کی پیشن گوئی

عن عبدِاللهِ بنِ عمروؓ قال يُوشِكُ بَنُو قَنْطُورَا أنْ يُخرِجُوكُم مِن أرضِ العراقِ قُلتُ ثُمّ نَعُودُ قال أنتَ تَشْتَهِي ذَاكَ قلتُ أجَل قال نَعَم وَيَكُونُ لَهُم سُلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ. (الفتن نعیم بن حماد، ج:۲،ص:۶۷۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب بنو قنطوراء (اہلِ مغرب) تمہیں عراق سے نکال دیں۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا (کیا عراق سے نکلنے کے بعد) پھر ہم دوبارہ (عراق) واپس آسکیں گے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا آپ ایسا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ضرور (میں ایسا چاہتا ہوں) انھوں نے فرمایا ہاں (وہ واپس

۱ اس میں سعید کے شیوخ مجہول ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق لوٹ کر آئیں گے)۔اور انکے لئے (عراق میں) خوشحالی اور آسودگی کی زندگی ہوگی۔

شام اور یمن کے بارے میں دیگر روایات

عَن عَبدِ السّلامِ بنِ مُسلِمَة سَمِعَ أبا قُبَيلٍ يَقُولُ إنّ صاحبَ المَغرِبِ وَبَني مَروانَ وَقُضَاعة تَجتَمِعُ عَلى الرّاياتِ السُّودِ فِي بَطنِ الشّامِ. (الفتن نعیم بن حماد، ج:۱،ص:۲۶۷)

ترجمہ: حضرت عبدالسلام ابن مسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابوقبیل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مغرب والا، بنی مروان اور قضاعہ اندرونِ شام میں کالے جھنڈوں کے نیچے جمع ہونگے۔

عن كَعبٍ قال إنّ اللهَ تعالىٰ يُمِدُّ أهلَ الشّامِ إذا قاتَلَهُمُ الرّومُ فِي المَلاحِمِ بِقَطِيعَتَينِ دَفعَةً سبعين ألفاً وَدَفعَةً ثمانِينَ ألفاً مِنْ أهلِ اليَمَنِ حَمائِلَ سُيُوفِهِم المُسَدّ يقولون نَحنُ عِبادُ اللهِ حَقّاً حَقّاً نُقاتِلُ أعداءَ اللهِ رَفَعَ اللهُ عَنهُمُ الطّاعونَ وَالأوجاعَ وَالأوصابَ حتىٰ لا يكونَ بَلَدٌ أبرَأ مِنَ الشّامِ ويكون ما كان فِي الشّامِ مِن تِلكَ الأوجاعِ والطّاعونِ في غيرِها. [1] (الفتن نعیم بن حماد، ج:۲،ص:۴۶۹)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب رومی جنگِ عظیم (ملاحم) میں اہلِ شام سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دو لشکروں کے ذریعے ان (اہلِ شام) کی مدد فرمائے گا، ایک مرتبہ ستّر ہزار سے اور دوسری مرتبہ اسی ہزار اہلِ یمن کے ذریعے، جو اپنی بند تلواریں (یعنی بالکل پیک اسلحہ اس سے مراد نیا اسلحہ ہے) لٹکائے ہوئے آئیں گے۔ وہ کہتے ہونگے کہ ہم پکے سچے اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے طاعون، ہر قسم کی تکلیف (بیماری وغیرہ) اور تھکاوٹ کو اٹھالیں گے۔ حتیٰ کہ شام سے زیادہ کوئی ملک (ان بیماریوں سے) محفوظ نہیں ہوگا، اور شام میں جو تکالیف اور طاعون ہوگا وہ شام کے علاوہ (ملکوں) میں بھی ہوگا۔ (یعنی طاعون اور دیگر بیماریاں تمام جگہوں پر ہونگی لیکن شام میں سب سے کم ہونگی، اور مجاہدین کو تو اللہ بالکل ہی ان تمام آفتوں سے محفوظ فرمائے گا)۔

اسی روایت میں ہے" حضرت کعبؓ نے فرمایا مغرب میں بھیڑ کی مدت حمل کے برابر ایک بادشاہ ہوگا جو اہلِ شام کے مقابلے کے لئے جہاز تیار کرے گا، چنانچہ جب بھی وہ جہاز تیار کریگا تو اللہ تعالیٰ (ان کو تباہ کرنے کے لئے) تیز ہوا کو بھیج دیگا یہاں تک کہ اللہ ان (جہازوں) کو نکلنے کی اجازت دیدے گا تو وہ "عکا" اور "نہر" کے درمیان لنگر انداز ہونگے پھر ہر لشکر دوسرے کی مدد کریگا۔(راوی

1 اس میں بقیہ ابن ولید راوی مدلس ہیں اور یہاں عَن سے روایت کی ہے چنانچہ روایت ضعیف ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ وہ نہر کون سی ہے؟ (جہاں اہلِ مغرب آ کر لنگر انداز ہونگے) انھوں نے فرمایا دریائے ارنط (یعنی) نہر حمص۔ اور مہراقہ ''اقرع اور مصیصہ کے درمیان کا علاقہ ہے''۔ (الفتن نعیم ابن حماد، ج:۲، ص:۴۶۹)

دریائے فرات (Euphrates) پر جنگ

عن أبی هریرةؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الفُرَاتُ أنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَأْخُذْ مِنْهُ. (بخاری، ج:۶، ص:۲۶۰۵، سنن الترمذی، ج:۴، ص:۶۹۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ لہٰذا جو بھی اس وقت موجود ہو، اس میں سے کچھ نہ لے۔

فائدہ:۔ نبی کریم ﷺ نے مال کو اس امت کے لئے فتنہ قرار دیا ہے۔ فرمایا ان لكل امة فتنة و ان فتنة امتی المال.[1] ہر امت کے لئے کوئی چیز فتنہ رہی ہے اور بیشک میری امت کے لئے فتنہ مال ہے اور فتنے سے دور رہنا ہی فتنے سے بچنے کا سبب ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے اس مال سے دور رہنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث میں نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے احکامات کو بھلا کر دولت اکھٹی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی، جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے لوگ اس پر جنگ کرینگے اور ہر سو میں سے ننانویں مارے جائیں گے ہر ایک بچنے والا یہی سمجھے گا کہ شاید میں ہی اکیلا بچا ہوں۔ (مسلم، ج:۴، ص:۲۲۱۹)

فائدہ: دریائے فرات کے کنارے واقع ''فلوجہ'' کے لئے اتحادی فوجوں اور مجاہدین کے درمیان خونریز جنگ ہوئی ہے۔ اور جھڑپیں ابھی بھی جاری ہیں۔ البتہ اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہاں سونے کے پہاڑ کے بارے میں کافروں کو علم ہے یا نہیں؟ یا پھر یہاں سونے کے پہاڑ سے کچھ اور مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

عن ثوبانؓ قالَ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ يَقْتَتِلُ عِندَ كَنْزِكُمْ ثَلاثَةٌ كُلُّهُم ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمّ لا يَصِيرُ اِلىٰ وَاحِدٍ مِنهُم ثُمّ تَطْلُعُ الراياتُ السُّوْدُمِن قِبَلِ المَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُم. قِتَالاً لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمّ ذَكَرَ شَيئاً فَقَالَ اِذا رَأيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَو حَبْواً عَلى الثَّلْجِ فَاِنّهُ خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهدِيُّ. هذا حديث صحيح على شرط الشيخين.

[1] الاحاد والمثانی ج:۴ ص:۲۶۲

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وافقه الذهبی. (مستدرک، ج:۴،ص:۵۱۰، سنن ابن ماجہ، ج:۲،ص:۱۳۶۷)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ''تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کرینگے یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہونگے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا اسکے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے اور وہ تم سے اس شدت کیساتھ جنگ کرینگے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت کے ساتھ جنگ نہ کی ہوگی۔(راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے کوئی بات فرمائی جو ہم نہ سمجھ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملے کی تصریح ان الفاظ میں ہے'' پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا خروج ہوگا پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے۔ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبی نے اس کی توثیق کی ہے۔

فائدہ: اس خزانے سے مراد یا تو وہی فرات والا خزانہ ہے یا وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں دفن ہے اور جس کو حضرتِ مہدی نکالینگے۔ یہاں دو فریق پہلے سے اس خزانے کے لئے جنگ کر رہے ہونگے۔ پھر مشرق سے کالے جھنڈے والے آئینگے، جو اسلام کی طلب میں آئیں گے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔

عَنْ أَبِی الزَّاعِرَاءِ قَالَ ذُکِرَ الدّجالُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ یَفْتَرِقُ النّاسُ عِنْدَ خُرُوجِهِ ثَلاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَتّبِعُه وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بَأَهْلِهَا مَنَابَتَ الشَّیخِ وفرقة تَأخُذشَطَّ هٰذا الفراتِ یُقَاتِلُهُم ویُقَاتِلُونَهُ حتیٰ یَقْتُلُونَ بِغَرْبِی الشّامِ فَیَبْعَثُونَ طَلِیْعَةً فِیهم فَرَسٌ أَشْقَر أَوْ أَبْلَق فَیَقْتَتِلُون فلا یَرْجِعُ منهم أَحَدٌ. هٰذَ حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه (مستدرک علی الصحیحین، ج:۴،ص:۴۲۱)

ترجمہ: حضرت ابوزاعراء فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے سامنے دجال کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے کہ دجال کے وقت لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہوجائیں گے۔ ایک جماعت اس کے ساتھ ہوجائے گی، اور ایک جماعت گھر کے بڑے کا قائم مقام بن کر اپنے گھروں میں بیٹھ جائے گی اور ایک جماعت اس فرات کے کنارے ڈٹ جائے گی۔ دجال ان سے جنگ کرے گا اور یہ دجال سے جنگ کرینگے۔(لڑتے لڑتے آگے بڑھتے جائینگے) یہاں تک کہ مغربی شام میں جنگ کرینگے۔ پھر (ریکی کے لئے) ایک دستہ بھیجیں گے جس میں چتکبرے یا بھورے رنگ کے گھوڑے ہونگے، یہ (وہاں) جنگ کرینگے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریائے فرات اور موجودہ صورتِ حال

دیکھو! قافلہ چھوٹ نہ جائے:

تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن کو اس وقت کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی جب وہ رونما ہو رہے تھے، البتہ بعد میں چل کر انکے دور رس اثرات کے بارے میں لوگوں کو علم ہوا۔ اس دور میں بھی ہمارے سامنے دل دہلا دینے والے اور ذہنوں کو جھنجوڑ دینے والے حادثات رونما ہو رہے ہیں، زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے، واقعات چیخ چیخ کر غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں۔لیکن غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والے نہ معلوم کب تک بھٹکتے رہینگے، نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ احادیث پر عمل کرنا تو دور کی بات آج اکثر مسلمان ان میں غور کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کر رہے جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خود کو اس وقت کے لئے تیار کرو جب جہاد ہی ایمان کا معیار ہوگا، جو جہاد سے پیچھے رہے گا اسکا ایمان معتبر نہیں ہوگا، تو کہتے ہیں کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی بزدلی اور دنیا کی محبت کی وجہ سے جہاد کی تیاری نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے کہنے میں سچے ہوتے تو کچھ تو تیاری کرتے نیز ان حالات میں تو غور و فکر کرتے جو اس وقت ان علاقوں میں رونما ہو رہے ہیں جنکے بارے میں احادیث میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔

دریائے فرات کے بارے میں کافی احادیث آئی ہیں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جیسے ہی فرات کے کنارے فلوجہ میں جنگ شروع ہوئی تھی تو ایمان والوں کو فکر لاحق ہونی چاہئے تھی لیکن لگتا یوں ہے کہ مسلمان بھی کفر کی آنکھ (مغربی میڈیا) سے واقعات کو دیکھتے ہیں۔

فرات کے کنارے فلوجہ میں گھمسان کی جنگ بھی لڑی گئی، اور مشرق سے کالے جھنڈے والے بھی وہاں لڑ رہے ہیں اور اس انداز میں لڑ رہے ہیں کہ اس سے پہلے کوئی نہیں لڑا۔ اگر چہ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ وہی لشکر ہے جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں آیا ہے، ممکن ہے حدیث والا لشکر بعد میں پہنچے البتہ جو دو باتیں ہم نے بیان کی ہیں وہ ساری دنیا جانتی ہے کہ حقیقت ہیں۔ جنگ بھی فرات کے کنارے ہے اور کالے جھنڈے والے القاعدہ کے مجاہدین کی بڑی تعداد جو وہاں لڑ رہی ہے وہ سب وہی عرب مجاہدین ہیں جو طالبان کی پسپائی کے بعد مشرق (افغانستان) ہی سے عرب ممالک واپس گئے ہیں۔ اب مزید تحقیق کرنا علماء کرام کا کام ہے کہ مسئلہ بہت اہم ہے اور میڈیا پر کفریہ طاقتوں کا قبضہ ہے۔

ایمان والوں سے گذارش یہ ہے کہ حالات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں،

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی سے اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کرلیں، اگر دل میں ایمان ہے اور ایمان ہی کی حالت میں اللہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ذہن نشیں رہے کہ حضرت مہدی آکر کفار سے قتال کرینگے اس وقت تربیت کا موقع نہیں ملے گا، وہی انکے ساتھ جا پائے گا جو پہلے سے جہاد کی تیاری کئے ہوگا۔ ابھی وقت ہے بیدار ہونے کا ورنہ ایسا نہ ہو کہ نامعلوم منزلوں کی جانب سفر جاری رہے اور جب ہوش آئے تو قافلہ چھوٹ چکا ہو۔

خروجِ مہدی کی نشانیاں

حج کے موقع پر منیٰ میں قتلِ عام

عَن عَمرِو بنِ شُعیبٍ عن أبیه عَن جَدِّه قال قال رسولُ اللهِ ﷺ فِی ذِی القَعدَةِ تُجاذِبُ القبائلُ وتُغادِرُ فَیُنهَبُ الحاجُّ فَتکونُ مَلحَمَةٌ بِمِنیٰ یُکثَرُ فِیها القَتلیٰ وَیَسِیلُ فِیهَا الدِّماءُ حَتیٰ تَسِیلَ دِمائُهُم علیٰ عَقبَةِ الجَمرَةِ وَحتیٰ یَهرُبَ صَاحِبُهُم فَیَأتِی بَینَ الرُّکنِ وَالمَقامِ فَیُبایَعُ وَهُوَ کَارِهٌ یُقالُ لَه اِنْ أَبَیتَ ضَرَبنَا عُنُقَکَ یُبَایِعُه مِثلُ عِدَةِ أَهلِ بَدرٍ یَرضیٰ عَنهُم سَاکِنُ السَّماءِ وسَاکِنُ الأرضِ۔

(المستدرک علی الصحیحین، ج:۴، ص:۵۴۹)

ترجمہ: حضرت عمرو ابن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قعدہ کے مہینے میں قبائل کے درمیان کشمکش اور معاہد شکنی ہوگی چنانچہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں جنگ ہوگی۔ بہت زیادہ قتلِ عام اور خون خرابہ ہوگا یہاں تک کہ عقبہ جمرہ پر بھی خون بہ رہا ہوگا۔ نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والے (حضرت مہدی) بھی بھاگ جائیں گے اور (بھاگ کر) وہ رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آئینگے اور انکے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ اگر چہ وہ (حضرت مہدی) اسکو پسند نہیں کر رہے ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم آپکی گردن اڑا دینگے۔ پھر بیعت کرینگے بیعت کرنے والوں کی تعداد اہلِ بدر کے برابر ہوگی۔ ان (بیعت کرنے والوں) سے زمین و آسمان والے خوش ہونگے۔

مستدرک کی ہی دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جب لوگ بھاگے بھاگے حضرت مہدی کے پاس آئیں گے تو اس وقت حضرت

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی کعبہ سے لپٹے ہوئے رو رہے ہونگے۔ (حضرت عبداللہ ابن عمروؓ فرماتے ہیں) گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ لوگ (حضرت مہدی سے کہیں گے) آیئے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ (حضرت مہدی) کہیں گے افسوس! تم کتنے ہی معاہدوں کو توڑ چکے ہو، اور کس قدر خون خرابہ کر چکے ہو، اسکے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بیعت کر لینگے۔ (حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ) نے فرمایا (اے لوگو!) جب تم انھیں پالو تو تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کیونکہ وہ دنیا میں بھی ''مہدی ہیں اور آسمان میں بھی ''مہدی ہیں''۔

فائدہ ❶: اس حدیث میں منیٰ میں خون خرابے کا ذکر ہے۔ اتنا بڑا واقعہ اچانک تو رونما نہیں ہوگا بلکہ باطل قوتیں اسکے لئے پہلے سے ہی تیاریاں کر رہی ہونگی۔

فائدہ ❷: حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد جنگِ بدر کے مجاہدین کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ نعیم ابن حماد نے اپنی کتاب ''الفتن'' میں اس کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

امام زہری فرماتے ہیں کہ اس سال (حضرت مہدی کے سال) دو اعلان کرنے والے اعلان کریں گے۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے لوگو! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔ اور زمین سے اعلان کرنے والا اعلان کریگا۔ اس (اعلان کرنے والے) نے جھوٹ کہا۔ چنانچہ نیچے والے اعلان کرنے والے لڑائی کریں گے، یہاں تک کہ درختوں کے تنے خون سے سرخ ہوجائیں گے۔ اور اس دن جس کے بارے میں عبداللہ ابن عمروؓ نے فرمایا یہ وہ لشکر ہے جس کو زینوں والا لشکر (جیش البراذع) کہا جاتا ہے۔ وہ (اپنے گھوڑوں کی) زینوں کو پھاڑ کر ڈھال بنالیں گے۔ چنانچہ (جب کافروں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوگی تو) اس دن آسمان سے آنے والی آواز کا ساتھ دینے والوں میں سے صرف اہلِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ مسلمان بچیں گے۔ اس طرح ان (مسلمانوں) کی مدد کی جائیگی۔ پھر یہ اپنے ساتھی کے پاس آئیں گے۔❶

حضرت علیؓ فرماتے ہیں مدینہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ آلِ بیت کو قتل کریں گے۔ تو مہدی اور مبیّض مدینہ سے مکہ بھاگ جائیں گے۔ (منتخب کنز العمال، ص:۳۳، ج:۶)

---

1 ضعیف ہے، لیکن نعیم بن حماد نے اسی مفہوم کی روایت دوسری سند سے روایت کی ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں آواز کا ہونا

عن فِيروز الدَّيلَمِي قال قال رسولُ الله ﷺ يكونُ فِي رَمَضَانَ صَوتٌ قالوا يا رسولَ اللهِ فِي أوّلِهِ أو فِي وَسَطِهِ أو فِي آخِرِه قال لا بَل فِي النِّصفِ مِن رمضانَ إذا كانَتْ لَيلَةُ النصفِ لَيلَةَ الجمعةِ يكونُ صَوتٌ مِنَ السَّماءِ يَصْعَقُ له سَبْعُونَ أَلْفاً ويَصُمُّ سبعونَ أَلْفاً قالوا يا رسولَ اللهِ فَمَنِ السّالِمُ مِن أُمّتِكَ قال مَنْ لَزِمَ بَيْتَهُ وَتَعَوَّذَ بِالسُّجُودِ وَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ لله ثُمّ يَتبَعُهُ صَوتٌ آخَرُ فَالصَّوتُ الأوّلُ صَوتُ جِبرِيلَ وَالثّانِي صَوتُ الشَّيطَانِ، فَالصَّوتُ فِي رَمَضانَ وَالْمَعْمَعَةُ فِي شَوّال ويَمِيزُ القَبائِلُ فِي ذِي القَعدَةِ ويَغارُ عَلى الحَاجّ فِي ذِي الحِجّةِ وَالمُحرّمُ وأمّا المَحرّمُ أوّلُه بَلاءٌ عَلى أُمّتِي وَآخِره فَرَجٌ لأُمّتِي .الرّاحِلَةُ بِقَتَبِهَا يَنْجُو عَلَيهَا الْمُؤمِنُ خَيرٌ لَه مِنْ دَسْكَرَةٍ تَغلُ مِأَةَ أَلْفٍ. (المعجم الكبير، ج:۱۸،ص:۳۳۲)

ترجمہ: حضرت فیروز دیلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں ایک زبردست آواز آئیگی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ آواز رمضان کے شروع میں ہوگی، یا درمیان میں یا آخر میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نصف رمضان میں، جب نصف رمضان میں جمعہ کی رات ہوگی تو آسمان سے ایک آواز آئے گی، جس سے ستر ہزار لوگ بے ہوش ہو جائینگے، اور ستر ہزار بہرے ہو جائینگے۔ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ تو آپ کی امت میں سے اس آواز سے محفوظ کون رہیگا؟ فرمایا جو (اس وقت) اپنے گھروں میں رہے اور سجدوں میں گر کر پناہ مانگے، اور زور زور سے تکبیریں کہے پھر اسکے بعد ایک اور آواز آئیگی، پہلی آواز جبرئیل کی ہوگی اور دوسری آواز شیطان کی ہوگی۔

(واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ) آواز رمضان میں ہوگی۔ اور معمعہ [1] شوال میں ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل عرب بغاوت کرینگے اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ رہا محرم کا مہینہ تو محرم کا ابتدائی حصہ میری امت کے لئے آزمائش ہے اور اسکا آخری حصہ میری امت کے لئے نجات ہے۔ اس دن وہ سواری مع کجاوے کے جس پر سوار ہو کر مسلمان نجات پائے گا، اس کے لئے

---

1 معمعہ جنگ کی گھن گرج یا گھمسان کی جنگ کو کہتے ہیں۔ اور اسکے معنی آگ کی لپٹ اور حرارت (Heat Radiation) کے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ اصل میں معمعۃ النار سے لیا گیا ہے جسکے معنی آگ کی لپٹ یا انگارے کے ہیں۔ (لسان العرب)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک لاکھ سے زیادہ قیمت والے اس مکان سے بہتر ہوگی جہاں کھیل وتفریح کا سامان ہوتا ہے۔

فائدہ: اس روایت میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی متروک ہیں۔ چنانچہ یہ روایت ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد، ج:۷، ص:۳۱۰)

ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے" اور ستر ہزار (گھبراہٹ کے مارے) راستہ بھٹک جائینگے، ستر ہزار اندھے ہوجائینگے ستر ہزار گونگے ہوجائینگے، ستر ہزار لڑکیوں کی بکارت زائل ہوجائیگی۔ (السنن الواردۃ فی الفتن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں آواز ہوگی، اور ذی قعدہ میں قبائل کی بغاوت ہوگی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائیگا۔ طبرانی نے اسکو الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اس میں شہر ابن حوشب راوی ضعیف ہیں۔ (مجمع الزوائد، ج:۷، ص:۳۱۰)

حضرت یزید ابن سندی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے فرمایا حضرت مہدی کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سے جھنڈے آئیں گے جن پر بنوکندہ کا ایک لنگڑا شخص سربراہ ہوگا، سو جب مغرب والے مصر میں آجائیں تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا اندرونی حصہ بہتر ہوگا۔ [1] (السنن الواردۃ فی الفتن)

خروج حضرت مہدی

عَن أمّ سلمةؓ قالت سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ يكونُ اِختِلافٌ عندَ موتِ خليفةٍ فيخرُجُ رجلٌ مِنْ بَنِي هاشم فيأتي مكةَ فيَستَخرِجُه الناسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كارِهٌ فيُبايِعُونَهُ بينَ الرُّكنِ وَالمَقامِ فيُجَهِّزُ اِلَيهِ جيشٌ مِنَ الشامِ حتىٰ اِذا كانوا بالْبيداءِ خُسِفَ بِهِم فيأتيه عصَائبُ العِراقِ وأبدالُ الشّامِ وَيَنْشَأُ رَجلٌ بالشّامِ وَأخوالُه كَلْبٌ فيُجَهِّزُ اليه جيشاً فَيَهزِمُهُمُ اللهُ فتكونُ الدّائرةُ عَلَيهِم فذٰلكَ يومُ كَلْبٍ الخائبُ مَن خابَ مِن غَنِيمةِ كَلبٍ فَيَستَفتِحُ الكُنُوزَ ويَقسِمُ الأموالَ ويُلقِي الاسْلامَ بِجِرَانِهِ اِلى الأرضِ فَيَعيشُ بذلكَ سبعَ سِنِين أو قال تسعَ سنين ۔ (المعجم الاوسط، ج:۲، ص:۳۵، مسند أبي يعلى: ۶۹۴۰ [2]، ابن حبان ۶۷۵۷، المعجم الكبير: ۹۳۱، ابن حبان: ۶۷۵۷)

ترجمہ: امّ المومنین امّ سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

---

1 اسرائیلیات میں سے ہے۔

2 محقق حسین سلیم اسد کہتے ہیں کہ مسند ابی یعلی کی روایت امام مجاہدؒ کی طریق سے حسن ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائیگا لوگ (اسے پہچان کر کہ یہی مہدی آخر الزماں ہیں) گھر سے باہر نکال لائیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کرینگے۔ (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر) شام سے ایک لشکر ان سے مقابلہ کے لئے روانہ ہوگا چنانچہ یہ لشکر جب بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا۔ اسکے بعد ان کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہونگے۔ پھر ایک شخص شام سے نکلے گا جسکی ننہیال قبیلہ کلب میں ہوگی وہ اپنا لشکر ان (بنی ہاشم کے اس شخص) کے خلاف مقابلے کے لئے روانہ کریگا اللہ تعالیٰ اس لشکر کو شکست دیگا جسکے نتیجے میں ان پر آفت آئیگی۔ یہی "کلب" کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو "کلب" کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر وہ (مہدی) خزانوں کو کھول دینگے اور مال تقسیم کریں گے اور اسلام دنیا میں مستحکم ہو جائے گا وہ اس طرح سات یا نو سال رہینگے۔ اس روایت کو طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اور اسکے تمام راوی صحیح ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۵)

ابو داؤد کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے "پھر وہ (مہدی) وفات پا جائیں گے اور لوگ ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

فائدہ ❶: بنی ہاشم کے وہ شخص جن کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی وہ محمد ابن عبداللہ ہونگے جو مہدی کے لقب سے مشہور ہونگے۔

طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد میدانِ بدر کے صحابہ کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ (المعجم الاوسط، ج:۹، ص:۱۷۶)

فائدہ ❷: حدیث میں لفظ "مدینہ" سے مراد اگر مدینہ منورہ ہے تو وفات پانے والا حکمران سعودیہ کا ہی ہوگا جسکے بعد اسکے جانشین پر اختلاف ہوگا۔ اور امیرِ مہدی مدینہ منورہ سے مکہ آجائیں گے (اختلاف سے بچنے کے لئے) یا لفظِ مدینہ سے مراد بادشاہ کا شہر ہے۔ (عون المعبود)

فائدہ ❸: حضرت مہدی کی بیعت کی خبر ملتے ہی ایک لشکر انکے خلاف نکلے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار حضرت مہدی کے انتظار میں ہونگے اور اپنے جاسوسوں کے ذریعے حرم شریف کی خبریں رکھتے ہونگے، اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ لشکر بھیجنے والے کی ننہیال بنو کلب میں ہوگی، اس کی تشریح کرتے ہوئے تور بشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جب سفیانی حضرتِ مہدی سے اختلاف کرے گا تو انکے خلاف اپنی ننہیال والوں سے مدد طلب کرے گا۔" (عون المعبود)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت بنوکلب بھی عرب کے کسی ملک پر حکمران ہونگے اور اسلام کے دشمن ہونگے۔ طبرانی کی ہی دوسری روایات میں اس شخص کے بارے میں یہ آیا ہے کہ اس کا تعلق قریش سے ہوگا اور بعض دیگر روایات میں ہے کہ وہ سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا، اس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔

فائدہ ❹: بیدا شام میں بھی ہے اور ایک بیداء اردن میں ہے۔ لیکن شارح مسلم امام نوویؒ کے مطابق یہاں بیدا سے مراد مدینہ منورہ والا بیدا ہے۔ جو ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔

جب پہلا لشکر بیداء میں دھنس جائے گا تو اسکے بعد حضرتِ مہدی مجاہدین کو لیکر شام کی طرف جائینگے اور وہاں دوسرے لشکر سے قتال کرینگے اور اس کو شکست دینگے۔ اس جنگ کو ہی حدیث میں جنگِ کلب کہا گیا ہے اور اس لشکر کے سردار جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کو اسرائیل میں بحیرہ طبریہ (Lake of Tiberias) کے قریب قتل کرینگے۔ (بحوالہ السنن الواردہ فی الفتن) (دیکھیں نقشہ نمبر ۲)

فائدہ ❺: ''ابدال'': ابدال اولیا اللہ کے ایک گروہ کو کہتے ہیں۔ دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستّر رہتی ہے۔ اس میں سے چالیس ابدال تو شام (سوریا، فلسطین، اردن، لبنان وغیرہ) میں رہتے ہیں اور تیس ابدال باقی ملکوں میں رہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں حضرت علیؓ کی یہ روایت نقل کی ہے ''ابدال نے یہ جو درجہ پایا ہے وہ بہت زیادہ نماز روزہ کرنے کی وجہ سے نہیں پایا ہے، اور نہ ان عبادتوں کی وجہ سے ان کو تمام لوگوں سے ممتاز کیا گیا ہے، بلکہ انھوں نے اتنا اعلیٰ درجہ اپنی سخاوت، نفس (دریا دلی)، سلامتی دل، اور مسلمانوں کی خیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت معاذ ابن جبلؓ سے منقول ہے ''جس شخص میں تین صفتیں یعنی رضاء بقضاء (تقدیر پر راضی رہنا)، ممنوعہ چیزوں سے مکمل بچنا، اور خدا کے دین کی خاطر غصہ کرنا پائی جائیں اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوتا ہے۔ (بحوالہ مظاہرِ حق جدید، ج: ۵، ص: ۴۳، ۴۴، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

فائدہ ❻: ''عصائب'': عصائب بھی اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے۔

سفیانی کون ہے؟

عَنْ عبدِ اللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ أنا وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى أُمِّ سَلْمَةَ فَقَالَ حَدِّثِينِي عَنْ جَيْشِ الْخَسْفِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السُّفْيَانِيُّ بِالشَّامِ فَيَسِيرُ اِلَى الْكُوفَةِ فَيَبْعَثُ جَيْشاً اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَيُقَاتِلُونَ مَاشَاءَ اللّٰهُ حَتىٰ يَقْتُلَ الْحَبَلَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ وَيَعُوذُ عَائِذٌ مِن وَلَدِ فَاطِمَةَ اَو قَالَ مِنْ وَلَدِ عَلِيّ بِالحَرَمِ فَيَخْرُجُونَ اِلَيْهِ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الاَرْضِ خُسِفَ بِهِم غَيْرُ رَجُلٍ يُنْذِرُ النَّاسَ. (علل بن ابی حاتم، ج:۲، ص:۴۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن قبطیہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت حسنؓ ابن علیؓ امّ المؤمنین امّ سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو حضرت حسنؓ نے فرمایا (اے امّ المؤمنین) آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔ تو امّ المؤمنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیانی کا خروج شام (موجودہ دور کا اردن، فلسطین، اسرائیل شام، لبنان۔ راقم) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا، چنانچہ وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے، حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کردیا جائے گا، اور (اس انتشار کی صورت میں) حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا، لہٰذا (اس کو پکڑنے کے لئے) وہ لشکر والے اسکی طرف نکلیں گے، تو جب یہ لوگ مقامِ بیداء میں پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، سوائے ایک شخص کے جو لوگوں کو ڈرائیگا۔

فائدہ ۱: ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا (مذکورہ) راوی عبیداللہ بن قبطیہ ہیں۔

فائدہ ۲: امام حاکمؒ نے مذکورہ مفہوم کی روایت امام بخاریؒ وامام مسلمؒ کی شرط پر نقل کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

نعیم ابن حماد نے ''الفتن'' میں یہ روایت نقل کی ہے ''ہم سے عبداللہ بن مروان نے بیان کیا، انھوں نے ارطاۃ سے، ارطاۃ نے تُبیع سے تبیع نے کعب سے روایت کی ہے کعبؓ نے فرمایا عبداللہ ابن یزید عورت کی مدتِ حمل کے برابر حکوت کرے گا، اور وہ الازہر ابن الکلبیہ ہے یا الزہری بن الکلبیہ ہے جو سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔ حضرتِ کعب سے روایت ہے فرمایا: سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔ (الفتن نعیم ابن حماد ج:۱ص:۲۷۹)

الفتن کی روایت ہے کہ سفیانی کا خروج مغربی شام میں ''اِندر'' نامی جگہ سے ہوگا۔ (ج:۱ص:۲۷۸)

فائدہ: ''اندر'' (Indur) اس وقت شمالی اسرائیل کے ضلع الناصرہ (Nazareth) کا ایک قصبہ ہے۔ اسرائیل نے اس پر 24 مئی 1948 میں قبضہ کرلیا تھا۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح مشکوٰۃ مظاہرِ حق جدید میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سفیانی (جو آخر زمانہ میں شام کے علاقے پر قابض ہوگا) نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اموی کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ وہ بڑے سر اور چیچک زدہ چہرے والا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا، دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ قبیلہ کلب کے لوگوں کی اکثریت ہوگی، لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی ہلاک کر دیا کرے گا، وہ جب حضرت مہدی کے خروج کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ کرنے کے لئے لشکر بھیجے گا۔ (بحوالہ مظاہرِ حق جدید، ج:۵، ص:۴۳)

فائدہ: مظاہر حق نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

ان روایات کے علاوہ دیگر روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سفیانی حضرت مہدی سے کچھ پہلے شام، اردن فلسطین میں کسی جگہ ہوگا۔ "فیض القدیر" میں ہے کہ "ابتدا میں وہ بہت متقی پرہیز گار اور انصاف کرنے والے حکمران کے طور پر سامنے آئیگا حتیٰ کہ شام کے اندر مسجدوں میں اس کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ پھر جب مضبوط ہوجائے گا تو اسکے دل سے ایمان نکل جائے گا اور ظلم اور بد اعمالیوں کا ارتکاب کرے گا"۔ ❶

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں کے اندر عظیم رہنما اور ہیرو بنا کر پیش کیا جائے گا۔ جیسا کہ باطل قوتیں ہمیشہ کیا کرتی ہیں۔ اور جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ اہلِ مغرب سے جنگ کریگا اور انکو شکست دیدیگا۔ تو ممکن ہے اس کا یہ جنگ کرنا بھی ایک ڈرامہ ہو تاکہ عالمِ اسلام کے اندر اسکو فاتح اور عظیم رہنما بنا دیا جائے۔

اسکے بعد وہ اپنے اصل روپ میں آئے گا اور مسلمانوں کے خلاف دو لشکر روانہ کریگا ایک لشکر مدینہ منورہ کی جانب اور دوسرا مشرق کی جانب یہ لشکر مدینہ منورہ میں تین دن تک لوٹ مار کریگا پھر یہ لشکر مکہ مکرمہ کی جانب جائیگا جب یہ بیداء کے مقام پر آئیگا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو اس لشکر کو دھنسانے کا حکم دینگے چنانچہ یہ لشکر زمین میں دھنس جائیگا اور دوسرا لشکر بغداد کی طرف جائے گا اور یہ لشکر بھی لوٹ مار اور قتلِ عام کریگا۔ ❷ جو اس کی مخالفت کریگا اس کو قتل کر دیا کریگا، حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی قتل کر دیگا۔ ❸

---

۱ فیض القدیر ج:۴، ص:۱۲۸ ۲ تفسیر قرطبی ج:۱۴، ص:۳۱۵
۳ مستدرک ج:۴، ص:۵۶۵

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعیم ابن حماد کی الفتن کی بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سفیانی خراسان کے مجاہدین اور عرب مجاہدین کے خلاف بھی لشکر بھیجے گا۔

نفس زکیہ کی شہادت

مُجَاهِدٌ قال حَدَّثَنِي فُلانُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ اَنّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حتىٰ تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتْ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيهِم مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ فَاَتَى النّاسُ اَلْمَهْدِيَّ فَزَفّوهُ كَمَا تُزَفُّ العَرُوسُ اِلىٰ زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً وَتُخْرِجُ الأَرضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السّماءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمّتِي فِي وِلَايَتِهِ نَعمَةً لَم تَنْعَمْهَا قَط۔[1] (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۷ ص:۵۱۴)

ترجمہ: امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے یہ بیان کیا کہ مہدی اس وقت تک نہیں آئینگے جب تک نفس زکیہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔ چنانچہ جب نفس زکیہ قتل کر دیئے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلوں پر غضبناک ہونگے، اسکے بعد لوگ حضرت مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں نئی دلہن کی طرح منائیں گے جیسے اسکو حجلہ عروسی میں لے جایا جاتا ہے۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے، زمین اپنی پیدوار کو اگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور انکے دور خلافت میں امت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی گی۔

فائدہ: نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائیگا۔ ان کا خدا کے ہاں محبوب ہونا اس قدر ہے کہ انکی شہادت پر زمین و آسمان والے غضبناک ہونگے۔ نیز وہ اہل ایمان کے ہاں بھی بہت مقبول ہونگے۔

اس روایت میں آپ ﷺ نے اس وقت کے اہل ایمان کو تسلی دی ہے کہ کتنی ہی محبوب ہستی کیوں نہ شہید کر دی جائے اسکی وجہ سے اپنا مشن نہیں چھوڑنا بلکہ منزل کی طرف بڑھتے رہنا۔ کیونکہ بڑی چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے قربانیاں بھی بڑی ہی دینی پڑتی ہیں اور اس مشن کیلئے کائنات کا قیمتی ترین لہو بھی زمین پر گروایا گیا ہے۔ میرے پیارے آقا ﷺ نے اپنا دندانِ مبارک شہید کرادیا ہے۔ آپکے پیارے تو اسوں کو اسی راہ میں قربان ہونا پڑا ہے۔

مجاہدین کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ خواہ کتنی ہی محبوب ہستی آپ سے جدا ہو جائے بہت جلد آپ بھی تو انکے پاس پہنچنے والے ہیں اور پھر اپنے رب سے ملاقات، حوروں کی محفلیں تو سب مجاہدین ہی کو اچھی لگتی ہیں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ہاں البتہ یہ دعا ضرور کرتے رہیں کہ یا

1 حضرت حسین احمد مدنی کے نزدیک اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں۔ البتہ علامہ البانیؒ نے اسکو منکر کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تو اپنے دشمنوں کو اپنے دوستوں پر اب ہنسنے کا موقع نہ دینا۔ (آمین)

آپ ﷺ کی پیشن گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

شاہِ مصر کے خواب کی تعبیر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی کہ تم پر سات سالہ قحط آئے گا تو اس قحط سے نمٹنے کی منصوبہ بندی کے لیے بھی فرما دیا۔ چنانچہ شاہِ مصر نے اس پر عمل کر کے اپنی رعایا کو تباہی سے بچا لیا۔ اس امت کے امام محمد عربی ﷺ چودہ سو سال پہلے خبر دے رہے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں مسلم ممالک پر ایسے حالات آئینگے لہذا پہلے ہی سے اس کے بارے میں منصوبہ بندی کر کے رکھنا لیکن مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ غفلت کی دنیا کے باسی تو اسکو تقدیر کا لکھا کہہ کر اپنی نا اہلی کا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر آج مغربی میڈیا یہ اعلان کر دے کہ فلاں شہر میں سمندری طوفان آنے والا ہے یا فلاں علاقہ تباہ ہونے والا ہے لہذا چوبیس گھنٹے کے اندر شہر خالی کر دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ شہر میں ان کا ایک کتا بھی نظر نہیں آئے گا۔ اور اس وقت اس طرح موت کے خوف سے بھاگیں گے جیسے لکھی ہوئی موت کو بھی ٹال سکتے ہوں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آقائے مدنی ﷺ کی احادیث سننے کے بعد بھی مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہیں ہو رہی؟

جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر

عن أبي الدّرْدَاءِ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال اِنّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمينَ يومَ الْمَلْحَمَةِ الْكُبْرىٰ بِالْغُوطَةِ اِلىٰ جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقالُ لَها دِمَشْق مِن خَيرِ مَدَائِنِ الشّامِ۔[1] (سنن ابو داؤد ج:٤ ص: ١١١۔مستدرك ج:٤ ص: ٥٣٢ المغنى لابن قدامه ج: ٩ ص: ١٦٩)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگِ عظیم کے وقت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب "الغُوطہ" کے مقام پر ہوگا۔

فائدہ: الغوطہ (Al ghutah) شام کے دارالحکومت دمشق سے مشرق میں تقریباً ساڑھے آٹھ کلو میٹر ہے یہاں کا موسم عموماً گرم اور خشک رہتا ہے۔ جولائی میں کم سے کم درجہ حرارت 16.5 ڈگری سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 40.4 ڈگری رہتا ہے جبکہ جنوری میں کم سے کم درجہ

[1] ابوداؤد کی روایت کو علامہ البانیؒ نے السلسلة الصحيحة و الضعيفة میں صحیح کہا ہے۔ اور مستدرک کی روایت کو حاکمؒ نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرارت 9.3 ڈگری اورزیادہ سے زیادہ 16.5 ڈگری رہتا ہے۔یہاں پانی اور درخت وغیرہ وافرمقدار میں موجود ہیں۔(دیکھیں نقشہ نمبر۳)

حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں

حضرتِ مہدی کے دور میں لڑی جانے والی جنگوں میں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حضرتِ مہدی کے وقت جنگِ عظیم ہوگی۔یعنی حق اور باطل کا آخری معرکہ ہوگا جس میں دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک اس کی قوت ختم نہ ہو جائے۔ لہٰذا یہ جنگِ عظیم کئی بڑی جنگوں پر مشتمل ہوگی۔نیز یہ صرف حضرت مہدی کے علاقے تک ہی محدود نہیں ہوگی بلکہ یہ جنگ بیک وقت کئی محاذوں پر چل رہی ہوگی۔جن میں ایک محاذ تو وہ ہوگا جس پر خود حضرتِ مہدی کمانڈ کر رہے ہونگے۔دوسرا بڑا محاذ فلسطین کا ہوگا، تیسرا عراق کا ہوگا جس کو حدیث میں دریائے فرات والا محاذ کہا گیا ہے۔ایک اور بڑا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔اس کے علاوہ بھی کئی چھوٹے محاذ ہوسکتے ہیں۔

البتہ ان تمام محاذوں کی مرکزی کمانڈ دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر حضرتِ مہدی کے ہاتھ میں ہوگی۔اور ہر محاذ کے کمانڈر سے حضرت مہدی کا رابطہ ہوگا، عسکری امور پر نظر رکھنے والے اس کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کیونکہ آج بھی مجاہدین اسی طرح دشمن کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ مرکزی کمانڈ کہیں ایک جگہ ہے اور انکے تحت جگہ جگہ مجاہدین دشمن پر یلغار کر رہے ہیں۔لہٰذا ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آنے والی احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان جنگوں کا بیان کرتے وقت نبی کریم ﷺ نے کبھی تو پوری کی پوری تاریخ چند الفاظ میں بیان کردی ہے اور کہیں تھوڑی تفصیل اور کبھی بہت تفصیل بیان کی ہے۔اسلئے بعض دفعہ واقعات کی ترتیب میں تضاد (Contradiction) محسوس ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں تضاد نہیں ہوتا۔

رومیوں سے صلح اور جنگ

عَنْ ذِی مِخْبَرٍ ؓ قال سَمِعْتُ رسولَ اللہ ﷺ یَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحاً اٰمِناً ،فَتَغْزُونَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوّاً مِنْ وَرَائِکُم ،فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمّ تَرْجِعُونَ حَتیٰ تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِی تُلُولٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِن اَھلِ النّصرانِیّۃِ الصّلِیبَ فَیَقُولُ غَلَبَ الصّلِیبُ ،فَیَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسلِمِین فَیَدُقُّہُ،فَعِندَ ذٰلک تَغْدِرُ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرُّومُ وَتَجمَعُ لِلْمَلْحَمَة.[1] (مشکوۃ، باب الملاحم فصل ثانی، رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ذی مخبرؓ (نجاشی کے بھتیجے) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم اہل روم سے امن کی خاطر صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے ایک عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے پھر تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارا بچاؤ ہو جائیگا پھر واپس لوٹو گے حتی کہ تم سرسبز سطح مرتفع (Plateau) زمین میں اتر جاؤ گے پھر ایک عیسائی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی پھر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائیگا اور وہ اس صلیب کو توڑ ڈالے گا جس پر اہل روم عہد ومعاہدے کو بالائے طاق رکھ کر جنگ کیلئے متحد ہو جائیں گے اہل ایمان بھی اپنا اسلحہ لیکر اٹھیں گے اور جنگ کرینگے اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اعزازِ شہادت سے سرفراز فرمائینگے۔

صحیح ابن حبان اور مستدرک کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے "پھر رومی اپنے بادشاہ سے کہیں گے کہ ہم عرب والوں کے لئے آپ کی جانب سے کافی ہیں، چنانچہ وہ جنگِ عظیم کے لئے اکٹھے ہونگے اور اسی جھنڈوں کے تحت آئیں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے۔ (مستدرک وصحیح ابن حبان)

فائدہ ❶: "سرسبز سطح مرتفع" یہ ترجمہ حدیث کے الفاظ "مـرج ذی تـلـولٍ" کا کیا ہے۔ کیونکہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں "مَـرج" کی تشریح سرسبز وسیع زمین اور ذی تلول کی تشریح موضع مرتفع یعنی بلند جگہ سے کی گئی ہے۔ لیکن اگر یہاں مرج کو لفظی معنیٰ میں لینے کے بجائے جگہ کا نام مراد لیا جائے تو عرب کے خطے میں کئی جگہوں کے نام مرج ہیں۔ جن میں سے تین لبنان میں ہیں۔

اس جنگ کا ذکر حضرتِ حذیفہؓ والی مفصل حدیث میں بھی آیا ہے جس میں یہ وضاحت ہے کہ یہ جنگ بھی حضرت مہدی کے دور میں ہوگی اور یہ صلح بھی حضرت مہدی کے ساتھ رومی بادشاہ کرے گا لہٰذا اس حدیث کو حضرت مہدی کے خروج سے پہلے کسی اور جنگ کے لئے ثابت کرنا درست نہیں ہے۔

فائدہ ❷: مسلمان اور رومی صلح کرینگے، ابھی یہ واضح نہیں کہ عیسائیوں کے کون سے ممالک اس صلح میں شامل ہونگے، لیکن ایک بات ضرور ہے کہ اکثر عیسائی ممالک کی حکومتیں اگر چہ اس

---

1 ابوداؤد کی روایت کو علامہ البانیؒ نے صحیح کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت یہودیوں کے ساتھ یعنی امریکی اتحادی نظر آرہی ہیں لیکن تمام رومن کیتھولک عوام اس میں امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں، اور یہی وہ طبقہ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کریگا۔

فائدہ ③ : پھر مسلمان اور رومی مل کر اپنے عقب کے دشمن سے لڑینگے۔ نُعیم ابن حمادؒ نے اپنی کتاب ''الفتن'' میں حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے جس میں اس عقب کے دشمن کی وضاحت آئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں'' وتغزون انتم وھم عدواً من وراء القسطنطنیه'' یعنی قسطنطنیہ کے عقب کی جانب کا دشمن۔ (الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۲،ص:۴۳۸)

اگر آپ دنیا کے نقشے (گلوب) میں عرب اور اٹلی (روم) کو اپنے سامنے رکھیں تو ان دونوں کا عقب تقریباً امریکہ ہی بنتا ہے۔ (واللہ اعلم)

مسلمان اور رومی ملکر عقب کے دشمن سے جو جنگ کریں گے تو یہ جنگ کہاں ہوگی؟ اس میں یہ ضروری نہیں کہ جنگ دشمن کی سرزمین پر ہی ہو، بلکہ اُس دور کے جو حالات احادیث میں آئے ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ عقب کا دشمن خود اسی خطے میں پہلے سے موجود ہوگا۔

فائدہ ④ :جنگِ عظیم میں نو لاکھ ساٹھ ہزار رومی (اہل مغرب) شریک ہونگے۔

جنگِ اعماق اور اسکے فضائل

لا تَقُومُ السّاعةُ حتی يَنزِلَ الرومُ بالأَعْمَاقِ أو بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إليهم جَيْشٌ مِنَ المَدِينَةِ مِنْ خِيارِ أهْلِ الأرْضِ يومَئِذٍ فإذا تَصافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّو بَيْنَنَا وَبَيْنَ الّذِينَ سُبُوا مِنّا نُقَاتِلُهُم فَيقُولُ المُسلِمُونَ لَا وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُم وَبَيْنَ إخْوَانِنَا فَتُقَاتِلُونَهُم فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لا يَتُوبُ اللهُ عَلَيهِم أبَداً وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُم وَ هُم أفضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلّ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لا يُفْتَنُونَ أبَداً فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطُنِيَة فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيوفَهُم بالزَّيْتُونِ إذ صَاحَ فِيهِم الشّيطَانُ إنّ المَسِيحَ قَد خَلَفَكُمْ فِي أهْلِيكُم فَيَخْرُجُونَ وَذلِكَ بَاطِلٌ فإذا جَاؤا الشّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدّونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إذ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فَيَنزِلُ عِيسىٰ بْنُ مَرْيَمَ فَأمَّهُمْ فإذا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَا نْذَابَ حَتىٰ يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ تَعالىٰ بِيَدِهِ فَيُرِيهِم دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ. (مسلم،ج:۴،ص:۲۲۲۱،ابن حبان،ج:۱۵،ص:۲۲۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' قیامت سے پہلے یہ واقعہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور ہو کر رہیگا کہ اہل روم اعماق یا دابق کے مقام پر پہنچ جائینگے انکی طرف ایک لشکر ''مدینہ'' سے پیش قدمی کریگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہونگے تو رومی (مسلمانوں سے) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں ہم انہی سے جنگ کرینگے مسلمان کہیں گے نہیں اللہ کی قسم ہم ہرگز تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ اس پر تم ان سے جنگ کرو گے۔ اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہونگے۔ جنکی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہونگے۔ باقی ایک تہائی فتح حاصل کرینگے۔ (لہذا) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو جائینگے۔ اسکے بعد یہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کرینگے (ایک اور روایت میں روم بھی فتح کرنے کا ذکر ہے۔ راقم) اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہونگے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر روانہ ہو جائیگا اور یہ خبر اگرچہ غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئیگا۔ ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں سیدھی کرنے میں ہی مشغول ہونگے کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائیگی اور فوراً بعد ہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے امیر کو انکی (مسلمانوں) امامت کا حکم فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰؑ کو دیکھ کر اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ چنانچہ وہ اگر اسکو چھوڑ بھی دیتے تو وہ اسی طرح گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسکو انہی کے ہاتھ سے قتل کرائیگا۔ اور وہ لوگوں کو اسکا خون دکھلائینگے جو انکے نیزے میں لگ گیا ہوگا۔

فائدہ ❶: اعماق اور دابق شام کے شہر حلب کے قریب دو جگہوں کے نام ہیں۔ (شرح مسلم نووی)

فائدہ ❷: دابق (اعماق) کا جغرافیہ اور موسم

دابق شام کے شہر حلب سے شمال میں تقریباً پینتالیس (45) کلومیٹر کے فاصلہ پر ترکی کی سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ترکی کی سرحد یہاں سے تقریباً چودہ کلومیٹر دور ہے۔ اس کے قریب بڑا قصبہ عزاز (A'zaz) ہے۔ اور عمق (اعماق) بھی دابق کے قریب ہی ہے۔

دابق کا عرض البلد 31 36 شمالی اور طول البلد 16 37 مشرق ہے۔ جولائی کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40.4 ڈگری اور کم سے کم 26 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اور جنوری میں کم سے کم منفی 0.4 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 9.2 ڈگری ہوتا ہے۔ سطح سمندر سے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس علاقے کی اونچائی پچاس میٹر سے کم ہے۔(دیکھیں نقشہ نمبر۳)

فائدہ ۳: کفارا اپنے قیدی مانگیں گے۔ یہاں قیدیوں سے کون سے قیدی مراد ہیں؟ کیا وہ مسلمان قیدی جن کو کافروں نے گرفتار کیا پھر مجاہدین انکو کافروں کے قبضے سے چھڑا لائے؟ یا پھر وہ کافر قیدی جنکو مجاہدین نے گرفتار کر لیا ہوگا اور کفارا اپنے قیدیوں کا مطالبہ کرینگے اور صرف انہیں مجاہدین سے لڑنا چاہیں گے جنھوں نے انکے لوگوں کو گرفتار کرلیا ہوگا؟

محدثین کے نزدیک یہاں دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں۔البتہ اکثر محدثین کے نزدیک یہاں پہلی صورت مراد ہے جبکہ امام نوویؒ نے دونوں صورتیں بیک وقت ممکن لکھی ہیں۔

چنانچہ مسلمانوں کے امیر ان مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کرنے سے انکار کردینگے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو کافروں کے حوالے کرنا اسلام میں جائز نہیں، ممکن ہے وہاں بھی نام نہاد دانشور یہ کہیں کہ چند لوگوں کی وجہ سے سب کو مروانا کہاں کی عقلمندی ہے۔؟

فائدہ ۴: مذکورہ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کا لشکر ''مدینہ'' سے خروج کریگا، مدینہ سے مراد مدینہ منورہ بھی ہوسکتا ہے اور اگر اسکے لفظی معنیٰ مراد ہیں تو پھر اس سے مراد شام کا شہر دمشق (الغوطہ) بھی ہوسکتا ہے کیونکہ جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا مرکز دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر ہوگا۔

نعیم ابن حماد نے اپنی ''الفتن'' میں اس جنگ کے بارے میں ایک طویل روایت نقل کی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے: (وہ رومی معاہدہ شکنی کرنے کے بعد متحد ہو کر سمندر کے راستے آئیں گے)''اور شام (سیریا اردن فلسطین لبنان) کے تمام سمندر اور زمینی حصے پر قبضہ کرلیں گے، صرف دمشق اور معتق بچیں گے اور بیت المقدس کو تباہ کردیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر عبداللہ ابن مسعودؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ! دمشق میں کتنے مسلمان آسکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دمشق ہر آنے والے مسلمان کے لئے اس طرح وسیع ہوجائے گا جس طرح رحمِ مادر (وقت کے ساتھ ساتھ) بچے کے لئے وسیع ہوجاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا یارسول اللہ اور یہ معتق کیا ہے؟ فرمایا شام کا ایک پہاڑ ہے جو حمص کے دریائے ''ارنط''(Orontes) کے کنارے ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے اہل و عیال (اس وقت) معتق (یعنی پہاڑ) کے اوپر ہونگے، اور مسلمان دریائے ارنط کے کنارے ہونگے۔الحدیث [1] (الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۱،ص:۴۱۸)

[1] اس روایت میں ایک راوی ابن لہیعہ ہیں۔ کتب جلنے کے بعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

نبی کریم ﷺ کی اس پیش گوئی کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر شام اور لبنان کا نقشہ اٹھا کر دیکھا جائے تو سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار ہو جانا چاہیے۔ شام کی اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ ایک طرف عراق ہے جہاں کفر کا متحدہ لشکر قابض ہے، مغرب میں لبنان ہے جہاں سے شامی فوج کے انخلاء کے بعد طرابلس (Tripoli) سے لیکر گولان کی پہاڑیوں تک اسی لشکر کا قبضہ ہو جائے گا۔ حمص کے قریب دریائے ارنط لبنان کی سرحد سے صرف چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ البتہ دمشق سے متصل یعنی حمص شہر کے مغربی جانب تک جبلِ لبنان ہے۔

عن عبدِ اللہِ بنِ عمرٍو قال أفضلُ الشُّهَدَاءِ عِندَ اللهِ تعالىٰ شُهَدَاءُ الْبَحْرِ وَشُهَدَاءُ أعْمَاقِ انْطَاكِيةَ وَشُهَدَاءُ الدّجّال .❶ (الفتن نعیم بن حماد، ج:۲،ص:۴۹۳)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء بحری جہاد کے شہداء، اعماقِ انطاکیہ کے شہداء اور دجال کے خلاف لڑتے ہوئے مارے جانے والے شہداء ہیں۔

ان جنگوں کے شہداء کے بارے میں ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے" چنانچہ وہ ایک تہائی جو اس جنگ میں شہید ہونگے ان کا ایک شہید، شہداء بدر کے دس شہیدوں کے برابر ہوگا، شہداء بدر کا ایک شہید ستّر کی شفاعت کرے گا جبکہ ملاحم (ان خطرناک جنگوں) کا شہید سات سو کی شفاعت کرے گا۔" (الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۱، ص:۴۱۹)

فائدہ: یہ جزوی فضیلت ہے ورنہ شہداء بدر کا مقام تمام شہداء میں سب سے بلند ہے۔

فدائی جنگ

فقال اِنّ السّاعةَ لا تقومُ حتى لا يُقسَمَ ميراثٌ وَلا يُفرحَ بغَنيمةٍ ثُمّ قَال بيَدِهِ هٰكذا وَنَحّاهَا نحوَ الشّامِ فقال عَدُوٌّ يَجمَعُون لأهلِ الاسلامِ وَيَجْمَعُ لَهُم اَهلُ الاسلامِ قُلتُ الرُّومَ تَعني قَال نَعَمْ وَتَكونُ عِندَ ذاكُم القتالِ رَدّةٌ شَدِيدةٌ فَيَشْتَرِطُ المُسلمونَ شُرطةً لِلموتِ لَا تَرجِعُ اِلاّ غالبةً فَيَقتَتِلون حتى يَحجُزَ بَينَهُمُ الّليلُ فَيَفِيءُ هؤلاءِ وهؤلاءِ كُلُ غيرُ غالبٍ و تَفنَى الشُّرطَة ثم يشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يشترط المسلمون شرطة

❶ اس میں اسحاق ابن ابی فروہ راوی متروک ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لـلـمـوت لا تـرجـعُ اِلاّ غالبة فيقتتلون حتي يُمْسُوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غـالـب وتفنى الشرطة فإذا كانَ يومُ الرّابعُ نَهَدَ اِليهم بَقِيّةُ أهلِ الاسلامِ فَيَجعَلُ اللهُ الـدَّبْـرَـةَ عَـليهـم فَـيَـقْتُلون مَقْتَلَةً اِمّا قال لَايُرى مِثلُهَا واِما قال لَم يُرَ مِثلُها حتٰى اِنّ الـطـائـرَ لَيَـمُـرُّ بِجَنَباتِهِم فمَا يُخَلِّفُهُم حتٰى يَخِرَّ ميتاً فَيَتعادُّ بَنُو الأبِ كانو ا مأةً فَلا يَـجـدُونـه بَـقِـيَ مِـنهُـم اِلاّالـرّجُلُ الواحِدُ فَبِأيِّ غَنِيمَةٍ يُفرَحُ؟ أو أيُّ مِيراثٍ يُقَاسَمُ فَبَيـنَـمـاهُـم كـذٰلـك اِذْ سَـمِـعـوا بِبَاسٍ هو اَكبرُ مِن ذلك فَجا ئَهم الصَّرِيخُ اِنّ الـدّجـالَ قَـد خَـلَـفَهُم فِي ذَرَارِيهِم فَيرفُضُونَ مَا فِي أيدِيهِم وَيُقبِلون فَيَبْعَثُون عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قال رسولُ اللهِ ﷺ اِني لأعرِفُ أسمائَهُم وَأسماءَ آبائِهِم وألوانَ خُيُولِهِم هُـمْ خَيـرُ فوارِسَ على ظَهرِ الأرضِ يَومئذٍ أَوْ مِن خَيرِ فَوَارِسَ عَلى ظَهرِ الأرضِ يَومئذٍ .

(مسلم شریف، ج:۴،ص:۲۲۲۳، مستدرک، ج:۴،ص:۵۲۳، مسند أبي يعلى، ج:۹،ص:۲۵۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا ''قیامت قائم ہونے سے پہلے ایسا ضرور ہوگا کہ نہ میراث کی تقسیم ہوگی نہ مال غنیمت کی خوشی ہوگی۔ (پھر اسکی تشریح کرتے ہوئے) فرمایا شام کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے ایک زبردست دشمن جمع ہوکر آئیگا۔ ان سے جنگ کرنے کے لئے مسلمان بھی جمع ہو جائیں گے راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا دشمن سے آپکی مراد روم والے ہیں تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ''ہاں''۔ چنانچہ وہاں زبردست جنگ ہوگی۔ مسلمان اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کرکے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یامر جائیں گے یا فتحیاب ہونگے (یعنی فدائی مجاہدین کا دستہ۔ راقم) چنانچہ دونوں میں لڑائی ہوگی۔ حتی کہ رات دونوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چلے جائینگے۔ نہ ان کو غلبہ ہوگا نہ وہ غالب آئینگے اور وہ فدائی دستہ (جو آج لڑا تھا) شہید ہو جائیگا۔[1] پھر مسلمان (دوبارہ) اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کرکے دشمن کے مقابلے میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یامر جائیں گے یا فتحیاب ہونگے چنانچہ جنگ ہوگی حتی کہ رات دونوں کے درمیان حائل ہو جائے گی اور یہ دونوں اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلے جائیں گے نہ یہ غالب ہونگے نہ وہ۔ اور اس دن بھی لڑنے والے ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان (تیسری بار)

1 پہلے ایڈیشن میں اس بحث میں مسند احمد کے حوالے سے یہ لکھا گیا تھا کہ مسند احمد کی روایت میں لڑنے والی دونوں جماعتوں کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ کیونکہ مسند احمد کی روایت میں بھی لڑنی والی ایک جماعت کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ شکریہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی فوج سے ایسی جماعت کا انتخاب کر کے دشمن کے مقابلہ میں بھیجیں گے جس سے یہ طے کرینگے کہ یا مر جائیں گے یا فتحیاب ہونگے چنانچہ شام تک جنگ ہوگی اور یہ دونوں اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلے جائیں گے، نہ یہ غالب ہونگے نہ وہ۔ اور اس دن بھی لڑنے والے ختم ہو جائیں گے۔ چوتھے روز بچے کھچے مسلمان جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے، اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دیگا۔ اس روز ایسی زبردست جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی جنگ نہ دیکھی گئی ہوگی اس جنگ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ میدان جنگ میں مرنے والوں کی لاشوں کے قریب سے پرندہ گذرنا چاہے گا مگر (لاشیں اتنی دور تک پھیلی ہوئی ہونگی یا لاشوں کی بدبو اتنی ہوگی کہ وہ) مر کر گر پڑیگا۔ اور جنگ میں شریک ہونے والے لوگ اپنے اپنے کنبے کے آدمیوں کو شمار کرینگے تو ایک فیصد میدان جنگ سے بچا ہوگا۔ پھر فرمایا بتاؤ اس حال میں مال غنیمت لے کر دل خوش ہوگا اور کیا ترکہ (مرنے والا جو کچھ چھوڑ کر جائے) بانٹنے کو دل چاہے گا۔؟

پھر فرمایا: اسی دوران ایک ایسی جنگ کی خبر سنیں گے جو پہلی جنگ سے بھی زیادہ سخت ہوگی دوسری خبر یہ ہوگی کہ دجال نکل آیا ہے جو انکے بچوں کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر مسلمان مال و دولت پھینک دینگے اور اپنے گھروں کی خبر گیری (اور دجال کے بارے میں پتہ کرنے) کے لئے اپنے آگے دس سوار بھیج دینگے تا کہ دجال کی صحیح خبر لائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں ان سواروں کے اور انکے والدین کے نام اور گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں۔

فائدہ ①: اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جنگ پہلے تین دن مکمل فدائی کاروائیوں کی ہوگی۔

فائدہ ②: اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ کافروں کا لشکر اہل شام کے مقابلے کے لئے آئیگا تو اس وقت جو امریکی اور اتحادیوں کا لشکر عرب میں آیا ہوا ہے اسکا اصل مقصد فلسطین اور تمام عالم عرب سے اسرائیل مخالف قوتوں کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جاسکے۔

فائدہ نمبر ③: کیا جنگیں صرف تلواروں سے ہونگی؟

شبہ اور اس کی وضاحت:۔ اس حدیث میں جنگ صرف دن میں ہونے کا ذکر ہے رات کو جنگ نہیں ہوگی۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جنگ تیر اور تلواروں کیساتھ پرانے انداز میں ہوگی؟ کیونکہ رات کو جنگ کا نہ ہونا اسی صورت میں سمجھ میں آتا ہے۔

عوام کے ذہنوں میں یہ بات عام ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جدید ٹیکنالوجی ختم

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیگی اور جنگ تیر وتلوار سے لڑی جائے گی۔ غالباً اس خیال کی بنیاد لفظِ ''سیف'' ہے جو احادیث میں استعمال ہوا ہے۔ سیف کے معنی تلوار کے ہیں ۔لیکن صرف اس کو دلیل بنا کر یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت مہدی کے دور میں تلوار سے جنگ ہوگی، کیونکہ لفظِ سیف سے مراد مطلقاً ہتھیار بھی لیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس پر کافی دلائل بھی موجود ہیں۔

① کئی حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جنگوں میں مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی دوسرا ذکر اس بات کا ہے کہ جنگ ایسی ہوگی کہ اس سے پہلے اس طرح کی جنگ نہیں لڑی گئی ہوگی۔

② دجال کی سواری والی حدیث جس میں اسکی سواری کی تیز رفتاری کا ذکر ہے۔ یہ بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں گدھے سے مراد کوئی جدید سواری ہوسکتی ہے۔

③ حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث میں ہے کہ جنگِ اعماق میں اللہ تعالیٰ کافروں پر فرات کے ساحل سے خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا۔ جبکہ اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل پچھتّر (75) کلومیٹر ہے۔ اس طرح اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں کمانوں سے مراد توپ ہوسکتی ہے۔ اسکے علاوہ اس طرح کے کافی اشارات ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کم از کم دجال کے تباہی پھیلانے تک جدید جنگ کو یکسر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ (واللہ اعلم)

اب رہا یہ سوال کہ اگر اس وقت موجودہ ٹیکنالوجی ہوگی تو رات کو جنگ نہ ہونے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ ممکن ہے وہاں اس وقت صورتِ حال ایسی ہو کہ رات کو کاروائیاں نہ کی جاسکیں۔ اسکی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ رات کو ان علاقوں میں نقل وحرکت کرنا ممکن نہ ہو اور ساری کاروائیاں دن کے وقت ہی کی جائیں، کیونکہ رات کو اپنے ٹھکانوں سے نکلنے کی صورت میں مجاہدین فوراً پہچان لئے جائینگے اور ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار ہونے کا خطرہ ہوگا۔ اس کے برخلاف دن کے وقت سارا شہر سڑکوں پر ہوتا ہے اور ہدف تک باآسانی پہنچا جاسکتا ہے، نیز دشمن اپنے کیمپوں سے دن کو ہی نکلتا ہے۔

ایسا عموماً ان جنگوں میں ہوتا ہے جو شہری علاقوں میں لڑی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آج ہم فدائی کاروائیاں فلسطین وعراق میں دیکھ رہے ہیں کہ مجاہدین اکثر دن میں ہی کاروائیاں کرتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں جاری کفر واسلام کے درمیان لڑائی میں دشمن کی موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے، اور اب یہ اسکے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جنگ کب اور کس جگہ کرنی ہے بلکہ یہ معاملہ اب مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جہاں اور جس وقت جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں وہاں کاروائیاں شروع کر دیتے ہیں، اسکے بعد کسی اور علاقے کی طرف نکل جاتے ہیں۔

حضرتِ مہدی کے دور میں ہونیوالی جنگوں اور ان جنگوں میں مسلمانوں کی قوت کو سامنے رکھ کر اگر جدید عسکری انداز میں اس وقت کی صورتِ حال کو سمجھا جائے تو صورتِ حال کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔ (واللہ اعلم)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اپنی طرف سے یہ حتمی رائے قائم کرنا کہ جنگ تلواروں کی ہی ہو گی اور اس رائے کو حدیث کے طور پر بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں تیر و تلوار ہی کے ذریعے جنگ ہوتی تھی، لہٰذا اگر آپ ﷺ کسی ایسی چیز کا بیان کرتے جس کو اس دور میں سمجھنا ممکن نہ تھا، تو لوگوں کے ذہن اصل مقصد سے ہٹ جاتے اور جو بات آپ ﷺ سمجھانا چاہتے تھے لوگوں کے ذہن اسکو ٹھیک طرح سے سمجھنے سے قاصر رہتے۔

فائدہ ❹ : آخری دن ایک جنگ کا تذکرہ ہے کہ ایسی جنگ کبھی نہ دیکھی گئی ہو گی۔ ہوسکتا ہے اس جنگ میں کوئی نئی قسم کے ہتھیار استعمال کئے جائیں جو اس سے پہلے استعمال نہ کئے گئے ہونگے۔ اس بات کی طرف مرنے والوں کی کثرت بھی اشارہ کر رہی ہے۔

فائدہ ❺ : اس جنگ میں فتح کے بعد مجاہدین دو خبریں سنیں گے، پہلی خبر مزید گھمسان کی جنگ کی ہو گی اور دوسری خروجِ دجال کی۔ ظاہراً اس روایت کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ دجال اس جنگ کے فوراً بعد نکل آئے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ آگے آنے والی مسلم شریف کی روایت اور دیگر روایات میں یہ وضاحت ہے کہ خروج دجال روم یعنی ویٹی کن سٹی کی فتح کے بعد ہو گا۔ مذکورہ حدیث میں اجمال ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی خبر ایک خطرناک جنگ کے بارے میں ہو گی۔ یہ وہ جنگ بھی ہو سکتی ہے جو قسطنطنیہ کی فتح کے لئے لڑی جائے گی۔

فائدہ ❻ : اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ جب مسلمان دجال کی خبر سنیں گے تو جو کچھ مالِ غنیمت وغیرہ انکے پاس ہو گا وہ سب پھینک دینگے۔ اس بارے میں نعیم ابن حماد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی جس میں یہ تاکید ہے کہ "نبی ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے اس وقت وہاں ہو تو اپنے پاس سے کچھ بھی نہ پھینکے، اس لئے کہ اس کے بعد والی جنگوں میں یہ ساز و سامان تمہارے لئے قوت ہو گا۔ (ج:۱،ص:۴۲۱)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان کا بیان

امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اترینگے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے۔ (کنز العمال ۱۱/۱۶۲، الفتن نعیم ابن حماد)

فائدہ: یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کے علاوہ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ ہوگا لہذا ابلیسی قوتیں کہاں برداشت کریں گی، سوان کے مقابلے کیلئے تمام کفر جمع ہو جائیگا۔ لیکن جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کوئی ان کا راستہ نہ روک سکے گا۔

عن أبي هريرةؓ مرفوعاً اذا أقبلت الرّايات السّود من قبل المشرق فلا يردّها شيء حتى تنصب بايليا ء.[1] (مسند احمد: ۸۷۶۰، ترمذی: ۲۲۶۹،)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی حتی کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کر دیے جائیں گے۔

فائدہ ❶: آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آمو تک پھیلی ہوئیں تھیں، اس کی تفصیل ہم آگے بیان کرینگے۔

اس وقت افغانستان میں وہ لشکر منظم ہو رہا ہے، باوجود ہر کوشش کے دجالی قوتیں اسکو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ مجاہدین ان پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین (القائدہ) کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔ (واللہ اعلم)

ایسا لگتا ہے جیسے یہودی ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ حالانکہ آقائے مدنی ﷺ نے یہ احادیث امت مسلمہ کے لیے بیان فرمائیں تھیں کہ ان مشکل حالات میں ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ بندی کرے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو اِن حدیثوں کو سمجھ کر اس وقت افغانستان کے پہاڑوں کو اپنا مرکز بنا رہے ہیں۔ اس حدیث میں ان مجاہدین کے لئے خوشخبری ہے کہ دجالی قوتیں اس خطہ پر آگ برسا کر آگ کے سمندر میں کیوں نہ تبدیل کر دیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب اس لشکر کو ضرور منظّم فرمائیگا جو تاریخ کے دھاروں کو اور دنیا کے نقشے کو تبدیل کر کے رکھ دے گا۔

یہ حدیث بہارِ نو کی نوید ہے ان اہل دل کے لئے جو مجاہدین کی شکستہ حالی دیکھ کر مایوسیوں

[1] یہ روایت ضعیف ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صحراؤں میں کھو گئے تھے ....کہ اب مایوس نہ ہوں بلکہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں، فتح جن کا مقدر بنا دی گئی ہے....یہ خوشخبری ہے ان بوڑھوں کے لئے جنکے بازو گن نہیں اٹھا سکتے لیکن فاتحین ہندوستان و بیت المقدس کی ضروریات تو پوری کر سکتے ہیں...یہ امید کا جزیرہ ہے ان ماؤں بہنوں کے لئے... جو مجاہدین کو افغانستان سے پسپا ہوتا دیکھ کر اور شبرغان سے کیوبا تک مظالم کی داستانیں سن سن کر رنج والم کے سمندر میں غوطہ زن تھیں کہ ابن قاسم و طارق کی بہنو!.....اب خوش ہو جاؤ اور ماتم چھوڑو کہ اب ہندوؤں اور یہودیوں کے گھروں میں ماتم شروع ہوا چاہتا ہے۔اے ماؤں! اب بچوں کو اس آخری معرکہ کے لئے بنا سجا کر روانہ کرو کہ دولہوں کی بارات دہلی و بیت المقدس کی جانب روانہ ہونے والی ہے ....شہنائیاں بجنے والی ہیں اور وہ دیکھو .....میرے عزیز از جان ....جو ہم سے پہلے سروں پر شہادت کا سہرہ سجا کر اپنی دلہنوں کیساتھ ہمارے استقبال کی تیاریوں میں لگے ہیں۔ ہاں بہنو! بھائیوں کو دولہا بنانے کا وقت آ گیا ہے۔اس خوشی کے موقع پر.... چہروں پر اداسی نہیں بلکہ مسکراہٹیں ہونی چاہئیں......آنکھوں میں آنسو نہیں بلکہ فتح کی چمک ہونی چاہیے کہ اب ہماری باری ہے ۔

یہ اللہ والے دنیا کے فرعونوں کو.......قبرستان پر جھنڈے گاڑھ کر خوشی کے نعرے لگانے والوں کو......بتائینگے کہ فتح کیا ہوتی ہے؟ جنگ کس کو کہتے ہیں؟ اور انصاف کس کو کہا جاتا ہے؟

فائدہ ❷ : اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس لشکر کو کوئی نہیں روک سکے گا تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ انکے راستے میں رکاوٹیں نہیں آئیں گی، بلکہ رکاوٹیں تو بہت ہونگی لیکن یہ ساری رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچیں گے۔

افغانستان میں دجالی قوتیں اپنی تمام تر قوت مجاہدین کے خلاف استعمال کر چکی ہیں اور اب انکے پاس اس سے زیادہ استعمال کرنے کو کچھ اور نہیں بچا، طالبان حکومت پر حملوں کے وقت امریکی طیارے طالبان کے لئے بہت بڑا مسئلہ تھے۔کیونکہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے انکے پاس کوئی چیز نہیں تھی لیکن طالبان کی پسپائی کے بعد اب ان طیاروں کا کوئی مسئلہ ہی نہیں رہا، اب طالبان امریکی فوج پر ایک سے ایک کاری ضرب لگاتے ہیں انکے کیمپوں پر دھاوا بول کر زندہ امریکیوں کو گرفتار کر لیتے ہیں، انکا مالِ غنیمت اٹھاتے ہیں اور اس تمام کاروائی کے دوران امریکہ کی ناقابلِ تسخیر سمجھی جانی والی فضائی قوت اپنی قوت پر صرف آنسو ہی بہا سکتی ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی، فرعونِ وقت کی یہ فضائی طاقت فضاء میں چنگھاڑ رہی ہوتی ہے اور نیچے مجاہدین

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی سورماؤں کو جنگ کا مطلب سمجھا رہے ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے امریکی طیارے اب ان چند مجاہدین کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔اگر ان پر بمباری کی بھی جائے تو اسکا کوئی فائدہ امریکہ کو نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہی ہوتا ہے البتہ جب امریکی ہیلی کاپٹر پہنچ جاتے ہیں اس وقت مجاہدین واپسی شروع کرتے ہیں اور مجاہدین اپنی قوتِ ایمانی،توکل اور فرشتوں کی مدد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی مادی قوت کی جدید ٹیکنالوجی کے سامنے سے گذرتے چلے جاتے ہیں۔

اگر چہ ابھی تک مجاہدین کے پاس ہیلی کاپٹر کے لئے کوئی مؤثر توڑ نہیں ہے لیکن انشاء اللہ جلد اسکا بھی انتظام ہو جائیگا۔لہٰذا جب مجاہدین فاتح بن کر واپس آتے ہیں تو امریکی ہیلی کاپٹر انکا پیچھا کرتے ہیں لیکن اللہ اپنے ان محبوب بندوں کو فرشتوں کے پروں میں چھپا لیتا ہے اور باوجود صرف چند میٹر اوپر ہونے کے ہیلی کاپٹر مجاہدین کو دیکھ نہیں پاتے۔

مجاہدین اور دجالی فوج کے مورال کی بات کی جائے تو مجاہدین کے حوصلوں کا یہ عالم ہے کہ وہ امریکی کیمپوں پر حملے کر رہے ہیں اور باقاعدہ انکو فتح کرتے ہیں اور مالِ غنیمت لیکر آتے ہیں،اور اس عزم کے ساتھ جاتے ہیں کہ امریکیوں کو زندہ گرفتار کر کے لائینگے۔

جبکہ دوسری جانب امریکی سورماؤں کی حالت یہ ہے کہ ایک حملے کے دوران ایک مجاہد امریکی فوجی کے اتنے قریب پہنچ کر ان کے کیمپ کی باڑ کاٹنے لگا کہ دونوں ایک دوسرے سے صرف دس میٹر کے فاصلے پر تھے،لیکن اس امریکی بہادر کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اپنی انگلی ٹریگر تک لیجا کر اس مجاہد پر فائر کر دیتا،بلکہ عالم یہ تھا کہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شمالی فوجی کو زبان سے بھی نہیں کہہ پارہا تھا.....اس امریکی شیر کی گھگھی بندھی ہوئی تھی.....جی ہاں.....یہ اسی ریوڑ کا شیر تھا جو صرف بے سہاروں اور نہتوں پر نشانے فائر کرتے ہیں،یہ انھیں فوجیوں کا ساتھی تھا جو عراق میں میری باحیاء اور باپردہ بہنوں پر نشانہ لیکر فائر کر کے خود کو دنیا کا بہادر فوجی سمجھتے ہیں،یہ وہی کاغذی ہیرو ہیں جنکی دھاڑیں اور دھمکیاں ان معصوم بچوں کے لئے ہوتی ہیں جنکے ہاتھ ابھی گن تو کیا پھول بھی اٹھانے کے قابل نہیں ہوئے۔ابو غریب جیل میں بے بسوں پر بہادری دکھانا تو آسان ہے فلموں اور اخبارات کے ذریعے ہیرو بننے میں کیا مشکل ہوتی ہے،لیکن اللہ کے شیروں سے مقابلہ کوئی فلمی کہانی نہیں ہوتی یہاں اصلی گولیاں چلتی ہیں جو لگنے کے بعد بہت تکلیف دیتی ہیں۔اسی طرح جب مجاہدین کسی امریکی قافلے پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ فوجی یا تو گاڑیوں کے اندر ہی زندہ جل جاتے ہیں یا زخمی ہو کر اپنی قضا ئیہ کا انتظار کرتے ہیں،ان میں اتنی بھی مردانہ غیرت نہیں ہوتی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مردوں سے مقابلہ ہے تو تھوڑا گاڑیوں سے باہر آ کر دو دو ہاتھ کریں۔

عن الزهری قال تُقبِلُ الرّایاتُ السُّودُ مِنَ المشرقِ یَقُودُهُمْ رِجالٌ کالبُخْتِ المُجَلّلةِ أصحابُ شُعورٍ أنسابُهم القُریٰ وأسمائُهم الکُنیٰ یَفتَتِحُونَ مدینةَ دِمَشْقَ تُرفَعُ عنهم الرحمةُ ثلاثَ ساعاتٍ . (رواہ نعیم بن حماد فی الفتن عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ج:۱،ص:۲۰۴)

ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کالے جھنڈے مشرق سے آئیں گے جنکی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہونگے بالوں والے ہونگے، انکے نسب دیہاتی ہونگے اور انکے نام کنیت (سے مشہور) ہونگے، وہ دمشق شہر کو فتح کریں گے تین گھنٹے رحمت ان سے دور رہے گی۔

فائدہ ❶: اس روایت میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں۔
① انکے لباس ڈھیلے ڈھالے ہونگے ② بالوں والے ہونگے ③ انکے نسب دیہاتی ہونگے ④ وہ اپنے اصل ناموں کے بجائے کنیت (Surname) سے مشہور ہونگے۔ اہلِ علم حضرات کو چاہئے کہ وہ نورِ نبوت کی روشنی میں ان تمام نشانیوں کے حامل افراد کو تلاش کرتے رہیں۔

فائدہ ❷: مذکورہ روایت میں ہے کہ اس لشکر والوں سے تین ساعت کے لئے رحمت کو اٹھا لیا جائیگا۔ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش اور امتحان کے طور پر ہوگا تا کہ اللہ اپنے وعدوں پر سچا یقین رکھنے والوں کو پرکھ لے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے اور پیلے جھنڈے مغرب سے آئینگے حتی کہ انکے مابین مرکز شام یعنی دمشق میں مقابلہ ہوگا تو مصیبت وہیں ہے۔ (الفتن نعیم ابن حماد)

عَنْ هِلالِ بْنِ عَمْرٍو قال سَمِعْتُ علیاً یقول قال النّبیُّ ﷺ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهرِ یُقالُ لَهُ الحارِثُ حَرّاثٌ علیٰ مُقَدّمَتِه رَجُلٌ یُقالُ لَهُ منصورٌ یُوَطِّیٴُ أو یُمَکِّنُ لآلِ مُحمّدٍ کَما مَکَّنَتْ قُرَیشٌ لِرَسولِ اللهِ ﷺ وَجَبَ علیٰ کُلِّ مُؤمِنٍ نَصرُهُ أو قال إجابَتُهُ. (ابوداؤد:۴۲۹۰)

ترجمہ: ہلال ابن عمرو نے فرمایا میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا اسے حارث حراث (کسان) کہا جاتا ہوگا۔ اسکے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمة الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا۔ جو آلِ محمد کے لئے (خلافت کے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کریگا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش نے ٹھکانہ دیا تھا، سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے، یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔

فائدہ: ماوراء النہر دریائے آمو کے اس پار وسط ایشیائی (Central Asia) ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے، جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں یا تو یہ لشکر چیچنیا ازبکستان وغیرہ ہی سے حضرت مہدی کی حمایت کیلئے جائے گا یا پھر یہ حارث نامی مجاہد اس لشکر کے ساتھ ہونگے جسکا ذکر گزشتہ خراسان والی حدیث میں آیا ہے۔ (واللہ اعلم)

واضح رہے کہ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے برسرپیکار مجاہدین میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے جنھوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی کاروائیوں میں ایسی ہمت وشجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب ساتھی بھی انکی ہمت و بہادری کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز طالبان کی پسپائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المومنین (حفظہ اللہ) نے ازبک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی۔ یہ بھی امکان ہے کہ افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔ اللہ نے اس قوم کو بہت نوازا ہے۔ علامہ ابوالحسن علی ندویؒ نے انکے بارے میں لکھا ہے کہ سوویت یونین کی ستر سالہ بدترین غلامی کے باوجود اپنا ایمان بچانا یہ ترک قوم کا ہی طرّہ امتیاز ہے ورنہ کوئی اور قوم ہوتی تو شاید اس غلامی میں اپنا ایمان نہ بچا پاتی۔

عن ثوبانؓ قال قال رسولُ اللہِ ﷺ اذا رأیتُم الرَّایاتِ السُّودَ قد جاءَ تْ مِن قِبَلِ خُراسانَ فائتُوھا فَاِنَّ فِیھا خَلِیفَةَ اللہِ المَھدِی.[1] (مسند احمد، ج:۵، ص:۲۷۷، وکنز العمال ۱۴/ ۲۶۴، مشکوٰۃ، باب اشراط الساعۃ، فصل ثانی)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب تم دیکھو کالے جھنڈے خراسان کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا۔ کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے۔

فائدہ:۔ اللہ کے رسول ﷺ امت کو پہلے ہی حکم فرما رہے ہیں کہ اس لشکر میں شامل ہو جانا۔ آخرت کے بڑے سودے کی خاطر دنیا کے چھوٹے سودے کو قربان کر کے کامیاب تاجر ہونے کا ثبوت دینا، دیکھنا ماں کی ممتا، رفیقِ حیات کے آنسو یا پھر.... جگر کے ٹکڑوں کے چہرے ...کہیں

[1] مسند احمد کی سند ضعیف ہے۔ جبکہ اسی مفہوم کی روایت حاکمؒ نے شیخین کی شرط پر روایت کی ہے۔ اور امام ذہبیؒ نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اور میرے پیارے جانثار صحابہؓ کی محبت کے راستے میں رکاوٹ بن کر نہ کھڑے ہو جائیں، شہروں کے اجالوں کی چکا چوندھ کہیں تمہیں پہاڑوں کے اندھیروں میں جانے سے نہ روک دے، گارے اور مٹی کے گھر کو مسمار ہونے سے بچانے کے لئے اپنے آخرت کے محلوں کو تباہ نہ کر لینا، جیل کی کال کوٹھریوں سے ڈر کر دجالی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکا دینا، کیونکہ قبر سے بڑی اور خطرناک کال کوٹھری کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بھی ہو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا اس لشکر میں شامل ہو جانا حتی کہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر برف پر گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو بھی اس لشکر میں ضرور شامل ہو جانا۔

اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس میں مہدی ہونگے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مہدی کی ہی ہوگی، اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائے گی، اور اس کے معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرتِ مہدی خود بھی اس جماعت میں ہوں، لیکن اس وقت تک لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم نہ ہو اور بعد میں حرم شریف پہنچ کر ان کا ظہور ہو۔ واللہ اعلم

فائدہ ۲: برف پر چلنا بہت مشکل ہوا کرتا ہے جب دن میں سورج پڑتا ہے تو آنکھوں میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے دہکتے انگارے بھر دیئے ہوں اور اگر زیادہ دیر برف میں چلا جائے تو پاؤں جلنے کا خطرہ ہو جاتا ہے اور برف کا جلا آگ کے جلے سے کئی گناہ اذیت ناک ہوتا ہے اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ایمان کو بچانے کے لئے برف پر بھی چل کر آنا پڑے تو ضرور آنا۔

عن عبد الله قال بَيْنَمَا نَحْنُ عندَ رَسولِ اللهِ ﷺ إذ أقبَلَ فِتيَةٌ مِن بَنِي هَاشم فَلَمّا رَأهُم النّبِيُّ ﷺ اِغْرَورَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيّرَ لَوْنُهُ قال فَقُلتُ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئاً نَكْرَهُهُ فَقَالَ اِنّ اَهْلَ بَيْتٍ اِخْتَارَ اللهُ لَنَا الآخِرَةَ عَلَى الدّنْيَا وَاِنّ اَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقُونَ بَعْدِي بَلاءً وَتَشْرِيداً وَتَطْرِيداً حَتّى يَأتِيَ قَومٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ فَيَسْئَلُونَ الْخَيْرَ فَلا يُعْطُونَهُ فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطُونَ مَا سَألُوا فَلا يَقْبَلُونَهُ حَتّى يَدْفَعُوهَا اِلَى رَجُلٍ مِنْ أهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَؤُهَا قِسْطاً كَمَا مَلَؤُهَا جَوْراً فَمَنْ أدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأتِهِم وَلَو حَبْواً عَلَى الثَّلْج . [1] (سنن ابن ماجہ، ج:۲، ص:۱۳۶۶)

ترجمہ: حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما

1 وفی اسناده یزید بن أبی زیاد وهو سيء الحفظ اختلط فی آخر عمره وكان يقلد لفلوس (المنار المنیف ج:۱ص:۱۵۰) البتہ حاکمؒ نے اسکو مستدرک میں عمر بن قیس عن الحکم عن ابراہیم کے طریق سے روایت کیا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے۔جن کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا۔حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم آپکے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اہلِ بیت کے لئے اللہ نے دنیا کے مقابلے آخرت کو پسند کیا ہے۔اور یقیناً میرے بعد اہلِ بیت کو آزمائشوں، جلاوطنی اور بے بسی کا سامنا ہوگا۔یہاں تک کہ مشرق سے کچھ (مجاہدین) لوگ آئینگے جنکے جھنڈے کالے ہونگے چنانچہ وہ (مجاہدین) امارت کا سوال کرینگے لیکن یہ (بنو ہاشم) انکو امارت نہیں دینگے،سو وہ جنگ کرینگے اور انکی مدد کی جائیگی (اور وہ مجاہدین جیت جائینگے) پھر (بنو ہاشم) انکو امارت دینگے لیکن اب وہ اسکو قبول نہیں کرینگے اور میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو امارت دیدینگے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیگا جیسے پہلے وہ ناانصافی سے بھری ہوئی تھی۔تو تم میں سے جو بھی اس وقت موجود ہو ان (مجاہدین) کے ساتھ شامل ہوجائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔

فائدہ: مجاہدین کی فتح سے پہلے جس امارت کے سوال کا ذکر ہے وہ اس وقت بھی واضح ہے کہ اگر انصاف اور دیانت داری سے فیصلہ کیا جائے کہ اس وقت عالمِ اسلام اور خصوصاً عالمِ عرب کی امارت کا حقدار کون ہے؟

عالمِ عرب کی امارت کا حقدار کون؟

کون ہے جو اپنی جان دیکر آج اسلام کی کشتی کو اس بھنور سے نکال سکے؟ وہ کون دل والے ہیں جو امت کے درد میں رات دن تڑپتے رہتے ہیں؟ وہ کون دیوانے ہیں جنھوں نے فلسطین کے بچوں کی سسکیوں پر، عراق کے بوڑھوں کی فریاد کے لئے، بیت اللہ کی حرمت کی خاطر، کشمیر کی بیٹیوں کی عزت کے لئے، افغان کی غیرت کی خاطر اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کردیا؟ اپنے دلوں میں رونقوں اور ہنگاموں کی چتا جلا کر انکو امتِ محمدیہ ﷺ کے درد سے آباد کرلیا؟ اپنی ماؤں اور بہنوں کو خون کے آنسو رلا کر تمام امت کی ماؤں بہنوں کے آنسوؤں کو سمیٹنے کے لئے پہاڑوں کی جانب نکل کھڑے ہوئے؟ وہ کون تھے جنھوں نے آقائے مدنی ﷺ کے شہر کو آقا کے دشمنوں سے بچانے کی خاطر اپنے شہروں کو چھوڑ دیا؟ اے اہلِ دانش! ذرا بتاؤ تو سہی وہ کون ہیں جنھوں نے اپنی تمام خوشیوں کو آگ لگا کر امت کے غموں کو اپنے دل میں سمیٹ لیا؟ جنھوں نے اپنی جوانی کے ارمانوں کو جلایا، محبتوں کا خون کیا، مستقبل کے سپنوں کو قوم کی نظر کردیا، اپنی خواہشات کو ان چراغوں میں جلادیا جو اس تاریک دور میں عالمِ اسلام کیلئے روشنی کی آخری کرن بنے ہوئے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، بھلا سوچو تو سہی وہ کون ہیں؟
کیا عرب حکمران؟ جنکے دلوں میں فلسطینی معصوم بچوں سے زیادہ یہودیوں کی محبت بھری ہے؟ جو عراق کے مجبور بوڑھوں کو گلے لگانے کے بجائے انکے قاتلوں کے گلوں میں صلیب لٹکاتے ہیں؟ کیا وہ دانشور طبقہ جو ایک کافر کے مرنے پر تو تڑپ اٹھتا ہے لیکن مسلمانوں کی چیخیں ان پر کوئی اثر نہیں کرتیں؟

تیری اس سادگی پر کون نہ مرجائے فراز

مجاہدین بھارت کو فتح کرینگے

عَن ثوبانَ مولی رسولِ اللہ قال قال رسولُ اللہِ ﷺ عِصابَتانِ مِن أمّتی أحرَزَهما اللہُ مِنَ النّارِ عِصابَۃٌ تغزُوُ الهِندَ وَعِصابَۃٌ تکونُ مَعَ عیسیٰ بنِ مریمَ علیهما السلام. (سنن النسائی المجتبیٰ، ج:٦،ص:٤٢)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ (نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ ایک وہ جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔ (نسائی کتاب الجہاد و مسند احمد)

عن أبی هریرةؓ قال وَعَدَنا رسولُ اللہِ ﷺ غَزوَۃَ الهندِ فإنْ أدرَکتُها أُنفِقُ فیها نفسی ومالی فإنْ أُقتَل کنتُ مِنْ أفضلِ الشُّهَداءِ وإن أرجِع فأنا ابو هریرة المُحرَّر. (سنن النسائی المجتبیٰ، ج:٦،ص:٤٢)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان سے جہاد کا وعدہ فرمایا (حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ) اگر اس جہاد کو میں نے پالیا تو میں اپنی جان و مال اس (جہاد) میں قربان کردونگا، چنانچہ اگر میں شہید ہوگیا تو میں افضل شہداء میں سے ہونگا، اور اگر واپس آ گیا تو جہنم سے آزاد ابو ہریرہ ہونگا۔

عن النبی ﷺ قال یَغزُوُ قَومٌ مِنْ أمّتِی الْهِندَ یَفتَحُ اللہُ عَلَیهِم حتیٰ یَاتُوا بِمُلُوکِ الْهِندِ مَغلُولِینَ فِی السّلاسِلِ فَیَغفِرُ اللہُ لَهُم ذُنُوبَهُم فَینصَرِفُونَ اِلَی الشّامِ فَیَجِدُونَ عیسی بْنَ مَریَمَ عَلَیهِ السّلامُ بالشّامِ. (الفتن نعیم بن حماد، ج:١،ص:٤١٠)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ہندوستان کے خلاف جنگ کرینگے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ انکو فتح عطا فرمائیگا، چنانچہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائینگے اللہ تعالیٰ انکے گناہوں کو معاف فرمادیگا، پھر وہ شام کی جانب جائینگے تو شام میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائینگے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کریگا جس کو اللہ تعالیٰ فتح دیگا، چنانچہ یہ لشکر ہند کے حکمرانوں کو زنجیروں اور ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لائیگا۔ اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادیگا۔ پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم کو پائینگے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ نے فرمایا اگر میں نے اس جہاد (ہند) کو پالیا تو میں اپنی تمام نئی اور پرانی ملکیت فروخت کردونگا (اور بیچ کر) ہندوستان سے جہاد کرونگا۔ سو جب اللہ ہمیں فتح دیدے گا اور ہم واپس آئیں گے تو میں (جہنم سے) آزاد ابو ہریرہ ہونگا اور وہ (ابو ہریرہ) شام آئے گا تو وہاں عیسیٰ ابن مریمؑ کو پائے گا، چنانچہ میں (ابو ہریرہ) ان (عیسیٰ ابن مریمؑ) سے قریب ہونے کے لئے انتہائی بے قرار ہونگا، میں ان کو خبر دونگا کہ یا رسول اللہ (عیسی ابن مریمؑ) میں آپ کے ساتھ شامل ہوگیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ (حضرت ابو ہریرہ کی) اس بات پر نبی کریم ﷺ مسکرائے اور ہنسے پھر فرمایا بہت دور بہت دور۔ [1] (الفتن نعیم بن حماد، ج:۱، ص:۴۰۹)

فائدہ ❶: ہندوستان کے خلاف جہاد کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان مجاہدین کی فضیلت اس جماعت کے ساتھ بتائی گئی ہے جو عیسیٰ بن مریمؑ کے ساتھ ملکر دجال سے جہاد کرے گی۔ یہ آپ ﷺ نے غالباً اس لئے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارے مجاہدین حضرت مہدی کے ساتھ جہاد کے شوق میں عرب میں جمع ہو جائیں اور ہندوستان سے غافل ہو جائیں۔ حالانکہ ہندوستان سے جہاد بھی اسی مشن کا حصہ ہے جس کے لئے حضرت مہدی جہاد کر رہے ہونگے سو مجاہدین ہند کی بھی وہی فضیلت بتائی گئی جو دوسری جماعت کی ہوگی۔ پھر ساتھ ساتھ یہ خوشخبری بھی دی گئی کہ ہندوستان فتح کرکے آنے والوں کو یہ ملال بھی نہ رہے کہ انھیں حضرت مہدی یا عیسی ابن مریمؑ کے ساتھ جہاد کا موقع نہ مل سکا اسلیئے فرمایا کہ واپس آکر وہ عیسی ابن مریمؑ کو پالیں گے۔

ان احادیث میں ہندوستان کا اسلام کے لئے خطرناک ہونا بھی بتایا گیا ہے اور دجال کیساتھ اسکے اتحاد (Alliance) کی طرف اشارہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اسکی فضیلت ایسی ہے جیسے خود دجال سے جنگ کرنے والوں کی، نظریاتی اور تاریخی اعتبار سے یہودیوں کا سب سے

[1] اس کی سند ضعیف ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکا دوست ہندوستان ہے نیز جنوبی ایشاء کو کنٹرول کرنے کیلئے ہندوستان کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اس وقت انکا مکمل زور بھارت کو مضبوط کرنے پر ہے۔اس کے علاوہ اس خطہ میں وہ جگہ بھی ہے جہاں سے دجال کے خلاف ایک لشکر نکلے گا جو حضرت مہدی کی حمایت کریگا بلکہ انکو مضبوط کریگا۔اسلئے اس وقت سے پہلے ہی یہودی بھارت کو نا قابل تسخیر (Undefeatable) بنانا چاہتے ہیں اور ہراس قوت کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں جو بھارت کیلئے خطرہ پیدا کر سکے۔

پاکستان پر مسلسل دباؤ اور بھارت کی مکمل حمایت کو اسی تناظر (Perception) میں دیکھنا چاہئے۔ جہادِ کشمیر کا خاتمہ، پاکستان میں مجاہدین پر پابندیاں، قبائل اور افغانستان میں مکمل مجاہدین کے گرد گھیرا تنگ کیا جانا۔کیا ان سب کو دیکھ کر اب بھی نہیں لگتا کہ ہمارا دشمن ان حدیثوں پر ہم سے پہلے عمل درآمد شروع کر چکا ہے اور ہم ہیں کہ ابھی فرصت ہی نہیں۔

لیکن ان سب حالات کو دیکھ کر نبی ﷺ کی احادیث پر ایمان رکھنے والوں کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انھیں پہلے سے زیادہ اپنے کام میں جوش وجذبہ اور نئے جنون کے ساتھ لگ جانا چاہئے۔یہود و ہنود کے سیاسی پنڈت جو چاہیں اہلِ حق کو ختم کرنے کے لئے چالبازیاں اور امن مذاکرات کی چالیں چلتے رہیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب آسمانوں میں اپنی تدبیریں فرما رہا ہے اور یہود و ہنود کی یہی چالیں ان پر الٹنے والی ہیں جن سے مجاہدین کے لئے نئے راستے نکلنے والے ہیں،صرف اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی استقامت کا امتحان لینا چاہتا ہے۔

فائدہ ❷ : نیز ہندوستان کے جہاد میں مال خرچ کرنے کی اتنی فضیلت ہے کہ حضرتِ ابوہریرہؓ فرمارہے ہیں کہ میں اس جہاد میں اپنی ساری نئی اور پرانی جائداد فروخت کردونگا۔

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدَسِ جَيْشاً اِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا وَيَأْخُذُ كُنُوزَهَا فَيَجْعَلُهُ حِلْيَةً لِبَيْتِ الْمَقْدَسِ وَيَقْدِمُوا عَلَى مُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ يُقِيمُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ فِي الْهِنْدِ اِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ.[1] (الفتن نعیم بن حماد، ج:ا،ص:۴۰۲)

ترجمہ: حضرتِ کعبؓ نے فرمایا بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا چنانچہ وہ لشکر ہندوستان فتح کریگا،اور اسکے خزانے حاصل کریگا۔تو وہ بادشاہ اس خزانے سے بیت المقدس کو آراستہ کریگا اور وہ (مجاہدین) ہندوستان کے بادشاہوں کو قیدی بنا کر لائیں گے۔یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے آنے تک قیام کریگا۔

۱ اس کی سند ضعیف ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❶: جہاد کے مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ دہلی کے لال قلعے پر اسلام کے جھنڈے گاڑھنے کی باتیں دیوانے کے خواب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حالانکہ اس روایت میں بھی اور گذشتہ روایات میں بھی آپ نے پڑھا کہ یہ کوئی دیوانے کا خواب نہیں بلکہ وہ حقیقت ہے جس کا نبی آخرالزماں ﷺ نے مجاہدین سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور جو وعدہ ہمارے نبی صادق ﷺ نے فرمادیا وہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا، بھلے ہی بھارت کتنا ہی طاقتور ہوجائے، وہ کتنی ہی عسکری تیاریاں کرتا رہے، رحمۃ للعالمین ﷺ کا رب وہ دن ضرور لائے گا جب لال قلعے پر اسلام کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔

ان احادیث میں یہ ذکر ہے کہ بیت المقدس میں موجود امیر یا حاکم ہندوستان کی جانب لشکر روانہ کریگا۔ اگر ہم تاریخ میں دیکھیں تو ابھی تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بیت المقدس سے کوئی لشکر ہندستان فتح کرنے کے لئے آیا ہو۔ چنانچہ یہ پیشن گوئی ابھی پوری ہونا باقی ہے۔ بیت المقدس سے آنے والے لشکر میں تمام مجاہدین شامل ہوسکتے ہیں۔ جہادِ کشمیر میں قربانیوں کا جو اتنا طویل تسلسل ہے، انشاء اللہ یہ رائیگاں نہیں جائے گا، بلکہ انشاء اللہ یہی سلسلہ اس فتح تک پہنچے گا۔

فائدہ ❷: آج کل بھارت کی معاشی حالت بڑی مستحکم ہوتی جارہی ہے، اور دنیا کی دولت بھارت کی جانب کھنچی چلی آرہی ہے۔ اس حدیث میں مسلمانوں کو اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو خوشخبری ہے کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ساری دولت مالِ غنیمت میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والوں کو ہی ملنے والی ہے۔

فائدہ ❸: یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے آنے تک قیام کرے گا کیونکہ دجال کے آنے کے بعد کفر واسلام کے درمیان دوبارہ جنگوں کا آغاز ہوجائے گا۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد

یہاں چند گذارشات مجاہدین سے کرنا ضروری ہے۔ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں، کچھ مجاہدین ہندوستان کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں تو کچھ افغانستان میں امریکہ کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ اسی طرح چیچنیا، فلسطین عراق اور دیگر خطوں میں مجاہدین مصروف ہیں۔ اگر غزوہ ہند والی حدیث اور خراسان والی حدیث کو سامنے رکھا جائے، تو خراسان کے مجاہدین اور کشمیر اور ہندستان کے مجاہدین کا آپس میں بہت گہرا تعلق بنتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں مجاہدین کو اس تعلق کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقتی حالات اور حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کی مخالفت کرنا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کردیں، اور اس طرح ہماری توانائیاں کافروں کے بجائے آپس میں ہی خرچ ہونا شروع ہوجائیں، ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ جس خطے میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں انکا مقصد کیا ہے؟ اگر جانیں دینے والوں کا مقصد اسلام کی سربلندی ہے تو پھر کسی کی باہری امداد کی وجہ سے اس شرعی جہاد کو غیر شرعی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ہاں البتہ اگر کوئی خامی کسی تحریک میں پائی جاتی ہو تو اسے سب مجاہدین کومل کرختم کرنا چاہئے، نہ کہ اس کو بنیاد بنا کر اسکے خلاف پروپیگنڈہ۔

اگر ہم صرف اس وجہ سے جہادِ کشمیر کو غیر شرعی قرار دینا شروع کردیں کہ وہاں حکومت کی امداد ہے تو پھر جہاد کے مخالفین کو ہم دنیا میں چلنے والے کسی بھی جہاد کے بارے میں مطمئن نہیں کرسکتے۔ اگر کل تک جہادِ کشمیر اس لئے فرض تھا کہ وہاں امت کی بیٹیوں کی عصمت لٹتی تھی، ماؤں کے لال سنگینوں پر اچھالے جاتے تھے، بہنوں کی چادروں کو پامال کیا جاتا تھا، ایک مسلم سرزمین پر کافر قبضہ کر بیٹھے تھے، تو یہ تمام شرائط آج بھی وہاں موجود ہیں، بلکہ اب تو اسکے خطرات پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہیں، اور ''باہری امداد'' بند ہونے کے بعد تو وہ اور زیادہ مظلوم ہوجائیں گے، تو پھر آج جہادِ کشمیر کس طرح غیر شرعی ہوسکتا ہے؟

جس جہاد کی جو فضیلت آپ ﷺ نے بیان فرمائی وہ ایک اٹل حقیقت ہے، اور ہمارے ایک دوسرے کو برا کہنے یا اس میں خامیاں نکالنے سے اخلاص کے ساتھ جہاد کرنے والوں کی فضیلت کم نہیں ہوجائے گی، ہاں البتہ ہم خود اپنا ہی نقصان کرینگے کہ جس وقت دنیا کی تمام اسلامی تحریکوں کو متحد کرنے کی ضرورت تھی تو ہم خود ہی ان میں تفریق کی بنیاد ڈال رہے تھے، اس وقت شہداء کے رب کو یہ بات ہرگز پسند نہیں ہوگی کہ جہاد کے راہی پھر وہی غلطیاں دہرانا شروع کردیں جو ماضی میں ان سے ہوتی رہی ہیں۔

اس وقت اگر حکومت اپنی پالیسی تبدیل کر رہی ہے اور مجاہدین کشمیر بے سروسامانی کے عالم میں دنیا کے ایک بڑے کفر سے برسرِ پیکار ہیں، تو اس نازک وقت میں انھیں اپنے ساتھیوں سے ہمدردی اور دعاؤں کی توقع ہے، نہ کہ طعن و تشنیع اور الزام تراشیوں کی۔ ہم خود کو مجاہد بھی سمجھیں اور اپنے ساتھیوں کے جہاد کو غیر شرعی بھی کہیں تو پھر غیروں میں اور اپنوں میں کیا فرق رہ جائے گا؟

نیز ان دونوں تحریکوں میں فرق کرنا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہے، کیونکہ ہم جس خطہ میں ہیں وہاں بھارت کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک ہم اپنی ترجیحات ہی متعین نہیں کرسکے، کہ ہمارے جہاد کا مقصد کیا ہے؟ اس وقت خواہ خراسان کا لشکر ہو یا مجاہدین کشمیر کا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں شامل اکثر مجاہدین کو پہلے بھارت فتح کرنا پڑیگا اسکے بعد آخری دشمن یہودیوں سے نمٹنے کے لئے جانا ہے، یہودی اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں ،جسکی وجہ سے انھوں نے بھارت کو انتہائی مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے، سو آپ کتنا بھی بھارت سے درگذر کرنا چاہیں اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا کردیگا کہ آپکو ہندوستان کا رخ کرنا ہی ہوگا۔ کیا مجاہدین نے کبھی سوچا ہے کہ کیا وجہ ہوئی کہ آپ غزوہ ہند والی حدیث کو بھول گئے جس میں اس جہاد کو افضل جہاد قرار دیا گیا ہے؟ مجاہدین کو اس وقت ہر قسم کے تعصب سے بچنا ہے، خواہ وہ لسانی تعصب ہو یا علاقائی، ماضی میں جو خامیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں ان میں غور کر کے ان سے دامن چھڑانا چاہئے، اور اسلام کو ہر جماعت اور ہر پرچم پر مقدم رکھنا چاہئے۔ بلکہ حالات کو سمجھتے ہوئے سب کو ایک پرچم تلے متحد ہونا چاہئے ،اور پرانی رنجشوں ،کدورتوں اور اختلافات کو بھلا کر یکسوئی کے ساتھ جہاد کو پروان چڑھانا چاہئے۔ جس جہاد کو قرآن سمجھانا چاہتا ہے اس جہاد کو لیکر آگے بڑھنا ہے، ورنہ خیال رہے کہ اللہ کی ذات بہت بے نیاز ہے، اسکو ایسے بندے پسند ہیں جن میں عاجزی، تواضع ،اور اخلاص ہو۔ اور دنیا میں تحریکیں بھی وہی پنپتی ہیں جنکا نصب العین واضح ہو۔

ہندوستان کے بارے میں پیشین گوئیاں

صوبہ سرحد اور قبائل کے بارے میں شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشن گوئیاں بھی ہیں جو یقیناً اہل ایمان کے لئے دلی تسلّی اور تقویت کا باعث ہونگی۔ ان پیشن گوئیوں کو شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب ''الاربعین'' میں بھی نقل فرمایا ہے۔ یہ پیشن گوئیاں فارسی میں اشعار کی شکل میں ہیں۔ اگر چہ پیشن گوئیاں کوئی قطعی یقین نہیں دیتیں البتہ ان میں سے کئی اشعار کی احادیث سے بھی تائید ہوتی ہے۔ یہاں ہم انکا ترجمہ پیش کررہے ہیں۔ فرمایا: ''اچانک مسلمانوں کے درمیان ایک شور برپا ہوگا اور اسکے بعد وہ کافروں (بھارت) سے ایک بہادرانہ جنگ کرینگے پھر محرم کا مہینہ آئیگا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار دیدیگا اور وہ مسلح ہوکر جارحانہ اقدام کرینگے پھر حبیب اللہ نامی ایک شخص جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا، اللہ کی مدد کیساتھ اپنی تلوار میان سے نکالے گا۔

''صوبہ سرحد کے بہادر غازیوں کے لشکر سے زمین مرقد کی طرح لرز اٹھے گی لوگ دیوانہ وار جہاد کیلئے آگے بڑھیں گے اور راتوں رات ٹڈیوں اور چیونٹیوں کی طرح حملہ کرینگے یہاں تک کہ افغانی قوم فتح حاصل کرلے گی۔ جنگل پہاڑ اور دشت و دریا سے قبائل تیزی کے ساتھ ہر طرف سے آتشیں اسلحہ لئے ہوئے سیلاب کے مانند اٹڈ پڑینگے۔ پنجاب، دہلی، کشمیر، دکن اور

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جموں کو اللہ کی غیبی مدد سے فتح کر لینگے۔دین اور ایمان کے تمام بدخواہ مارے جائینگے اور تمام ہندوستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہو جائیگا۔ ہندوستان کی طرح یورپ کی بھی قسمت خراب ہو جائیگی اور تیسری جنگِ عظیم چھڑ جائیگی۔" یہ جنگ وجدال چند سال تک سمندر اور میدان میں وحشیانہ طور سے جاری رہے گی۔ بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کر دینگے آخر کار ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بن جائینگے۔اچانک موسمِ حج میں حضرت مہدی خروج فرمائینگے۔

فائدہ:عقل پاک بھارت مذاکرات پر حیران ہے کہ یہ کیسے مذاکرات ہیں جس میں پاکستان ہی ساری قربانی دے رہا ہے جبکہ بھارت کی مکاری کا یہ عالم ہے کہ پاکستان کے دریاؤں کا پانی بند کر کے پوری قوم کو جیتے جی مارنا چاہتا ہے۔

عقل کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد

صوبہ سرحد اور قبائل

اللہ تعالیٰ جب اپنے دین کو مضبوط کرنے اور کفر پر غالب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کام کے لئے اس کی رحمت ہر فرد اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوتی ہے۔ جو فرد یا قوم اللہ کی رحمت کو لینے میں ذرا بھی پس و پیش سے کام لیتی ہے تو یہ رحمت دوسرے علاقے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

اس اہم ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے اللہ رب العزت کے ہاں کچھ اصول ہوا کرتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يا ايها الذين آمنوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنكُم عَنْ دِينِهِ فَسوف يَاتِي اللهُ بِقومٍ يُحِبُّهُم وَ يُحِبُّونَهُ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤمِنِينَ اَعِزَّةٍ عَلَى الكَافِرِينَ يُجاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَخَافُونَ لَومَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُوتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

ترجمہ:اے ایمان والو!تم میں سے جو دین (جہاد) سے منہ موڑ جائے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہونگے ،وہ مسلمانوں کے لئے بہت نرم اور کافروں کے لئے انتہائی سخت ہونگے ،(ان کی شان یہ ہوگی کہ) وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرینگے ،اور (جہاد کے بارے میں) ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروانہیں کرینگے۔اور یہ تو اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے فرماتا ہے۔

خلافتِ عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد نصف صدی سے زائد تک اللہ کی رحمت خلافت کے قائم کرنے

رعایتی قیمت -/115 روپے
19736
محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مختلف شخصیات اور مختلف قوموں کی طرف متوجہ ہوتی رہی کہ خلافت قائم کر کے اسلام کو کہیں ٹھکانہ مل جائے۔ یہ رحمت کبھی مسلمانانِ ہند کی طرف متوجہ ہوئی، تو کبھی پاکستان کی طرف آئی، کبھی مصر کی تاریخی علمی درسگاہوں کا دروازہ کھٹکھٹایا، تو کبھی حجاز کے ہُدی خوانوں کے پاس گئی۔ غرض رحمتِ الٰہی ہر طبقے اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوئی، لیکن تمام وسائل علمی درسگاہیں، اور جدید حالات سے آگاہی کے باوجود بھی اسلام کو کہیں ٹھکانہ نہ مل سکا۔ اور ایک ہی جواب آیا کہ ان منہ زور آندھیوں میں ہم تو خود کو نہیں سنبھال سکتے۔

پھر اسلام ایک سیدھے سادھے افغانی کے پاس آیا اور کہا کہ نصف صدی بیتی مجھے ''غریب'' بنے ہوئے لیکن ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے کوئی ٹھکانہ دینے کو تیار نہیں۔ یہ سن کر، افغانی نے اپنی چادر کاندھے پر سنبھالتے ہوئے کہا ''اگر چہ میرے پاس ان بوسیدہ کپڑوں اور اس چادر کے سوا کچھ نہیں لیکن میں جس حال میں بھی رہونگا تجھ کو تنہا نہیں چھوڑونگا یہاں تک کہ میری جان میرے جسم کو خیر باد کہہ جائے۔

پھر کیا تھا کائنات کا رب تو بس ایسے ہی سادہ لوگوں اور ایسی ہی سادہ باتوں کو پسند کرتا ہے۔ سو پسند کرلیا۔ پھر ایمان والے بھی ان کو پسند کرنے لگے، اور ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کا امام، اور قافلہ محمد یہ ﷺ کا (سردار، سربراہ) اس قوم کو بنادیا گیا۔

ان اللہ والوں کے خلاف اسلام سے بغض رکھنے والوں کی زبانیں کتنی ہی لمبی ہوجائیں، جو ہم نے کہا وہ دوپہر میں چمکتے سورج کی طرح اٹل حقیقت ہے۔ اور عربی کی ایک کہاوت ہے لَوْمُ الْخُفّاشِ لاَ یَضُرُّ الشَّمْسَ وَعُوَاءُ الْکَلْبِ لاَ یُظْلِمُ الْبَدرَ یعنی سورج کو چمگادڑوں کے گالیاں دینے سے اس کو گہن نہیں لگا کرتا، اور چودھویں رات کے چاند پر کتوں کے بھونکنے سے چاند کا نور ماند نہیں پڑجاتا۔

قومِ افغان بھی امتِ مسلمہ کے لئے سورج اور چاند ہے۔ قندھار کے افق سے نمودار ہونے والے اس چاند نے اندھیری رات کے مسافروں کو راستوں سے روشناس کرایا، اس چاند کی چاندنی نے ایک ارب بیس کروڑ انسانوں کے خاموش سمندر میں مدوجزر پیدا کیا، یہ چاند کل بھی چمکا اور آج بھی ہر اس انسان کے دل میں چمکتا ہے جو نبی ﷺ کے دین سے محبت رکھتا ہے۔ اس چاند کو ابھی بھی گہن نہیں لگا، بلکہ یہ انشاء اللہ کل دہلی کے لال قلعہ پر اپنے نور کی برسات کرتا ہوا، آگرہ کے تاج محل کو، چودھویں کی چاندنی رات میں توحید کا غسل کرائے گا اور اسی چاندوسورج کی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنوں سے قبلہ اول پر پڑنے والے منحوس سائے ہمیشہ کے لئے چھٹ جائیں گے۔ کفر کے خوف سے ٹھٹھرتی اس امت کی رگوں میں اس سورج کی کرنوں سے حرارت پیدا ہوگی۔

لہٰذا خونِ مسلم سے روشن چراغوں کو، دجالی میڈیا کی پھونکوں سے نہیں بجھایا جاسکتا اور کسی کے تسلیم نہ کرنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہوجایا کرتی، حقیقت یہی ہے جو آنکھوں سے نظر آرہی ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کردیتا ہے۔

اس قوم کے اندر وہ تمام چیزیں پائی گئیں جو اللہ کے انتخاب کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ جن میں غیرتِ دینی، حمیّتِ ایمانی، اہلِ قباء کی طرح طہارت، مہمان نوازی، اسلامی شعائر سے بے انتہا محبت، مضبوط معاشرتی نظام، جدید جاہلی تہذیب کے اثرات سے پاک رہنا وغیرہ شامل ہیں۔

غافل لوگ خوش ہوتے ہیں ... طالبان ختم ہوگئے، ڈنڈے کے زور پر بننے والی تمہاری اسلامی حکومت مٹ گئی، لیکن اہلِ دل جانتے ہیں کہ طالبان ختم نہیں ہوئے بلکہ وہ آج بھی ایمان والوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی ایمان والے گھر میں دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھ طالبان کے لئے دعا کئے بغیر گر جاتے ہوں۔ یہ میری جذباتیت یا عقیدت نہیں بلکہ زندہ حقیقت ہے۔ حکومت ختم ہوجانے کے بعد بھی مسلمانوں میں ان کی محبت کا یہ عالم ہے کہ جب طالبان امریکیوں کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے جاتے ہیں، تو جیسے ہی پہلے فائر کی آواز مقامی لوگوں کے گھروں میں پہنچتی ہے تو کوئی ماں یا بہن سب سے پہلے دوڑ کر چولہے پر چائے کا بڑا دیگچہ چڑھا دیتی ہے، وہ سمجھ جاتی ہے کہ کفر و اسلام کے آخری معرکہ کے سپاہی، تھکے ہارے اسی راستے سے واپس آئیں گے تو وہ اللہ والوں کو چائے پلا کر اپنا بھی نام ان میں لکھوالے گی۔ یہ کسی ایک گھر کی کہانی نہیں بلکہ حملے کی جگہ سے پیچھے مرکز تک ہر گھر میں اس رات شادی کا سا سماں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کن معرکہ میں بھی اس قوم کا بڑا حصہ رکھا ہے۔ اور اس وقت جہاد کی میزبانی اس خطے میں پختونوں کے حصہ میں آئی ہے۔ لہٰذا ان پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اول جہاد کے علم کو بلند رکھنا اور خود کو ان تمام بیماریوں سے دور رکھنا جن سے فاتح قومیں متاثر ہوجایا کرتی ہیں۔ اور دوسرا اس علم کے پیچھے چلنے والے تمام قافلے کو متحد و منظّم رکھنا۔

انسانی نفسیات کا مطالعہ کرنے والے یہودی دماغ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں صوبہ سرحد کے مسلمان یہود و ہنود کے عزائم کے راستے میں سب سے بڑی دیوار ہیں۔ لہٰذا اس دیوار کو گرانے یا کمزور کرنے کے لئے بھارت و اسرائیل کی جانب سے بہت تیزی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کام جاری ہے۔ اسلئے صوبہ سرحد کے اندر مساجد کے کردار کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

افغان کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو

جنگِ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ

عن مکحول قال قال رسول اللہ ﷺ للناس ثلاثۃ معاقل فمعقلھم من الملحمۃ الکبریٰ التی تکون بعمق أنطاکیۃ دمشق ومعقلھم من الدجال ببیت المقدس ومعقلھم من یاجوج وماجوج طور سیناء۔ (السنن الواردۃ فی الفتن ورواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء، ج:۶،ص:۱۴۶)

ترجمہ: حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں (مسلمانوں) کے لئے تین پناہ گاہیں ہیں، جنگِ عظیم جو کہ عمق انطاکیہ میں ہوگی، اس میں پناہ گاہِ دمشق ہے، دجال کے خلاف پناہ گاہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج کے خلاف پناہ گاہ طور پہاڑ ہے۔

فائدہ ❶: یہ روایت مرسل ہے لیکن ابونعیم نے اس کو محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ بنت رسول ﷺ کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ ❷: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ الملحمۃ الکبری (جنگِ عظیم) "عمق" میں ہوگی۔ یہ وہی عمق (یا اعماق) ہے جو حلب کے قریب ہے۔

عن عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ ﷺ بین الملحمۃ وفتح القسطنطنیۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ۔ (ابن ماجہ، ج:۲،ص:۱۳۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن بُسر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنگِ عظیم اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح میں چھ سال کا عرصہ لگے گا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

فائدہ: جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے بارے میں دو روایتیں آئی ہیں، ایک میں جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ مہینے کی مدت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں یہ مدت چھ سال بیان کی گئی ہے۔ سند کے اعتبار سے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں چھ سال والی روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ❶

---

۱ فتح الباری ج:۶،ص:۲۷۸ حاشیہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ملا علی قاریؒ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے ''جنگ عظیم اور خروجِ دجال میں سات سال زیادہ صحیح ہے بمقابلہ سات مہینے کے یعنی جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔[1]

قال نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ قال رَسولُ اللهِ ﷺ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفتحها اللهُ ثُمَّ تغزون الرّومَ فيفتحها الله ثم تغزون الدجالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ.

(مسلم، ج:۴، ص:۲۲۲۵، صحیح ابن حبان:۶۶۷۲)

ترجمہ: حضرت نافع ابن عتبہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ (میرے بعد) جزیرۃ العرب میں جنگ کروگے، سو اللہ تعالیٰ اس کو (تمہارے ہاتھوں) فتح کرائے گا پھر تم فارس کی مملکت سے جنگ کروگے، تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھی) فتح کرائے گا، پھر تم روم کی مملکت سے جنگ کروگے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح کرائے گا، اور پھر تم دجال سے جنگ کروگے اللہ اس پر تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔

فائدہ ❶: اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے مکمل تاریخ اسلام بیان فرمائی ہے، جزیرۃ العرب اور فارس (عراق اور ایران) حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت تک فتح ہو چکے تھے۔ جہاں تک روم کی فتح کا تعلق ہے تو رومی سلطنت (Roman empire) 395 عیسوی میں رومن بادشاہ تھیوڈوسس (Theodosius) کے مرنے کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہوگئی تھی، ایک حصہ مشرقی روم جسکا دار الحکومت قسطنطنیہ (استنبول) بنا، رومی سلطنت کا یہ حصہ بازنطینی (Byzintine) سلطنت کے نام سے مشہور ہوا اور دوسرا حصہ مغربی روم جس کا دار الحکومت موجودہ اٹلی کا شہر ''روم'' بنا۔

لہٰذا اگر حدیث میں فتح روم سے مشرقی حصہ مراد لیا جائے تو یہ خلافتِ عثمانیہ کے سلطان فاتح محمدؒ کے ہاتھوں 1453 میں فتح ہو چکا ہے اور اگر اس سے مکمل رومی سلطنت کی فتح مراد ہے تو وہ ابھی باقی ہے اور جلد انشاء اللہ مکمل ہوگی۔

فائدہ ❷: اس حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ یہ فتوحات جنگ کے نتیجے میں ہونگی۔ اور اللہ تعالیٰ مجاہدین کے ذریعے یہ فتوحات کرائے گا۔ لہٰذا ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے جو آپ ﷺ نے بیان فرمایا: کہ کفر کو شکست جہاد کے ذریعے ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی لہٰذا کسی کا یہ کہنا کہ کفر نے کبھی مسلمانوں سے شکست نہیں کھائی تمام تاریخ اسلام کا تو انکار ہے ہی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں، نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہ اکرامؓ

[1] عون المعبود ج:۱۱، ص:۲۷۲

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بے شمار جانوں کی قربانی کا بھی مذاق اڑاتا ہے۔سو جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہو اس کو ایسے ملحدانہ جملے کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

مجاہدین کے نعروں سے قسطنطنیہ کا فتح ہونا

عن أبي هريرةؓ أنّ النبيﷺ قالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جانِبٌ مِنها فِي البَرِّ وَجانِبٌ مِنها فِي البَحرِ قالوا نَعم يا رسولَ اللهِ قالَ لاتَقومُ السّاعةُ حتىٰ يَغْزُوَها سَبعونَ ألفاً مِن بَنِي إِسحاقَ فإذا جاؤُوها نَزَلوا فَلَمْ يُقاتِلوا بِسِلاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قالوا لا إِلٰهَ إلاّ اللهُ وَاللهُ أكبرُ فَيَسْقُطُ أحَدُ جانِبَيْها قال ثورٌ لا أعْلَمُه إلاّ قال الّذي فِي البَحرِ ثُمّ يَقولوا الثّانيةَ لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخرُ ثم يقولوا الثّالثةَ لا اله الا الله والله اكبر فَيُفَرَّجُ لَهم فَيَدْخُلوها فَيَغنموا فبينما هُم يَقْتَسِمون المَغانِمَ إذْ جائَهُم الصَّرِيخُ فقال إنّ الدجالَ قَد خَرَجَ فَيَترُكونَ كلَّ شَيءٍ وَيَرجِعُون. (مسلم، ج:۴،ص:۲۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریمﷺ نے (صحابہ سے) پوچھا کیا تم نے کسی ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف جنگل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ آپﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں سے ستّر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ نہیں کر لینگے۔ چنانچہ حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں سے وہ لوگ (جنگ کے ارادے سے) اس شہر میں آئینگے، تو اس شہر کے باہر (نواحی علاقے میں) پڑاؤ ڈالینگے۔ (اور شہر کا محاصرہ کر لینگے) لیکن وہ لوگ شہر والوں سے ہتھیاروں کے ذریعے جنگ نہیں کرینگے اور نہ انکی طرف تیر پھینکیں گے بلکہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کرینگے اور شہر کی دو طرف کی دیواروں میں سے ایک دیوار گر پڑیگی۔ (اس موقع پر) حدیث کے راوی ثور ابن یزیدؒ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا۔ اس کے بعد حضورﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: کہ پھر وہ لوگ دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگائینگے تو شہر کی دوسری جانب والی دیوار بھی گر پڑے گی۔ اسکے بعد وہ لوگ تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کرینگے تو انکے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ کشادہ ہوجائیگا اور وہ شہر میں داخل ہوجائینگے۔ پھر وہ مالِ غنیمت جمع کرینگے، اور اس مالِ غنیمت کو آپس میں تقسیم کر رہے ہونگے کہ اچانک یہ آواز آئے گی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دجال نکل

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا ہے۔ چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (دجال سے لڑنے کے لئے) واپس لوٹ آئینگے۔ (مسلم)

فائدہ: یہاں جس شہر کا ذکر ہے اس سے مراد قسطنطنیہ ہے۔ سابقہ ایڈیشن میں اس شہر سے مراد ویٹیکن سٹی لکھا گیا تھا جو غلط ہے۔ البتہ ویٹیکن کے بارے میں بھی ایسی ہی روایت موجود ہے۔

جن احادیث میں شہروں کے دروازوں اور دیواروں کا ذکر ہے تو دیواروں سے مراد حقیقی دیوار بھی ہوسکتی ہے اور اس کے معنیٰ یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ دیوار سے مراد اس شہر کا دفاعی نظام ہو۔ اسی طرح دروازوں سے مراد اس شہر میں داخل ہونے والے راستے بھی ہوسکتے ہیں۔

کیا ان جنگوں میں اسرائیل تباہ ہو جائے گا؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دجال سے پہلے ہونے والی جنگوں میں اس خطہ میں موجود متحدہ دشمنوں کو مکمل طور پر شکست ہو جائے گی؟ اگر مکمل شکست ہوگی تو اسرائیل رہے گا یا ختم ہو جائیگا؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو احادیث میں غور کرنے کے بعد یہ بات زیادہ مناسب لگتی ہے کہ اس خطہ میں موجود دشمن مکمل طور پر شکست کھا جائے گا۔ کیونکہ صحیح احادیث میں یہ آیا ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں مکمل امن وامان اور خوشحالی ہوگی۔ اور یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ جب دشمن ان علاقوں سے بھاگ جائے۔ نیز فتح قسطنطنیہ اور فتح روم والی حدیثیں بھی اس بات کی تائید کر رہی ہیں کہ عرب کے خطے میں موجود دشمن شکست کھا جائے گا۔ اب رہا اسرائیل کا مسئلہ تو یہ واضح ہے کہ جب کافروں کی متحدہ فوجوں کو مار پڑے گی تو اس میں اسرائیل کی قوت بھی ختم ہو جائے گی۔

دجال کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا۔ [1] ممکن ہے جب کفر کو واضح شکست ہو جائے تب دجال غصہ کی حالت میں نکلے اور شکست خوردہ کفر یہ طاقتیں دوبارہ اس کے ساتھ اکٹھا ہو جائیں گی۔ یہاں ہم خود یہود کی کتابوں سے مختصر حوالے پیش کر رہے ہیں جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کی ناپاکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسرائیل کو تباہ و برباد کر دے گا۔

اگرچہ یہود ان آیات میں تاویلیں کرتے ہیں۔ اسرائیل میں واپسی کے جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں اس دن کے بارے میں خود انکی کتابوں میں بڑا عجیب وغریب نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن یہودی اپنی فطری چالبازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکو غلط معنیٰ پہنا کر لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ انکی کتاب ایزاخیل میں ہے:

1 حضرتِ حفصہؓ نبی کریم سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا۔ مسند احمد ج:۶ ص:۲۸۳

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پھر اللہ کہتا ہے کہ کیونکہ تم لوگ میرے نزدیک کھوٹے سکے ثابت ہوئے ہو، اسلئے تمہیں یروشلم میں جمع کرونگا جیسے لوگ سونا، چاندی، ٹن، لوہا اور کانسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں، اسی طرح میں بھی تمہیں غصے اور غضب کے درمیان جمع کرونگا، اور پھر تمہیں پگھلا دونگا، میں تم پر اپنے غضب کی آگ بھڑکا دونگا اور تم اس میں پگھل جاؤ گے پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر اپنا غضب نازل کیا ہے۔'' (22:19-22)

انکی کتاب جرمیاہ (jermiah) میں اس سے بھی سخت تنبیہ آئی ہے:

''انکی تباہی اور سزا کے اعلان کے بعد، جس کے بعد انکی لاشیں کھلے آسمان تلے ڈالدی جائینگی، جہاں گدھ اور کیڑے مکوڑے ان کو کھا لینگے حتی کہ انکے بادشاہوں اور لیڈروں کی ہڈیاں بھی گل جائینگی، اور زمین پر کوڑے کرکٹ کی طرح پھیل جائینگی۔ (8:3)

یہودی اپنے یروشلم میں جمع ہونے کو اپنی آزادی اور فتح کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ انکی کتابوں کے مطابق یہ دن انکی تباہی اور بربادی کا دن ہوگا۔ اور اسرائیل کے موجودہ حالات بھی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انکا اسرائیل میں آباد ہونا انکی بربادی کا سبب ہے۔ آئے دن کتنے یہودی اسرائیل کی سڑکوں پر کتے بلیوں کی طرح مردار ہوتے نظر آتے ہیں۔ وہ یہودی جو تمام دنیا سے بڑی امیدیں اور بہت تکبر و نخوت کے ساتھ اسرائیل آئے تھے آج انکے خوابوں کی زمین ہی انکے لئے زندہ قبرستان ثابت ہو رہی ہے۔

ان کی کتاب 'یرمیا' میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔ ''درختوں کو کاٹ دو اور یروشلم کے خلاف ایک قلعہ بناؤ۔ یہ وہ شہر ہے جسے سزا دی جائے گی۔ اس کے اندر ظلم بھرا ہوا ہے، جیسے کہ کسی چشمے سے پانی ابل رہا ہو اسی طرح سے اس کے اندر سے ظلم ابل رہا ہے۔ اس میں سے تشدد اور نافرمانیوں کی آوازیں آرہی ہیں اور مجھ (خدا) کے سامنے زخموں اور دکھوں کی مسلسل کراہیں آرہی ہیں''۔

''اے صیہون کی بیٹی! لو دیکھو شمال کی جانب سے ایک قوم اٹھ رہی ہے۔ اسی طرح زمین کے آخری حصے سے بھی ایک قوم اٹھائی جائے گی۔ ان کے پاس تیر اور کمان ہوں گے۔ یہ لوگ رحم سے عاری ہیں۔ ان کی آوازوں میں سمندر کی دھاڑ ہے۔ گھوڑوں پر سوار یہ دوڑ رہے ہیں جیسے کہ وہ تمہارے خلاف لڑنے آرہے ہوں۔''

انکی کتاب زیفے نیاہ (Zephaniah) میں ہے:

''تم لوگ خود کو اکٹھا کرو۔ ہاں، اکٹھا کرو خود کو تم لوگ اے اللہ کے ناپسندیدہ انسانوں! قبل

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکے کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے یا دن بھوسے کی طرح گزر جائے یا اللہ کا غضب تم پر نازل ہو جائے یا قبل اسکے کہ اللہ کے غضب کا دن تمہارے سامنے آ جائے"۔

اس ناپاک قوم کے بارے میں آخری اقتباس ایزاخیل سے پیش کیا جا رہا ہے تا کہ یہودیوں کی غلامی کرنے والوں کو پتہ لگے کہ انکے آقا کتنی "معزز" اور مہذب قوم ہیں۔ایزاخیل میں ہے: "تم لوگوں نے میری مقدس چیزوں کو خراب اور میرے بہت سے احکامات کو روندا ہے۔تیرے اندر ہی وہ لوگ ہیں جو خون بہانے کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔تیرے اندر ہی رہ کر وہ قحبہ خانے (Pub) چلاتے ہیں۔تیرے اندر ہی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے باپوں کی شرم و حیا والی جگہوں کو کھولتے ہیں۔تیرے ہی اندر کے لوگ حائضہ عورتوں سے لطف اٹھاتے ہیں۔کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے،کوئی اسکی بہن سے بدکاری کرتا ہے،کوئی دوسرا اسکی سالی سے ملوث ہوتا ہے۔اور کوئی اپنے باپ کی بیٹی (یعنی) اپنی بہن کے ساتھ زنا کرتا ہے۔وہ سود لیتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں۔انکے مذہبی رہنماؤں نے میری ہدایات پر ملمع کاری کی ہے۔وہ اس عمل کے ساتھ لوگوں کو غلط ہدایات جاری کرتے ہیں اور انکے لئے میرے نام پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔وہ کہتے ہیں یہی خدا کا فرمان ہے حالانکہ اللہ نے کبھی ایسا فرمان جاری نہیں کیا۔"[1] (ایزاخیل: 22:1-19)

قرآن کریم میں ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ. (اے بنی اسرائیل) تو جب ان دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آئیگا تو ہم تم پر اپنے ایسے جنگجو بندے بھیجیں گے سو وہ بستیوں میں گھس جائینگے۔ان جنگجوؤں کی یہی صفات اُس حدیث میں بیان کی گئیں ہیں جو خراسان سے لشکر آئیگا۔اور کافروں سے قتال کریگا۔

کافروں کے جدید بحری بیڑے

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سمندر کے کسی جزیرے میں ایک قوم ہے جو نصرانیت کی علمبردار ہے،ہر سال وہ ایک ہزار جہاز تیار کرتے ہیں،اور (جہاز تیار کرنے کے بعد) کہتے ہیں کہ اللہ چاہے نہ چاہے تم ان جہازوں پر سوار ہو جاؤ،راوی کہتے ہیں کہ جب وہ سمندر میں انکو ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجتا ہے جو انکے جہازوں کو تباہ کر دیتی ہے،راوی کہتے ہیں کہ وہ بار بار جہاز بناتے ہیں (اور یہی سلسلہ ہوتا ہے) تو جب اللہ تعالیٰ یہ معاملہ مکمل فرمانا چاہیگا تو ایسے

1 دی ڈے آف ریتھ (The Day of Wrath) از ڈاکٹر سفر الحوالی کے اردو ترجمے "یوم الغضب"

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاز بنائے جائینگے کہ اس سے پہلے کبھی سمندر میں ایسے جہاز نہیں چلے ہونگے، پھر یہ لوگ کہیں گے، انشاءاللہ تم سوار ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائینگے۔ وہ قسطنطنیہ سے گذریں گے فرمایا کہ قسطنطنیہ والے ان سے خوف زدہ ہو جائینگے، وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ تو یہ کہیں گے کہ ہم نصرانیت کے علمبردار لوگ ہیں اس قوم کی طرف ہم جا رہے ہیں جس نے ہمیں ہمارے آباؤ اجداد کے ملک سے نکالا ہے، کعبؓ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ والے اپنے جہازوں سے انکی مدد کرینگے، آگے فرمایا کہ پھر یہ "عکا" کی بندرگاہ پر آئینگے اور وہاں کشتیوں کو نکال کر جلا دینگے، اور کہیں گے یہ ہماری اور ہمارے باپ داداؤں کی سرزمین ہے۔ حضرت کعبؓ نے فرمایا اس وقت امیر المؤمنین بیت المقدس میں ہونگے، چنانچہ (امیر) مصر والوں سے، عراق والوں سے اور یمن والوں سے امداد طلب کرنے کے لئے قاصد بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد مصر والوں کا یہ پیغام لیکر آئیگا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سمندر والے لوگ ہیں (یعنی ہماری سرحدیں سمندر میں ہیں) اور سمندر سرکش ہے (یعنی طاقت ور دشمن سمندر میں آیا ہوا ہے) سو اہلِ مصر انکی (امیر کی) مدد نہیں کرینگے، انکا قاصد اہلِ عراق کا جواب لیکر آئیگا اور کہے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سمندر والے ہیں اور سمندر سرکش ہے، لہٰذا وہ بھی امداد نہیں کرینگے۔ راوی کہتے ہیں کہ یمن والے اپنی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئینگے اور انکی مدد کرینگے۔ حضرت کعبؓ نے آگے بیان کیا کہ اس خبر کو چھپایا جائیگا، راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد "حمص" (Hims شام کا مشہور شہر) سے گذریگا۔ وہاں صورتِ حال یہ ہوگی کہ حمص میں موجود عجمی لوگوں نے (یعنی کافروں نے۔ راقم) وہاں کے مسلمانوں کو تنگ کر رکھا ہوگا، اس بات کی خبر یہ قاصد مسلمانوں کے امیر کو دیگا، وہ کہیں گے کہ اب ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، حالانکہ ہر شہر میں مسلمانوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ حمص والوں کی جانب بڑھیں گے چنانچہ ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی اونٹوں کی دم پکڑ کر بیٹھ جائینگے (یعنی جہاد میں نہیں جائینگے) اور لوگوں میں شامل ہو جائینگے، اور ایسی گم نام سرزمین میں مرینگے (جہاں انکی کسی کو خیر خبر بھی نہ ہوگی)۔ آگے فرمایا کہ نہ تو یہ اپنے گھر والوں کے ہی پاس جاسکیں گے اور نہ ہی جنت دیکھ سکیں گے۔ (اور باقی) ایک تہائی فاتح ہونگے۔ پھر لبنان کے پہاڑ میں کافروں کا پیچھا کرتے ہوئے خلیج تک پہنچ جائینگے۔ اور امارت ان ہی کے سپرد ہو جائے گی جو لوگوں کے امیر تھے۔ جھنڈا اٹھانے والا جھنڈا اٹھائیگا، اور جھنڈے کو گاڑھ دیگا، اور صبح کی نماز کا وضو کرنے کے لئے پانی کے پاس آئے گا، راوی کہتے ہیں پانی ان سے دور چلا جائیگا، وہ اس

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پانی) کے پیچھے جائینگے تو وہ اور دور چلا جائیگا، چنانچہ جب وہ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو اپنا جھنڈا اٹھائینگے اور پانی کا پیچھا کرتے کرتے اس کنارے کو پار کر جائینگے۔ (وہاں پہنچ کر) پھر جھنڈا گاڑھ دینگے، پھر اعلان کرینگے کہ اے لوگو اس خلیج کو پار کر جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہارے لئے سمندر کو اسی طرح پھاڑ کر راستہ بنادیا ہے جیسے بنی اسرائیل کے لئے کیا تھا۔ چنانچہ لوگ سمندر پار کر جائینگے۔ (السنن الواردۃ فی الفتن، ج:٦،ص:١١٣٦)

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ نُعیم ابن حماد نے اپنی ''الفتن'' میں بھی نقل کی ہے۔

فائدہ ❶: جب پہلی بار مسلمانوں کے امیر سے پانی دور جائیگا تو وہ وضو کرنے کے لئے اسکے پیچھے جائینگے پھر دور جائیگا پھر پیچھے جائینگے، اس طرح کافی دور تک پانی کے پیچھے جائیں گے، لیکن سمجھ نہیں پائینگے کہ یہ کیوں دور جارہا ہے۔ اسطرح جب ایک کنارہ پار کر جائینگے تو پھر سمجھ جائینگے کہ یہ تو اللہ نے سمندر میں انکے لئے راستہ بنادیا ہے۔ چنانچہ وہ لوگوں کو بتائینگے اور تمام لوگ سمندر پار کر جائینگے۔

فائدہ ❷: جنگِ خلیج (1991) کے وقت امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے بحری بیڑے جس انداز میں دنیا کے سامنے آئے۔ اس سے پہلے ایسے بحری جہاز کبھی سمندر کی پشت پر نظر نہیں آئے تھے۔ البتہ اس بات کا کچھ علم نہیں کہ یہ انکی پہلی کوشش تھی یا اس سے پہلے بھی یہ کفار بحری بیڑے بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور وہ تباہ ہوئے ہوں؟

اہلِ مغرب میں یہ خوبی ہے کہ وہ ناکامیوں پر دل برداشتہ ہو کر بیٹھ نہیں جاتے بلکہ ان سے سبق حاصل کرتے ہیں اور پھر دوبارہ اپنے مقصد کو پورا کرنے میں ڈٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کی ان اچھی عادات کو یوں بیان فرمایا ہے'' مستورد قرشی نے حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کے سامنے فرمایا کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب رومیوں (اہلِ مغرب) کی اکثریت ہوگی، اس پر عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ مستورد قرشی نے کہا میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے۔ پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ ابن العاص نے (پھر) کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو (یہ بھی سن لو کہ) انھیں میں یہ چار عادات بھی ہیں ① فتنے کے وقت وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار ہوتے ہیں۔ ② اور کسی مصیبت کے بعد (دوسروں کے مقابلے) بہت جلد سنبھلنے والے ہوتے ہیں۔ ③ بھاگ جانے کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوتے ہیں۔ ④ اور وہ مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے بہت خیر خواہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔اور پانچویں بہترین خوبی ان کی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہوتے ہیں۔(مسلم، ج:۴، ص:۲۲۲۲/التاریخ الکبیر، ج:۸، ص:۱۶)

اس لئے کوئی بعید نہیں کہ وہ کئی سالوں سے بحری بیڑے بنا رہے ہوں اور ہر بار اللہ تعالیٰ انکے بیڑے تباہ کردیتا ہو، چونکہ میڈیا انکے ہاتھ میں ہے لہٰذا ان کی مرضی کے بغیر کوئی خبر کم ہی باہر آتی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے ہاتھوں اس طاقت ورکفر کو تباہ کرانے کا ارادہ کیا تو انکو جزیرۃ العرب میں لے آیا اور عالمی کفر اپنی قوت اور بحری بیڑوں کے ساتھ اتراتا ہوا آیا ہے۔

اس بحری بیڑے میں ابراہیم لنکن نامی جہاز بھی ہے۔ یہ طیارہ بردار (Air Craft Carrier) جہاز ہے۔یہ پانی پر تیرتا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔اس جہاز کی لمبائی 1108 فٹ اور چوڑائی 257 فٹ ہے۔اس میں 5,500 افراد کی رہائش کے لئے کوارٹر بنے ہوئے ہیں۔جو تین مہینے تک اس میں بغیر کسی باہر کی مدد کے رہ سکتے ہیں۔اس جہاز کا اپنا ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن ہے۔اپنا ڈاکخانہ اور دو باربر شاپ ہیں۔اس میں دو نیوکلیئرری ایکٹر بھی ہیں۔اس میں 80 جنگی طیارے ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔اور ایک منٹ میں چار طیارے حملے کے لئے پرواز کرسکتے ہیں۔جہاں تک سمندر کے جزیروں کا تعلق ہے، جہاں کے لوگ نصرانیت کے علمبردار ہیں، تو اس میں اس وقت سرِ فہرست امریکہ و برطانیہ ہیں۔ان کے جزیروں میں کتنے ہی جزیرے ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں باہر کی دنیا کو ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی۔ اسکے علاوہ بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) میں کتنے ہی گمنام جزائر ہیں جہاں کفر کی خفیہ سرگرمیاں جاری ہیں اور دنیا والوں کو کچھ پتہ بھی نہیں لگ پاتا۔اسی طرح کے ایک علاقے کے بارے میں یہاں مختصر بیان کرینگے جو قارئین کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔

برمودا تکون (Bermuda Trianlge)

یہ علاقہ بحر اوقیانوس میں کیوبا سے پہلے پورٹی ریکو (Porti richo) کے قریب ہے۔ اس کے بارے میں آج تک عجیب وغریب باتیں سننے میں آتی رہی ہیں، لیکن باوجود بہت سی تحقیقات کے ابھی تک کوئی بھی تحقیق مکمل طور پر منظرِ عام پر نہیں لائی گئی ہے۔اس بات سے ہی اس علاقے کی پراسراریت کا پتہ چلتا ہے۔اب تک یہاں بے شمار جہاز غائب ہوچکے ہیں، جب ان کا پتہ لگانے کے لئے طیارے اس علاقے کے اوپر پہنچے تو طیارے بھی غائب ہوگئے۔ ہر غائب ہونے والے جہاز کی داستان سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا واقعہ جو باہر کی دنیا کے سامنے آیا وہ 1874 میں غائب ہونے والا پہلا جہاز تھا۔اس میں موجود تین سو سے زیادہ افراد مع کیپٹن کے لاپتہ ہو گئے اور جہاز بغیر کیپٹن کے بحفاظت ساحل پر پایا گیا۔ایک مرتبہ جہاز کے تمام مسافر ساحل پر دیوانگی کے عالم میں پائے گئے اور انکا جہاز اس علاقے میں غائب ہو گیا، مسافروں کے بقول جہاز جب اس علاقے میں پہنچا تو ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا پھر اسکے بعد انھیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کس طرح ساحل پر پہنچے۔اس طرح ہوائی جہازوں کے ساتھ بھی حیران کن واقعات پیش آتے رہے ہیں، ہر واقعہ کے بعد تحقیقاتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں لیکن کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ کو منظرِ عام پر نہیں آنے دیا گیا بلکہ دنیا کی توجہ حقائق سے ہٹانے کے لئے عالمی دھوکہ بازوں نے افسانہ نگاروں کے ذریعے ایسی دیو مالائی (Mythical) کہانیاں بیان کرائیں کہ دنیا اسکی دیو مالائیت میں ہی گم ہو کر رہ گئی، اور اس طرح ابلیس کے چیلوں نے حقائق کو دنیا سے چھپائے رکھا۔اس علاقے کے بارے میں ایک بات مشترکہ طور پر کی جاتی ہے کہ اکثر اس جگہ پانی کے اندر سے آگ نکلتی اور پھر پانی میں آگ داخل ہوتی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ابلیسی قوتوں کی خفیہ سرگرمیوں اور عالمی مکاروں کی مکاریوں کا جائزہ لیا جائے تو اس بات کے کافی شواہد ملتے ہیں کہ یہ علاقہ عالمی کفریہ قوتوں کا کوئی خفیہ ٹھکانہ ہے جہاں رہ کر وہ اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس اپنا تخت سمندر میں بچھاتا ہے۔اب ظاہر ہے کہ ابلیس کا تخت یا اسکا مرکز ایسا علاقہ ہوگا جو کفر کا گڑھ ہو نیز قرآن وحدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ ابلیس اپنے ان دوستوں کو جو انسان ہیں، مشورے دیتا ہے۔حتیٰ کہ جب ضرورت پڑتی ہے تو خود انسان کی شکل میں آکر ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے، جنگِ بدر میں ابلیس بنو کنانہ کے سردار سُراقہ ابن مالک کی شکل میں ابوجہل کے ساتھ موجود تھا اور ابوجہل کو جنگ کرنے کے لئے مسلسل بھڑکا رہا تھا۔

ابلیس کا مرکز سمندر میں کہیں ایسے علاقہ سے قریب ہونا چاہئے جہاں سے اس وقت تمام ابلیسی منصوبے پروان چڑھ رہے ہیں۔برمودا تکون امریکہ سے قریب ہے اور امریکہ اس وقت عالمی کفر کا مرکز بنا ہوا ہے۔لہٰذا ممکن ہے کہ برمودا کا علاقہ ابلیس کا مرکز ہو اور یہاں سے وہ اپنے شیطانوں جن ہوں یا انسان، سے کارگذاری سننے کے بعد انکو ہدایات دیتا ہو۔اور دنیا والوں کو اس سے دور رکھنے کے لئے انھوں نے اس علاقے کو دہشت کی علامت بنا دیا ہے۔اور جو تحقیقات ہوئی بھی ہیں ظاہر ہے وہ بغیر عالمی قوتوں کی مرضی کے باہر نہیں آسکتیں۔

اس بحث کی روشنی میں امریکی صدر بش کا وہ بیان جو اس نے اپنے نبی ہونے کے بارے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیا اور کہا کہ مجھے براہِ راست خدا سے ہدایات ملتی ہیں، تو کوئی بعید نہیں کہ ابلیس اس کو براہِ راست ہدایات دیتا ہو۔ یا پھر دجال اس کو کسی اور جگہ سے براہِ راست ہدایات دیتا ہو۔ دجال کا ہم نے اسلئے کہا کہ عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ نظریہ ہے کہ دجال اپنے منظرِ عام پر آنے سے پہلے اپنے لئے ماحول سازگار کرے گا اور اپنی مخالف قوتوں کو پیچھے رہ کر اپنے ایجنٹوں سے ختم کرائے گا۔ برمودا تکون کے بارے میں راقم کی کتاب ''برمودا تکون اور دجال'' زیرِ طبع ہے۔

فائدہ ۳: مذکورہ حدیث میں آگے یہ ہے کہ قسطنطنیہ والے انکی مدد کرینگے، موجودہ دور میں دیکھا جائے تو ترکی پر اس طبقے کی حکمرانی ہے جو اپنے دلوں میں مسلمانوں سے زیادہ کفار کی محبت رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکمل ہی کافروں کے قبضے میں چلا جائے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

دجال کا بیان

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی رہی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہونگے تو بچپن ہی سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوفناک کردار آپکے لاشعور میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی تھی۔ لیکن اب شاید صورتِ حال تبدیل ہو رہی ہے اور ''جاہلی تہذیب'' نے آج کی ماؤں کو اس اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروجِ دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے لہٰذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تاکہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ

دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیشن گوئیاں بیان کی جائیں۔ تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پسِ منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آسکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔ وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کریگا ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کریگا۔ دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا۔ تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اور ہر طرف امن وامان اور انصاف کا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوردورہ ہوگا۔

انکی کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے: ''اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ۔ اے یروشلم کی بیٹی مسرت سے چیخو، دیکھو تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے خچر یا گدھی کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلم سے گھوڑے کو علیحدہ کرونگا۔ جنگ کے پر توڑ دیے جائینگے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی۔ (زکریا 10-9:9)

''اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کرونگا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جابسے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کرونگا، میں انھیں اس سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدونگا اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کریگا''۔ (ایزاخیل 22-37:21)

سابق امریکی صدر ریگن نے ۱۹۸۳ میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے ٹام ڈائن سے بات کرتے ہوئے کہا'' آپکو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں، جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے اور آرمیگڈن [1] کے سلسلے میں پیشن گویاں اور علامتیں بھی موجود ہیں اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین کیجئے (یہ پیشن گوئیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گذر رہے ہیں۔

صدر ریگن نے مبشر چرچ کے جم بیکر سے ۱۹۸۱ میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ'' ذرا سوچئے کم سے کم بیس کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے۔ اور کروڑوں مغرب سے ہونگے سلطنتِ روما کی تجدید نو کے بعد (یعنی مغربی یورپ) پھر عیسیٰ مسیح (یعنی دجال۔ راقم) ان پر حملہ کرینگے۔ جنھوں نے انکے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کرینگے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ وہ گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائیگی۔

پال فنڈلے کہتا ہے'' ایسی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کردے۔ دنیا کے سارے شہر لندن پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو

---

1 آرمیگڈن لفظ میگوڈو سے نکلا ہے یہ جگہ تل ابیب سے 55 میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان واقع ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر 2)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب صفحۂ ہستی سے مٹ جائینگے۔

''تقدیرِ عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالمگیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا۔ جسے سیٹلائٹ کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائیگا۔(ٹی وی پرایونجیل قیصر ہلٹن ہسٹن)

مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے۔جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔ (سابق سینیٹر مارک ہیٹ فیلڈ)

(Forcing god's hand) کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں کہ ''ہمارے گائڈ نے قبۃ الصخراء(Tomb stone)اور مسجد اقصی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائینگے۔اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے،تعمیراتی سامان تک آگیا ہے،اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کررہے ہیں وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کررہے ہیں ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائینگے۔(ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سیجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔)راقم

وہ آگے لکھتی ہیں'' (ہمارا گائیڈ کہتا ہے)ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آپہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کٹر یہودی مسجد کو بم سے اڑادینگے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کریگی کہ وہ درمیان میں آکر مداخلت کریں۔

۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبر نامہ کی ویب سائٹ پر دکھایا گیا۔جس میں کہا گیا کہ اسکا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اوران کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔خبر نامہ میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آگیا ہے۔خبر نامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔(بحوالہ Forcing god's hand ترجمہ خوفناک جدید صلیبی جنگ)

''میں نے لینڈا اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے مسجد اقصی کو تباہ کردینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہوسکتی ہے۔تو اس یہودی نے فوراً کہا'' ٹھیک بالکل یہی بات ہے ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی سرزمین سے نکال دینگے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سرنو تعمیر کرینگے۔(خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہوجائے گا:(book of revealation) الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے دریائے فرات خشک ہوجائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائیگی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔

امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری ود آؤٹ وار (Victory without war) میں لکھا ہے کہ ۱۹۹۹ تک امریکی پوری دنیا کے حکمراں ہونگے اور یہ فتح انھیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہونگے اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات کو مکمل کرنے تک ہے اسکے بعد نظام مملکت مسیح چلائیں گے۔

''لاکھوں بنیاد پرست (Fundamentalist) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگا۔اور اگرچہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انھیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا۔پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کردیے جائینگے جو دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جاسکتی ہے۔اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیاریوں کی اتنی پرجوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں کے ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئندہ ہوگی اور جسکی پیشن گوئی کی گئی ہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرسچن اپنے آپ کو اتنی پختگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔

ڈیمن تھامسن کی تصنیف The end of time: faith and fear with shadows of millenium'' بچنگرلکھتا ہے:

''عرب دنیا ایک عیسٰی دشمن دنیا ہے(ویبر اینڈ بچنگر کیا یہ آخری صدی ہے Is this the last century)

کسی نجات دہندہ کیلئے عیسائی بھی منتظر ہیں اور یہودی اس معاملے میں سب سے زیادہ بے چین ہیں۔قیام اسرائیل 1948 اور بیت المقدس پر قبضے 1967 سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خدا یہ سال یروشلم میں، جبکہ اب وہ دعا کرتے ہیں اے خدا ہمارا مسیح جلد آجائے۔

غرض جو پیشن گوئیاں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں یہودی انکو دجال کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہ اس سلسلے میں عیسائیوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کررہے ہیں اور مسلمان Anti Christ یعنی مسیح مخالف ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے منتظر ہیں جبکہ یہودی جس کا انتظار کررہے ہیں وہ دجال ہے جس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے، اس لئے عیسائی برادری کو موجودہ صورتِ حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ یہودیوں کا کیونکہ یہودی انکے پرانے دشمن ہیں۔

نبوت کا دعویدار بش کذاب

یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کررہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جارہی ہے، عالمِ کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ سابقہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے بعد انکا مسیح موعود (یعنی دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں، جس میں سابق فلسطینی وزیرِ اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے، بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

① میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہِ راست خدا سے قوت حاصل کی ہے۔

② خدا نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی۔ اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو حل کروں اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کروگے تو میں اقدام کرونگا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دونگا۔

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کررہے ہیں یا ان سے خود کو لاتعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے، وہ کہتا ہے I am messenger of God میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہِ راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے،وانّ الشیاطین لیوحون الیٰ اؤلیائھم. اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔اس طرح بش اس وقت دنیا کا سب سے بڑا کذّاب (جھوٹ بولنے والا) ہے۔

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے کہ ''صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔وہ ایک مذہبی مشن پر ہیں،اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے''۔

جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا God is not neutral in this war on terrorism کہ خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانب دار نہیں ہے۔

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب ''دی رائٹ مین'' (The Right Man) میں لکھتا ہے ''اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈر (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا ردعمل نہیں بلکہ بش ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا کہ ''میں اگر تقدیر کے لکھے پر،جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے،یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔

بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک میسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messiah) یعنی دجال کا انتظار کرتے ہیں۔لہٰذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے اور الفاظ کا یہ ہیر پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہؓ کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔فتنہ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کو ڈرادیا؟ خوف ناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہؓ کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔ صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا، کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آئیگی گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچادیا جائے گا۔ انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور نجات دہندہ کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ ﷺ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا حلیہ ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا۔ لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے بار بار یہ کہہ کر بیان فرمایا کہ بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کو سمجھو اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔

دجال سے پہلے دنیا کی حالت

عَن أنس بن مالک قال قال رسولُ اللهِ ﷺ اِنّ أمامَ الدّجالِ سِنِینَ خَدّاعةً یُکَذَّبُ فِیهِ الصّادِقُ ویُصَدّقُ فِیها الکَاذِبُ وَیُؤتَمَنُ فِیها الخَائِنُ ویُخَوَّنُ فِیهَا الأمِینُ وَیَتَکَلّمُ الرُّوَیبِضَةُ مِنَ النّاسِ قِیلَ وَمَا الرُّوَیبِضَةُ قَالَ الْفُوَیْسِقُ یَتَکَلَّمُ فِي أمْرِ العَامّةِ.[1] (مسند احمد:۱۳۳۲۲، مسند ابی یعلی:۳۷۱۵، السنن الواردۃ فی الفتن)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے خروج سے پہلے چند سال دھوکہ وفریب کے ہونگے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائیگا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائیگا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنادیا جائے گا اور امانت دار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ اور ان میں رویبضہ بات کرینگے۔ پوچھا گیا رویبضہ کون ہیں؟ فرمایا گھٹیا (فاسق وفاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں بولا کرینگے۔

فائدہ [1]: اس دور پر یہ حدیث کتنی مکمل صادق آتی ہے۔ نام نہاد ''مہذب دنیا'' کا بیان کردہ وہ جھوٹ جس کو ''پڑھے لکھے لوگ'' بھی سچ مان چکے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتاب لکھی جائے تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قضاء کو پہنچ جائے، لیکن انکے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو۔ اور کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی ''انصاف پسند'' میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں

[1] یہ حدیث حسن ہے۔ نیز مسند ابی یعلی کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمادی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اسکو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کرسکتا۔

فائدہ ❷: مذکورہ حدیث میں خداعة کا لفظ ہے۔ اسکے معنیٰ کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے" ان سالوں میں بارشیں بہت ہونگی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے"۔

عَنْ عُمَيرِ بنِ هَانِيء قال قال اِذا صَارَ النّاسُ فِي فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ فُسطاطُ نفاقٍ لَا اِيمانَ فيه فَاِذا كَانَ ذَاكم فَانْتَظِرُوا الدّجّالَ مِنْ يَومِهِ أو مِنْ غَدِه. ❶ (ابوداؤد، ج:۴، ص:۹۴، متدرک، ج:۴، ص:۵۱۳، الفتن نُعیم ابن حماد)

ترجمہ: حضرت عمیرؒ ابن ہانی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہوجائینگے، ایک اہلِ ایمان کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہوجائیں (یعنی اہلِ ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔

فائدہ: اللہ رب العزت کی حکمتیں بہت نرالی ہیں۔ وہ جس سے چاہے کام لے لیتا ہے۔ مسلمان خود تو یہ دونوں خیمے (مومن اور منافق والا) نہ بنا سکے البتہ اللہ نے کفر کے سردار کے ذریعے یہ کام کروادیا۔ یہودیت کے خادم صدر بش نے خود اعلان کردیا کہ کون ہمارے خیمے میں ہے اور کون ایمان والوں کے خیمے میں رہنا چاہتا ہے۔ کافی بڑی تعداد تو ان دونوں خیموں میں شامل ہوچکی ابھی کچھ باقی ہیں، لیکن محمد ﷺ کا رب یہ کام مکمل فرمائے گا اور ضرور فرمائیگا۔ اب بالکل واضح ہوجائے گا کہ کون ایمان والا ہے اور کس کے دل میں ایمان والوں سے زیادہ اللہ کے دشمنوں کی محبت چھپی ہوئی ہے۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ وہ کس خیمے میں ہے یا کس خیمے کی جانب اس کا سفر جاری ہے۔ خاموش تماشائیوں کی نہ تو ابلیس اور اسکے اتحادیوں کو ضرورت ہے اور نہ ہی محمد عربی ﷺ کے رب کو ان سے کوئی سروکار ہے۔ یہ معرکہ کا فیصلہ کن مرحلہ ہے لہٰذا کسی ایک طرف تو ہر ایک کو ہونا پڑیگا۔

یہ وہ وقت ہے جس میں ہر فرد ہر تنظیم اور ہر جماعت اسی جانب جھکتی جائے گی جس کے ساتھ اسکو عقیدت ومحبت ہوگی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿اَم حَسِبَ الّذِين فِي قُلُوبِهِم مَرَضٌ اَنْ لَن يُخرِجَ اللّٰهُ اَضْغانَهُم.﴾

1 ابوداؤد کی اس روایت کو علامہ البانیؒ نے السلسلة الصحیحة میں صحیح کہا ہے۔ متدرک کی روایت امام ذہبیؒ کے نزدیک صحیح ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کیا جن کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ انکے (دلوں میں چھپے ہوئے) کینہ کوظاہر نہیں کریگا۔ (بلکہ اللہ ضرور انکے کینہ وحسد کو ظاہر کر کے رہے گا)۔

ہر ملک میں یہود کے ذریعہ چلائی جانے والی جماعتیں اب یہودی مفادات میں ایک زبان ہو جائیں گی اور بہت سی ایک دوسرے میں ضم ہو جائینگی جن جماعتوں کی ڈور فریمیسن کے ہاتھ میں ہے اب وہ ایک ساتھ انکے مشن کے لیے متحرک نظر آئینگی اور جو آواز یہودی مذہبی پیشواؤں (ربی) کے منہ سے نکلے گی وہی باتیں ان تنظیموں، جماعتوں، اداروں اور افراد کی زبانوں سے کہی جائیں گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ كُنْتُ فِي الْحَطِيمِ مَعَ حُذَيفَةؓ فَذَكَرَ حَدِيثاً ثُمَّ قَالَ لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الاسلامِ عُرْوَةً عروة وَلَيَكُونَنَّ أئِمَّةٌ مُضِلُّونَ وَلَيَخْرُجَنَّ عَلىٰ اَثْرِ ذٰلِكَ اَلدَّجَالُونَ الثَّلَاثَةُ قُلْتُ يا ابا عبدِ اللهِ قَدْ سَمِعْتَ هٰذَا الَّذِى تَقُولُ مِن رسولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَم سَمِعْتُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَخْرُجُ الدَّجالُ مِن يَهُودِيَّةِ اَصْبَهَان .... هذا صحيح الاسناد ولم يخرجاه.[1] (مستدرک، ج:۴، ص:۵۷۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں حطیم میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھا انھوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا: اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہونگے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ (حذیفہؓ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ ہی سے سنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے "تین چیخیں ہونگی جس کو اہل مشرق واہلِ مغرب سنیں گے..... (اے عبداللہ) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضرتِ حذیفہؓ سے) دریافت کیا، اپنے پیچھے والوں (اہل وعیال) کی حفاظت کس طرح کرونگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں، حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھر والے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جاسکیں؟ فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کرسکیں تو پھر؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اے ابن عمر! خوف، فتنہ وفساد اور

1 امام ذہبیؒ نے اسکو منکر کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹ مار کا زمانہ ہے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ (حذیفہ) کیا اس فتنہ وفساد سے کوئی نجات ہے؟ حضرتِ حذیفہؓ نے فرمایا کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ وفساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔

فائدہ: آپ ﷺ نے ایک اور حدیث کے اندر اپنی امت کے بارے میں دجال کے علاوہ جس فتنے کا ذکر کیا ہے وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔ (رواہ ابوداؤد الطیالسی)

دجال کے وقت انکی کثرت ہوگی اور یہ قائدین دجالی قوتوں کے دباؤ یا لالچ میں آکر خود تو حق سے منہ موڑ ینگے ہی اپنے ماننے والوں کو بھی حق سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔

حضرت اسماءؓ بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے دجال کا بیان فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پہلے تین سال ہونگے۔ (جنکی تفصیل یہ ہے) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا، اور زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دوتہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دوتہائی پیداوار روک لے گی۔ اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہٰذا کھُر والے اور داڑھ والے مویشی سب مرجائیں گے۔ (یعنی قحط سالی کی وجہ سے ہر قسم کے مویشی ہلاک ہوجائینگے)۔ (المعجم الکبیر: ۴۰۶، مسند احمد)

فائدہ: مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند اسحٰق ابن راہویہ کی روایت میں ہے کہ تَرَی السَّمَاءَ تُمْطِرُ وَهِيَ لَا تُمْطِرُ وَتَرَى الْاَرْضَ تُنْبِتُ وَهِيَ لَا تُنْبِتُ [1] کہ تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھوگے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہوگا، اورتم زمین کو پیداوار اگاتا ہوا دیکھوگے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اگا رہی ہوگی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور لوگ قحط سالی کا شکار ہوجائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہوسکتی ہیں، عالمی زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہونچ چکے ہیں۔ اس پر بحث ہم آگے کرینگے۔

1 مسند اسحاق ابن راھویہ [۴-۵] ج: ۱ ص: ۱۶۹

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کا حلیہ

عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِکٍ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ مَا بُعِثَ نبیٌّ اِلا أنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الكَذّابَ أَلا إنّهُ أعْوَرُ وَإنّ رَبّكُمْ لَيْسَ بِأعْوَرٍ وَإنّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ (بخاری شریف:٦٥٩٨)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسے نہیں بھیجے گئے جنھوں نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

عِنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النّبِي ﷺ قَالَ أعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنىٰ كَأنّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ (بخاری:٦٥٩٠)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اسکی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔

عن حُذَيفةؓ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ اَلدّجالُ أعْوَرُ العَيْنِ اليُسْرىٰ جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنّةٌ وَنارٌ فَنارُهُ جَنّةٌ وَجَنّتُهُ نَارٌ (مسلم ج:٤ ص: ٢٢٤٨)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، بس اسکی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔

فائدہ: دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے كأن راسه أغصان شجرة (بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے) اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔

مسلم شریف کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اسکو پڑھ لے گا۔ (مشکوۃ، جلد سوئم، حدیث:٥٢٣٧)

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ دو فرشتے ہونگے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہونگے، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور انکے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرسکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں سن سکے گا، تو دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا "تونے سچ کہا" اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔ (مسند احمد، ج:۵،ص:۲۲۱)

فائدہ ❶: دجال ایک متعین شخص ہوگا کیونکہ احادیث میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے لہٰذا کسی ملک کو دجال سمجھنا درست نہیں۔ جیسا کہ خوارج، جہمیہ وغیرہ باطل فرقوں کا خیال ہے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں' **هٰذه الاحاديث التي ذكرها مسلم وغيره في قصة الدجال حجّة لاهل السنّة في صحة وجود الدّجال وانّه شخص بعينه.**

(صحیح مسلم، بشرح النووی)

ترجمہ: دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں، اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔

فائدہ ❷: اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہونگی۔

دجال کی آنکھوں کے بارے میں کئی روایات آئی ہیں۔ کہیں اس کو دائیں آنکھ سے کانا کہا گیا ہے اور کہیں بائیں آنکھ سے۔ اس بارے میں مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح میں فرماتے ہیں "خلاصہ یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہونگی۔ بائیں آنکھ ممسوح (بے نور بجھی ہوئی اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی)۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے طافیۃ کی تشریح یوں کی ہے بارزۃ یعنی دجال کی دائیں آنکھ باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔ (فتح الباری، ج:۱۳،ص:۳۲۵)

موجودہ دور میں مختلف بڑی کمپنیوں کے نشانات (Logos) میں آپکو ایک آنکھ نظر آتی ہے۔ کہیں یہ آنکھ بالکل سفید ہے جیسے چمکتا ہوا ستارہ۔ اور کہیں اس آنکھ کا رنگ سبز دکھایا جاتا ہے، جیسے سبز شیشہ۔

حضرت ابی ابن کعبؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے "آپ ﷺ نے دجال کا بیان کرتے ہوئے فرمایا" **الدجال عينه خضراء كالزجاجة**" دجال کی آنکھ شیشے کے مانند سبز

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی۔(مسند احمد 21184 صحیح ابن حبان 6795)

کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہ کمپنیاں ایک عیب دار آنکھ کو اپنی کمپنی کا نشان بناتی ہیں یا ابھی سے دنیا والوں کو اس عیب دار آنکھ سے مانوس کیا جارہا ہے۔ نیز سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے کا محاورہ بھی تقریباً ہر زبان میں موجود ہے، جو کہ سب کو برابر حقوق دینے والے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ ❸: اس حدیث میں یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اسکے حقیقی معنیٰ مراد ہیں، لہٰذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کمپنی کا نام یا کسی ملک کا نشان ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں'' **الصحیح الّذی علیه المحققون انّ الکتابة المذکورة حقیقة جعلها الله علامةً قاطعةً بکذب الدّجال** ''. (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: (اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی نا قابلِ تردید علامت بنایا ہے۔

فائدہ ❹: اس لکھے ہوئے کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہوسکتا ہے؟

اس کا ایک جواب تو وہ حدیث ہے جس میں یہ آتا ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے باوجود بھی اپنے گھر بار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہونگے۔

دوسرا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنا ایمان ڈالر اور دنیاوی حسن کے بدلے بیچ چکے ہونگے، جنھوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کرلیا ہوگا، جنھوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کیلئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہونگے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جارہا ہوگا۔ پھر بھی انکا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اسلئے ہوگا کہ انکی بداعمالیوں اور شقاوتِ قلبی کے باعث انکی ایمانی بصیرت ختم ہوچکی ہوگی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ مطلب شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور شارح مسلم امام نوویؒ نے بیان فرمایا ہے۔ فتح الباری میں ہے " فيخلق الله للمؤمن الادراك دون تعلمٍ . چنانچہ اللہ تعالیٰ مومن کو بغیر (لکھائی پڑھائی) سیکھے ہوئے اس (لکھے ہوئے) کی سمجھ عطا فرما دے گا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں" فيظهر الله المؤمن عليها ويُخفيها علىٰ من اراد شقاوته"۔ تو اللہ تعالیٰ مومن کو اس پر مطلع کر دینگے اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی رکھیں گے۔ (نووی شرح مسلم)

دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا

آقائے مدنی ﷺ صحابہؓ کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے تھے وہاں صحابہؓ پر خوف طاری ہو جاتا تھا اور صحابہؓ رونے لگتے تھے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکر ہی نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنیٰ میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنیٰ میں آپ ﷺ نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی، تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اس کو پانی کی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے پیٹ اور تر گلے والی صورتِ حال پر ہی قیاس کرتا ہے، اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا کہ وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو نڈھال کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہونگے۔

جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لختِ جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپکے سامنے ہے، شدتِ پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لاچاری و بے بسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں، دوسری طرف .... حسرتوں کا بت بنی آپ کی ماں .... ہاں ... ماں .... جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے اپنی تمام خوشیوں اور ارمانوں کو آپ کے نام

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا...آج وہی آپ کی ماں...نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج ماں کی ممتا کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کا چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کے چہرے پر لکھے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں، تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کونے میں کوئی نہ ہو، لیکن وہاں....آپ کی شریکِ سفر ہے....جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا، لیکن....آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے، اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں چھپے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی محبت اپنے ہی اشکوں میں پگھلنے لگی.....اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں....آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا لوتھڑا ہی دھڑکتا ہے...آخر کب تک اناء (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے...اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امیدوں کے تمام چپوار ہاتھوں سے چھوٹ گئے...تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو نم کرنا شروع کر دیا.....ایک طرف بلکتا معصوم بچہ.....ماں کی ممتا...بیوی کی محبت.....ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رانگ کی طرح پگھلا دیا...اور کوئی پھایا رکھنے والا بھی میسر نہیں....اور کیسے ہو کہ ہر گھر....اور ہر در میں یہی منظر ہے.....ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے.....آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں .....تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی.....انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آ پہنچا.....آنے والا ''مسیحا''...اعلان کرتا ہے کہ بھوک و پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبودار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے..... یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدھی زندگی یوں ہی لوٹ آئی....مسیحا پھر کہتا ہے...یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہے لیکن.....کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ہوں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے، اور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یادداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں، اور آپ کو یاد آ گیا کہ یہ ''مسیحا'' کون ہے؟ لیکن تبھی...آپکے پیچھے سے بچے کے بلکنے کی آوازیں تیز ہونے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگیں، ماں کی چیخیں سنائی دیں آپ دوڑے ہوئے گئے تو آپ کے جگر کا ٹکڑا....آپ کا بیٹا ....موت وحیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ بچھڑنے سے بچ سکتا ہے...اب ایک طرف بچے ماں اور بیوی کی محبتیں ہیں ....دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ ہے، گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات ہیں۔ ذرا بتایئے ...ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچیے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخِ انسانی کا سب سے بھیانک فتنہ ہے۔

یہ سب پڑھ کر پریشاں ہوگئے کیا　　کسی کے دھیان میں تم کھو گئے کیا
ابھی کچھ دیر پہلے تک یہیں تھے　　زمانہ ہوگیا تم کو گئے کیا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قال سَمِعْتُ رسولَ اللہِ ا قال ما بَیْنَ خَلْقِ آدم الی قیامِ السّاعةِ فتنةٌ اکبرُ عند اللہ مِن الدجال. هذا حديث صحيح على شرط البخاری ولم یخرجاہ. (متدرک، ج:۴،ص:۵۷۳)[1]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آدم کی پیدائش اور روزِ قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔

مسلم شریف کی روایت ہے ما بَینَ خلقِ آدمَ اِلیٰ قیامِ الساعةِ خلق اکبرُ منَ الدَّجالِ. (مسلم، ج:۴،ص:۲۲۶۶)

عن ابی هریرةؓ قال قال رسولُ اللہِ ﷺ اِذاتَشَهّدَ اَحَدُکُم فَلْیَسْتَعِذْ بِاللہِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنّی أعُوذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَاوَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیحِ الدّجالِ (صحیح مسلم، ج:۱،ص:۴۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہوجائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے۔ اور کہے اے اللہ میں جہنّم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور موت وحیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔ (مسلم شریف، ج:۱،ص:۴۱۲)

فائدہ: نبی کریم ﷺ اپنے پیارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کس قدر دجال سے بچانے

---

1 سکت عنه الذهبی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی فکر کرتے تھے کہ ان کو نماز میں درود شریف کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے اس میں یہ دعا سکھلا رہے ہیں۔

عن حذیفةؓ قال اِنّی سَمِعْتُهُ یَقُولُ اِنّ مَعَ الدَّجّالِ اِذا خَرَجَ مَاءً وناراً فأمّا الّذی یَرَی النّاسُ أنّها النّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وامّا الّذی یَرَی النّاسُ أنّه ماءٌ باردٌ فنارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أدْرَکَ مِنْکُم فَلْیَقَعْ فِی الّذِی یَرَی أنّها نارٌ فاِنّه عذبٌ باردٌ. (بخاری، ج:۳، ص:۱۲۷۲)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا۔ جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جھلسا دینے والی آگ ہوگی۔ اور جس کو آگ خیال کرینگے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ سو تم میں سے جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔

فائدہ:۔ ایک دوسری حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائیگا اسکے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسائیگا۔ جیسا کہ ہم نے کہا کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہو جائیگا۔ افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اور جن لوگوں نے ابلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

پانی پر جنگ اور دجال

جہاں تک پانی کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ابھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے کہ پانی کے بارے میں دجال کی کیا جنگ ہو سکتی ہے۔ پانی ہر جگہ مل جاتا ہے؟ اس کو سمجھنے کیلئے اس وقت دنیا میں پانی کی صورتِ حال کو سمجھنا ہوگا۔ دنیا میں پینے کے پانی (Potable Water) کے دو بڑے ذخیرے (Reservoir) ہیں۔ (۱) برفانی پہاڑ جس کے ذخائر 28 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔ (۲) زیرِ زمین پانی کے ذخائر جو 8 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

اس طرح دنیا میں موجود پینے کے پانی کی بڑی مقدار برف ہوتی ہے جو پگھل کر مختلف دریاؤں کے ذریعے انسانوں تک پہنچتی ہے۔ جبکہ زیرِ زمین پانی اس کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ برف کے یہ ذخیرے انٹار ٹیکا اور گرین لینڈ میں زیادہ ہیں۔ اور ان دونوں جگہوں پر کسی مسلم ملک کا کوئی حق نہیں ہے۔ اب رہے زیرِ زمین پانی کے ذخائر تو اس میں بھی دو قسم کے علاقے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ایک ہموار(Plain)علاقے دوسرے پہاڑی علاقے۔ہموار علاقوں میں شہروں میں پینے کے پانی پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔کیونکہ شہروں میں پانی کا تمام انحصار کسی جھیل یا سرکاری ٹیوب ویل سے پائپ لائن کے ذریعے آنے والے پانی پر ہوتا ہے۔لہٰذا شہری لوگ پانی کے لئے مکمل طور پر وہاں کی انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال کا فتنہ شہروں میں زیادہ سخت ہوگا اور شہروں کی اکثر آبادی اس فتنے میں مبتلا ہو جائے گی۔البتہ دیہی علاقوں کے پانی پر قبضے کے لئے دجالی قوتیں اپنی تمام توانائیاں لگا دیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔اسرائیل کا اردن فلسطین،لبنان اور شام کے ساتھ،ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔یہود و ہنود،دونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کر لیا ہے،اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔اسکی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عالمِ اسلام میں بہنے والے دریاؤں پر اگر دجالی قوتیں ڈیم بنا دیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے،تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔جب دریا بند ہو جائینگے تو زیرِ زمین پانی بہت نیچے چلا جائیگا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا،اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائینگے۔شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورتِ حال ہم آگے بیان کرینگے۔یہاں ہم عراق مصر،اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں۔

عراق:عراق میں دو بڑے دریا دجلہ(Tigris)اور فرات بہتے ہیں،اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اتاترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔جس کے پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ(Reservoir)816 مربع کلو میٹر ہے۔اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا۔یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورتِ حال سب کے سامنے ہے۔اور

رعایتی قیمت-/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے، لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (یوگینڈا سینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روانڈا دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

پاکستان: پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں۔ اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بگلیہار ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا نیسلے منرل واٹر؟

اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا، اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہونگے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا پہاڑی علاقے کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہونگے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئینگی، جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً دریا، چشمے یا برفانی نالے بہتے تھے۔ پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو خواہ اسکے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑتا ہو۔ لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے انکی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار پانی کی ان ٹینکوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائے جا رہے ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں، تاکہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہو سکتا ہے۔

اس تمام محنت کا خلاصہ یہ ہے کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچا دیئے جائیں۔ اسکے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت، فلاحی کاموں، تعلیمِ نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جا چکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں۔ جو مکمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا تھا۔ (اور ان کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے)۔ اسکے تحت انتہائی زور و شور سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔ تعجب ہے ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔ اسکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbriviation) ہے؟ World Hebrew Organization (عالمی صیہونی تنظیم) یا پھر World Health Organization (عالمی ادرہ صحت کا مخف ہے)؟ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے میٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کہاں سے نکلے گا؟

عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ سَبْعُونَ أَلْفاً مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ. (صحیح مسلم، ج:۴، ص:۲۲۶۶)

حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے انسؓ ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے، جنکے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں (پاجُبے) ہونگے۔

فائدہ: جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہے کہ اسرائیل کے اندر ریشم سے ایک خاص قسم کا لباس تیار کیا جارہا ہے جو انکے مذہبی پیشوا دجال کے آنے پر پہنیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی آپ ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا۔ میں نے کہا یارسول اللہ دجال یاد آ گیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، وہ اصفہان کے ایک مقام یہودیہ سے نکلے گا۔ ❶ (مسند احمد، ج:۶، ص:۱۷۵)

حضرت عمرو ابن حُریث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اسکے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے ایک گروہ کے) لوگوں کے چہرے تہہ بتہ پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ (ترمذی ❷، مسند احمد ج:۱، ص:۷، ابن ماجہ، ج:۲، ص:۱۳۵۳، مسند ابی یعلی، ج:۱، ص:۳۸)

فائدہ ❶: دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جنکے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے کیا واقعی انکے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آرہے ہونگے؟ واللہ اعلم

فائدہ ❷: خراسان: اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے، دجال کا

---

1 اسنادہ حسن

2 ترمذی کی اس روایت کو علامہ البانیؒ نے صحیح کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان ایران کا ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گذر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آئیگا۔لہٰذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔لہٰذا قرائن کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جائے گا کہ حضرت مہدی کی حمایت کرنے والا لشکر خراسان کے اس حصہ سے جائے گا جہاں اس وقت طالبان تحریک کا زور ہے۔البتہ وہ روایت جس میں دجال کے نکلنے کی جگہ عراق اور شام کے درمیانی علاقے کو بتایا گیا ہے، اس میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے۔اس کی تطبیق یہ ہوسکتی ہے کہ اسکا خروج تو اصفہان سے ہی ہوگا، البتہ اسکی شہرت اور خدائی کا دعویٰ عراق میں ہوگا، اسلئے اس کو بھی خروج کہہ دیا گیا ہے۔

یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔بخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہوگئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔انکی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے۔اور اس خاندان نے برِصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔اسکے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور اس وقت عالمِ اسلام کے معاملات میں بہت اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔

عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت

هَيْثَم بن مالك الطّائى رَفَعَ الحَدِيثَ قَالَ يَلِي الدّجالُ بالعراق سَنتين يُحْمَدُ فيها عَدْلُه وتَشَرَأَبُّ النّاسُ اِلَيهِ فَيَصْعَدُ يوماً المنبرَ فَيَخْطُبُ بِها ثُمّ يُقْبِلُ عَلَيهِم فَيَقولُ لَهُم ما آنَ لكم أنْ تَعرِفوا ربّكم فَيَقولُ لَه قائلٌ وَمَن رَبُّنا فيقول أنا فَيُنكِرُ مُنكِرٌ مِنَ النّاسِ مِنْ عِبادَ اللهِ قَولَه فَيَأخُذه فيَقتُلُه۔[1] (الفتن نعیم بن حماد، ج:۲، ص:۵۳۹)

1 اس روایت میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہیں۔(مجمع الزوائد)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ہیثم بن مالک الطائی مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا دجال (اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے) دو سال تک عراق پر حکومت کریگا ،جس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی ،اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا (کہ میں نے یہاں عدل وانصاف قائم کردیا ہے۔) پھر لوگوں کے سامنے آئے گا اوران سے کہے گا۔کیا اب وقت آنہیں گیا کہ تم اپنے رب کو پہچان لو؟ اس پر ایک شخص کہے گا ،اور ہمارا رب کون ہے؟ تو دجال کہے گا۔میں۔یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا۔چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کردے گا۔(الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۲،ص:۵۳۹)

عَنْ عِمرانَ بنَ حُصَيْنٍ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدّجالِ فَلْيَنأَ عَنهُ فَوَاللهِ اِنَ الرَّجُلَ لَيَأتِيه وَهُوَ يَحسِبُ أنه مُؤمنٌ فَيَتَّبِعُه مِمَا يُبْعَثُ به مِن الشُّبُهَاتِ.[1]

(ابوداؤد:۴۷۶۲)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اسکو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔اللہ کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے آپکو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اسکی اطاعت قبول کرلے گا۔کیونکہ جو چیزیں اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائیگا۔

فائدہ: دجال کا فتنہ، مال، حسن ،قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا۔اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہروں میں ہوتی ہے۔شہروں سے جو جگہ جتنی دور دراز ہوگی وہاں اسکا فتنہ اتنا ہی کم ہوگا۔اس بات کی طرف ام حرامؓ کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔فرمایا لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائینگے۔

دجال سے تمیم داری کی ملاقات

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز تیار ہے۔راقم) چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔جب حضور ﷺ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا

1 علامہ البانیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں دھکیلتی رہیں (یعنی سمندری طوفان) پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے، تو انھیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا کہ تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں ہم نے کہا کہ جساسہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔ جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ کندھوں تک اور گھٹنے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا تو ہلاک ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے پا لیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر' طوفان' جزیرہ میں داخل ہونے جساسہ ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا کیا بَیسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔ پھر اس نے پوچھا بُحیرہ طَبَرِیہ میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا زُغَر کے چشمے کا کیا حال ہے اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے لوگ اس پانی سے کاشت کاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا اُمیوں (ناخواندہ لوگوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پوچھا انہوں نے عربوں سے کیا معاملہ کیا؟

ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ نے غلبہ حاصل کرلیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا کہ ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔ اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں میں مسیح ہوں عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہونگا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔

(یہ واقعہ سنانے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔ ہوشیار رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کے طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ (مسلم: ۵۲۳۵)

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت تمیم داریؓ کا واقعہ سنانے کے بعد پہلے فرمایا کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے، پھر اسکے بعد اس خیال کو رد کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ اس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ پہلے جب آپ نے فرمایا تو وحی کے ذریعے آپ کو بتا دیا گیا کہ وہ مشرق میں ہے اسی لئے آپ ﷺ نے اس بات کو تین مرتبہ فرمایا چونکہ آپ ﷺ نے اس بات کو اسی حد تک رکھا اور دجال کے علاقے کی مزید نشاندہی نہیں فرمائی، اسلئے اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

دجال کے سوالات اور موجودہ صورتِ حال

دجال نے لوگوں سے بیسان کی کھجوروں کے باغ، زُغر کے چشمے، بحیرہ طبریہ اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔ نیز ان جگہوں سے دجال کا یقیناً کوئی تعلق ہے۔

بَیسان (Baysan) کے باغات

بیسان پہلے فلسطین کے اندر تھا، حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اس کو حضرت

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا۔[1]

پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے انتیس چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کرلیا۔ اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے۔ (دیکھیں بیسان نقشہ نمبر ۲ میں)

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور مؤرخ ابوعبداللہ یاقوت حموی (وفات ۶۲۶ ہجری) معجم البلدان میں لکھتے ہیں کہ بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ میں وہاں کئی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے ہی کھجوروں کے باغ نظر آئے۔[2]

اور اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر ''اریحہ'' (Jericho) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔ اگر چہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (Ghor) شہر کے علاقے میں ہے۔ اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور سبزیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔ اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے ''مشرقی غور کینال اریگیشن پراجیکٹ'' کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔ اردن کی زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔ جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے سے آتا ہے۔

بُحَیرۂ طَبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت

دجال کا دوسرا سوال بحیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ بحیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Sea of Galilee یا Lake of Tiberias اور عبرانی میں ''یام کِنرِت'' (Yam Kinneret) کہتے ہیں۔ (بحوالہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)

بحیرہ طبریہ کے اردگرد نو شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے۔ جو یہودیوں کے چار مقدس شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پسِ منظر رکھتا ہے۔

سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ طیطس (Titus) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا، جن کو ربیؔ (Rabbi) کہا جاتا ہے طبریہ میں آ کر جمع ہوئے۔ یہاں یہودی مذہبی

---

۱ تاریخِ طبری و معجم البلدان ۲ معجم البلدان ج:۱ص:۵۲۷

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔آگے چل کران فیصلوں کی روسے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالمود(Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو(اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے۔راقم)طبریہ سے بھاگنا پڑا۔پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آکرآباد ہوئے۔اس وقت یہ شہر پرفضا سیاحتی مقام ہے۔(بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف انکارٹا 2005)۔

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ نے فتح کیا پھر اہلِ شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اس کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جس کو ہیکلِ سلیمانی کہا جاتا ہے۔اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے..... یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے اس چشمے کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک کشادہ دار چٹان ہے جسکے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔(معجم البلدان، ج:۴، ص:۱۸)

بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورتِ حال

بحیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔اس وقت بھی اس میں میٹھا پانی موجود ہے۔اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلومیٹر ہے۔اس کی انتہا گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166 sq km) ہے۔اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔(دیکھیں نقشہ نمبر ۲ بحیرہ طبریہ)

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے، اب اسرائیل نے یہ کیا ہے کہ بحیرہ طبریہ سے پہلے ہی دریائے اردن کا رخ موڑ کر اسرائیل کے اندر لے گیا ہے اور اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے جو پانی بچتا ہے اسکو اپنے صحرا میں گراتا ہے تاکہ مسلمانوں کو پانی سے محروم کیا جاسکے۔جسکے نتیجے میں اردن کی زمینیں بنجر ہوجانے کا خطرہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اسکی وجہ سے بحیرہ طبریہ کے بھی سوکھ جانے کا خطرہ ہے۔

زُغر کا چشمہ

دجال کا تیسرا سوال زُغر کے چشمے کے بارے میں تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ ایک کا نام ''ربہ'' اور دوسری کا نام زغر تھا۔ بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفنا دیا۔ لہٰذا اس چشمے کا نام ''عین ربہ'' پڑ گیا۔ پھر دوسری بیٹی زُغر کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔ اس طرح یہ چشمہ ''عین زُغر'' کے نام سے مشہور ہوا۔ (معجم البلدان، ج:۳، ص:۲۶)

ابوعبداللہ حموی نے معجم البلدان میں عین زُغر کو بحرِ مردار (Dead Sea) (اسرائیل) کے مشرقی جانب بتایا ہے۔ (معجم البلدان)

بائبل کے مطابق قومِ لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو ''زور'' (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحرِ مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں الصّافی کے نام سے ہے۔ (دی ہارپر کولنس اٹلس) (دیکھیں نقشہ نمبر ۴ بحرِ مردار)

گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت

1967 کی جنگ میں اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اور کچھ علاقہ اقوامِ متحدہ کا غیر فوجی علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے۔ اسی طرح جغرافیائی لحاظ سے بھی اور پانی کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۵ گولان اور دیکھیں بیت المقدس کے لئے نقشہ نمبر ۲)

اب آپ دجال کی جانب سے بیسان، بحیرہ طبریہ اور زغر کے متعلق پوچھے جانے والے سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان احادیث

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ بیت المقدس اور افیق کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیگڈن (جنگِ عظیم) کا نظریہ ہے کہ یہ آرمیگڈن میگڈ کے میدان میں ہوگی، وہ میگڈ کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں واقع ہے۔ افیق کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے واقع ہے۔ اسی طرح اسرائیل و فلسطین اور اسرائیل و شام کے علاقوں کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟ اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

عَنْ ابِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِي ﷺ لا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدّجالِ لَهَا يَومَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَان. (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا اس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے۔

قال رسولُ اللهِ ﷺ مَا مِن بَلَدٍ اِلاّ سَيَدْخُلُهُ الدّجالُ اِلا الْحَرَمَيْن مَكّةَ وَالمَدِينَةَ وَأنّه لَيسَ بَلَدٌ اِلّا سَيَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ اِلا المَدِيْنَةَ عَلىٰ كُلِّ نَقْبٍ مِن أنْقَابِها يَومئِذٍ مَلَكَانِ يَذُبّانِ عَنْهَا رُعْبَ المَسِيح. (المستدرک علی الصحیحین، ج:۴، ص:۵۸۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے، اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینے کے، اسکے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہونگے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینے میں داخل ہونے سے روک رہے ہونگے۔

جابر بن عبدالله يقول أخبَرَتنِي أُمُّ شَرِيكٍ أنّها سَمِعَتِ النّبِيّ ﷺ يقولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجّالِ فِي الجِبَالِ قالت أُمُّ شريك يا رسولَ اللهِ فأينَ العربُ يَومَئِذٍ قال هُم قَلِيل (مسلم، ج:۴، ص:۲۲۶۶)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام شریکؓ نے بتایا کہ انہوں نے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔ امّ شریک نے پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہونگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑے ہونگے۔

فائدہ: جس وقت نبی کریم ﷺ فتنہ دجال کا بیان فرما رہے تھے اور اس کے غلط دعووں کا ذکر کر رہے تھے تو ام شریکؓ نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر انکے ہوتے ہوئے دجال یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جو جواب دیا اسکا مطلب بھی یہی ہے کہ ام شریک وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہونگے جنکی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد کے اعتبار سے تو عرب بہت ہونگے لیکن وہ عرب جنکا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہونگے۔

حدیث نوّاسؓ ابن سمعان

حضرت نوّاسؓ ابن سمعان فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی کبھی بلند ہو جاتی حتیٰ کہ (ایسا انداز بیان تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو ہمارے چہروں پر اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا کیا ہوا؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی، چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال کھجور کے باغ میں ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہونگا، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہوگا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) کڑیل جوان ہوگا، اسکی آنکھ پچکی ہوئی ہوگی، وہ عبد العزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اسکو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائیگا۔ اے اللہ کے بندو! (اسکے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک مہینے کے برابر تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہونگے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اسکے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟ فرمایا اس بارش کی رفتار کی طرح جسکو ہوا اڑا لیجاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو (اپنے آپکو خدا ماننے کی) دعوت دیگا۔ تو وہ اس پر ایمان لے آئینگے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسکی بات مان لینگے لہٰذا دجال (ان سے خوش ہوکر) آسمان کو حکم کریگا جسکے نتیجے میں بارش ہوگی۔اور زمین کو حکم کریگا تو وہ پیداوار اگائے گی۔سو جب شام کو انکے مویشی واپس آئینگے تو (پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے) انکی کوہانیں اٹھی ہوئی ہونگی،اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہونگے،اور انکے پیر (زیادہ کھالینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہونگے۔پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئیگا اور انکو دعوت دیگا تو وہ اسکی دعوت کا انکار کردینگے۔چنانچہ دجال انکے پاس سے (ناراض ہوکر) واپس چلا جائیگا۔جسکے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہوجائینگے،اور انکے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی انکے پاس نہ بچے گی۔(دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گذریگا اور اسکو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اسکے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائیگا اور تلوار سے وار کرکے اس کے دو ٹکڑے کردیگا دونوں ٹکڑے اتنی دور جاکر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والا تیر جاکر گرتا ہے۔پھر دجال اس (مقتول) جوان کو پکارے گا تو وہ اٹھ کر اسکے پاس آجائیگا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیگا۔(مسلم، ج:۴،ص:۲۲۵۰)

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نوجوان پر پہلے بہت تشدّد کرے گا۔کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کریگا پھر پوچھے گا کہ اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تو دجال ہے پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آرے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب مانتا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے) پھر وہ نوجوان کہے گا کہ لوگو! میرے بعد کسی کے ساتھ یہ ایسا نہیں کرسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا چنانچہ اسکی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا،لہٰذا دجال اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دجال اسکو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اسکو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسکو جنت میں ڈالا گیا ہوگا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس نوجوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہوگی۔(ج:۴،ص:۲۲۵۶،مسند ابی یعلی، ج:۲،ص:۵۳۴)

فائدہ ❶: کیا وقت تھم جائے گا؟

وقت کا تھم جانا یہ اس کے جادو کا اثر ہوگا یا جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ ایسا کریگا۔کیونکہ جب صحابہؓ نے یہ پوچھا کہ یارسول اللہ اس صورت میں ہم نمازیں کتنی پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: کہ وقت کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھتے رہنا۔ وقت کی رفتار کو روکنے کے سلسلے میں دجالی طاقتیں مسلسل کوششیں کر رہی ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ٹائم مشین کے نام سے ایسا نظام بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جسکے ذریعے انسان کو گذرے وقت میں پہنچا دیا جائے گا، وہ درحقیقت تو موجودہ وقت میں ہوگا لیکن اس مشین کے ذریعے اسکو ایسا لگے گا کہ وہ ابھی گذرے وقت میں ہے۔ اس کی واضح صورت جلد دنیا کے سامنے لائی جاسکتی ہے۔

فائدہ ❷: صحابیؓ کا دجال کی رفتار اور دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں سوال انکی عسکری سوچ کا پتہ دیتا ہے۔ صحابیؓ کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کو دجال سے کتنے دن جنگ کرنی ہوگی چونکہ جنگ میں نقل وحرکت (Movement) انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اسلئے صحابیؓ نے پوچھا کہ اس کی رفتار کیا ہوگی؟

فائدہ ❸: پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ہفتہ کے برابر، باقی سینتیس (۳۷) دن عام دنوں کے برابر ہونگے۔ اس طرح دجال کے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت ایک سال دو مہینے اور چودہ دن کے برابر بنتی ہے۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہو جائے گا۔ بعض شارحین نے دن کے لمبا ہونے کا مطلب یہ لکھا ہے کہ پریشانی کے باعث دن لمبا لگے گا۔

شارح مسلم امام نوویؒ نے اس کا جواب یوں دیا ہے " قال العلماء هذا الحديث علىٰ ظاهره........يدل عليه قوله ﷺ وسائر ايامه كايامكم. الخ

یعنی علماء حدیث نے فرمایا یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور یہ تین دن اتنے ہی لمبے ہونگے جتنا کہ حدیث میں ذکر ہے، اس بات پر نبی ﷺ کا یہ قول دلیل ہے کہ باقی تمام دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہونگے نیز صحابہ کا یہ سوال کرنا کہ یا رسول اللہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نماز ہی کافی ہوگی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نہیں بلکہ اندازہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہنا"۔ (شرح مسلم نووی)

فائدہ ❹: یہاں دائیں بائیں فساد پھیلانے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ جہاں ہوگا وہاں تو فساد ہوگا ہی اسکے دائیں بائیں اسکے ایجنٹ فساد پھیلا رہے ہونگے۔ جیسا کہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کمانڈر انچیف خاص خاص جگہوں پر جاتا ہے اور باقی جگہ اپنے ماتحتوں کو بھیجتا ہے۔ ہماری اس بات پر دلیل وہ روایات ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ دجال کو جب ایک نوجوان کے بارے میں اطلاع ملے گی کہ وہ اس کو برا بھلا کہتا ہے، تو دجال اپنے لوگوں کو پیغام بھیجے گا کہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نوجوان کو میرے پاس لے آؤ۔ یہ روایت نعیم ابن حماد نے ''الفتن'' میں نقل کی ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ دجال کے علاوہ بھی اس کے لوگ اہلِ ایمان کے خلاف جنگ میں مصروف ہونگے۔اور دجال جگہ جگہ جا کر انکی نگرانی کر رہا ہوگا۔دجال کے مالی نظام اور زرعی نظام پر ہم آگے چل کر بات کرینگے۔

ابن صیاد کا بیان

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منوہ میں رہتا تھا۔اس کا اصل نام ''صاف'' تھا۔وہ جادو اور شعبدہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہونگی، یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکرمند رہتے تھے اور اسکی حقیقت جاننے کے لئے کئی مرتبہ چھپ کر بھی اسکی گفتگو سننے کی کوشش کی۔البتہ آپ ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہؓ میں بھی کچھ اکابرِ صحابہؓ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروقؓ صحابہؓ کی ایک جماعت میں شامل ہو کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کے پاس گئے، اور انھوں نے اس کو (یہودیوں کے ایک محلّہ) بنومغالہ میں کھیلتے ہوئے پایا، وہ اس وقت بالغ ہونے کی عمر کے قریب تھا، ابن صیاد ان سب کی آمد سے بے خبر (اپنے کھیل میں مشغول) رہا۔یہاں تک کہ رسول ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا، (اور جب وہ متوجہ ہوا تو) آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے (یہ سن کر بڑی غصیلی نظروں سے) آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں یعنی ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو، اور پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کو (پکڑ لیا اور) خوب زور سے بھینچا، اور فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بتا کہ تو کیا دیکھتا ہے، یعنی غیب کی چیزوں میں سے تجھے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے جواب دیا کبھی تو میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی، رسول ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا تیرا سارا معاملہ گڈ مڈ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، اور جو بات آپ ﷺ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین تھی ،اس نے جواب دیا وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) دُخ ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا دور ہٹ۔ تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے (صورتِ حال دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑادوں؟ رسول ﷺ نے فرمایا ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو پھر تم اس کو نہیں مار سکتے ،اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک اور دن) رسول کریم ﷺ کھجور کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا ،اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ ابی ابن کعبؓ انصاری بھی تھے رسولِ کریم ﷺ وہاں پہنچ کر کھجور کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے ،تاکہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپ ﷺ کچھ باتیں سن لیں ،اس وقت ابن صیاد چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا ،اور اندر سے کچھ گنگنانے کی آواز آرہی تھی ،اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا ،اور کہا ارے صاف (یہ اس کا اصل نام تھا)۔ یہ محمد آئے ہیں۔ ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنانا بند کر دیا ،(یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا: اگر اسکی ماں اسکو نہ ٹوکتی (یعنی گنگنانے دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کی جس کے وہ لائق ہے ،پھر دجال کا بیان کیا فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں ،اور نوحؑ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو ،نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے ،لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی ،سو تم جان لو دجال کانا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (بخاری ،ج:۳،ص:۱۱۱۲، مسلم ،ج:۴،ص:۲۲۴۴)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن (راستے میں) میری ملاقات ابن صیاد سے ہوگئی ،اس وقت اسکی آنکھ سوجی ہوئی تھی ،میں نے پوچھا تیری آنکھ میں یہ ورم کب سے ہے؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟ اس نے کہا اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کے مانند تھی۔ (مسلم شریف)

حضرت محمد ابن منکدر تابعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کو دیکھا وہ قسم

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو سنا وہ حضور ﷺ کے سامنے قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اس سے انکار نہیں فرمایا (یعنی اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس کا انکار کرتے۔) (بخاری:۶۹۲۲، مسلم:۲۹۲۹)

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اس روایت کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں نقل کیا ہے۔ (بحوالہ مظاہرِ حق جدید)

حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول ﷺ نے فرمایا دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گذاریں گے کہ انکے ہاں لڑکا نہیں ہوگا پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانتوں والا ہوگا۔ (بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانتوں والا پیدا ہوگا)۔ وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ یعنی جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اس کی دونوں آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے ہمارے سامنے اس کے ماں باپ کا حال بیان کیا اور فرمایا اس کا باپ غیر معمولی لمبا اور کم گوشت والا (یعنی دبلا) ہوگا۔ اسکی ناک مرغ جیسے جانور کی چونچ کی طرح (لمبی اور پتلی) ہوگی۔ اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھ والی ہوگی، ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہودیوں میں ایک (عجیب وغریب) لڑکے کی موجودگی کے بارے میں سنا تو میں اور زبیر ابن العوامؓ (اسکو دیکھنے چلے گئے) جب ہم اس لڑکے کے والدین کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل اسی طرح کے ہیں (جیسا کا رسول کریم ﷺ نے ہم سے ان کا حال بیان کیا تھا) ہم نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے انھوں نے بتایا ہم نے تیس سال اس حالت میں گذارے کہ ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہیں تھا پھر ہمارے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بڑے دانتوں والا اور بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا، ابو بکرہؓ کہتے ہیں ہم دونوں (انکی یہ بات سن کر) وہاں سے چل دیئے اور پھر ہماری نظر اچانک اس لڑکے (یعنی ابن صیاد) پر پڑی جو دھوپ میں چادر اوڑھے پڑا تھا اور اس (چادر) میں گنگناہٹ کی ایک ایسی آواز آرہی تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی (ہم نے وہاں کھڑے ہوکر وہاں کوئی بات کی ہوگی یا کچھ اور کہا ہوگا) اس نے سر سے چادر ہٹا کر ہم سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا ہے ہم نے (حیرت سے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا) کہ (ہم تو سمجھے کہ تو سو رہا ہے) کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (ترمذی: ۲۲۴۸)[1]

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ ہو گیا اس نے مجھ سے اپنی اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اسکو پہنچی تھی وہ کہنے لگا کہ لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابو سعید! کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی، جبکہ میری اولاد ہے، کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ یاد رکھو خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں، (وہ کہاں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اسکے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں (ابن صیاد کی یہ باتیں سن کر) شبہ میں پڑ گیا میں نے کہا تو ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو، ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے ابن صیاد سے کہا کہ کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو ابو سعید کہتے ہیں کہ اس نے (یہ سن کر) کہا کہ ہاں، اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے فریب میں ڈالنے اور شعبدہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام چیزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برا نہ سمجھوں۔ (مسلم: ۲۹۲۷)

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ (ابوداؤد بسندِ صحیح)

کیا ابن صیاد دجال تھا؟

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں کبھی کوئی حتمی بات نہیں بیان فرمائی، صحابہ کرامؓ کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔ جو حضرات ابن صیاد کے دجال ہونے کا انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ دجال کافر ہوگا، مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس کی اولاد نہیں ہوگی۔

جبکہ جو حضرات ابن صیاد ہی کے مسیح دجال ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان فرمائی تھیں حتیٰ کہ اس کے ماں باپ

1 علامہ البانیؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

رعایتی قیمت-/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ویسے ہی تھے جو آپ ﷺ نے انکے بارے میں بیان فرمایا نیز ابن صیاد کا حضرت ابوسعیدؓ کو یہ کہنا کہ میں دجال کی پیدائش کا وقت اور اس کی جگہ کو جانتا ہوں۔ ابن صیاد کو دجال کہنے والے، ابن صیاد کی اس دلیل (اس کا مسلمان ہونا اور مکہ مدینہ میں جانا) کا جواب یہ دیتے ہیں، کہ جب ابن صیاد سے حضرت ابوسعید خدریؓ کے ہمسفر لوگوں میں سے کسی نے یہ پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرے گا کہ تو دجال ہو؟ تو اس نے کہا کہ اگر وہ چیزیں جو دجال کو دی گئی ہیں مجھے دیدی جائیں تو میں برا نہیں سمجھوں گا یعنی میں دجال ہونا پسند کرونگا تو ابن صیاد دائرہ اسلام سے اسی وقت خارج ہوگیا تھا۔ جہاں تک تعلق اسکے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا ہے تو مسلم شریف کے شارح امام نوویؒ فرماتے ہیں: واما اظهاره الاسلام وحجه وجهاده واقلاعه عما كان عليه فليس بصريح فيه انه غير الدجال. (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: جہاں تک سوال اس کے اسلام کے اظہار، حج، جہاد اور اپنی تکلیف کی حالت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے تو اس سب میں یہ صراحت تو نہیں ہے کہ وہ دجال کے علاوہ کوئی اور تھا۔

اکابرِ صحابہ میں حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ اور کئی اکابرِ صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاریؒ نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے اور حضرت جابرؓ نے جو حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے اس کو بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا ہے، اور تمیم داری والے واقعہ میں فاطمہ بنتِ قیس والی حدیث کو نہیں لیا ہے۔ (فتح الباری، ج:۱۳، ص:۳۲۸)

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے انکی دلیل حضرت تمیم داری والی حدیث ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں "تمیم داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل وصورت میں اصفہان چلے جانے (غائب ہونے) تک موجود رہا، چنانچہ وہاں جا کر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہوگیا جب تک اللہ تعالیٰ اس کو نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔ (فتح الباری، ج:۱۳، ص:۳۲۸)

نیز ابنِ حجرؒ اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں جس کو ابو نُعیم نے تاریخ اصفہان میں نقل کیا ہے۔

رعایتی قیمت =/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حسان بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودی ناچ رہے ہیں اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان ناچنے گانے والوں کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ ہمارا وہ بادشاہ جس کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے، آنے والا ہے۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گذاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا، تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قبا تھی، اور یہودی لوگ ناچ گا رہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد تھا۔ پھر وہ یہودیہ بستی میں داخل ہو گیا، اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔[1] (بحوالہ فتح الباری، ج:۱۳، ص:۳۲۷)

اس بحث کو اسی بات پر ختم کرتے ہیں چونکہ نبی کریم ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی حتمی بیان نہیں فرمایا لہٰذا اصل مسئلہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس طرح کے راز چھپانے میں اس کی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں جو تمام جہانوں کے لئے خیر کا باعث ہوتی ہیں۔

اولاد آزمائش ہے

حضرت عمرانؒ بن حدیر ابی مجلزؒ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب دجال آئیگا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائینگے ایک جماعت اس سے قتال کرے گی، ایک جماعت (میدانِ جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اسکے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اسکو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا اور جو نماز پڑھنے والے اسکی حمایت کرینگے یہ اکثر وہ لوگ ہونگے جو بال بچوں والے ہونگے، وہ کہیں گے ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لڑنے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔ سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہوگا۔ اور اس (دجال) کے لئے دو زمینوں کو تابع کر دیا جائے گا، ایک بدترین قحط کا

1 فتح اصفہان حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی جبکہ واقعہ حرہ تقریباً اسکے چالیس سال بعد ہوا؟ اس کا جواب ابن حجرؒ نے یہ دیا ہے کہ حسان کے والد نے جو ابن صیاد کو یہودیہ بستی میں داخلہ ہوتے ہوئے دیکھا وہ فتح اصفہان کے بعد کی بات ہے نہ کہ فتح اصفہان کے وقت کی۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکار زمین ، (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے اور دوسری سر سبز و شاداب زمین جسے وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا اللہ کی قسم اس صورتِ حال کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اسکے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آسکتا ، (ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پالونگا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہورہی ہے جان دیکر اس سے نجات مل جائیگی)۔ چنانچہ مسلمان اس سے کہیں گے تو اللہ سے ڈر یہ تو مصیبت ہے۔ اس پر وہ انکی بات ماننے سے انکار کر دیگا۔ اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔ سو جب یہ ایمان والا اسکو غور سے دیکھے گا تو اسکے خلاف گمراہی، کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، یہ سن کر کانا (دجال حقارت سے) کہے گا، اسکو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا، اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے، (لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اسکو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے بارے میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں۔ اسکے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کریگا جسکے نتیجے میں اسکے دو ٹکڑے ہو جائینگے ، پھر اسکو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اسکے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے گا، اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں ہوگی، پھر دجال کہے گا کہ اسکو دیکھو میں نے اسکو قتل کیا پھر زندہ کر دیا، (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کانے (دجال) کے پاس ایک چھُری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی ، وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانبا اسکے اور چھری کے درمیان حائل ہو جائے گا، اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی ، چنانچہ کانا مومن کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا اسکو آگ میں ڈالدو، تو اسکو اسی قحط زدہ زمین میں ڈالدیا جائے گا جسکو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا، حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (السّنن الواردۃ فی الفتن ج:٦ ص: ١١٧٨) [1]

فائدہ ❶: کچھ نماز پڑھنے والے بھی اپنے بال بچوں کی وجہ سے دجال کا ساتھ دینے پر مجبور ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کو آزمائش و امتحان قرار دیا ہے اور اصول یہ ہے کہ امتحان کے لئے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے، لہٰذا وہ دین دار حضرات جو ایمان کی حالت میں اپنے رب سے

---

1 اس کی سند صحیح ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کرنے کے خواہاں ہیں، انکو چاہئے کہ وہ ابھی سے اس بات کی مشق کریں کہ اللہ کے لئے اپنے بچوں کو چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ اس راستے میں جانے کا ارادہ کریں جس راستے کے بارے میں عام خیال یہ ہو کہ وہاں جا کر واپس نہیں آتے، یا وہاں جو جاتا ہے مر جاتا ہے۔ خود بھی بار بار یہ مشق کریں اور بیوی اور بچوں کو بھی اس کے لئے ذہنی طور پر تیار کریں۔ اس طرح پورا گھر آنے والے امتحان کے لئے بالکل تیار ہو جائے گا اور اللہ کی مدد سے دجال کے وقت اپنا دین بچانے کے لئے وہ ہر قربانی دینے کو تیار ہوگا۔

فائدہ ❷: دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہونگے، ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا اور دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔ مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو، لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرشِ الٰہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں، اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے، سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سرِ عام للکارے گا۔

دجال کا معاشی پیکج

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِي قَالَ يَخْرُجُ الدَّجالُ فَيَتْبَعُهُ نَاسٌ يَقُولُونَ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّه كَافِرٌ وَإِنَّمَا نَتَّبِعُهُ لِنَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِ وَنَرْعيٰ مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً۔ [1] (رواہ ابوعمرو الدانی۔ والفتن نعیم بن حماد، ج:۲، ص:۵۴۶)

ترجمہ: حضرت عبیدؒ بن عمیر اللیثی فرماتے ہیں دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اسکے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہونگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اسکے اتحادی اسلئے بنے ہیں کہ اسکے کھانے میں سے کھائیں اور اسکے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں، چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

فائدہ: آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے، اگر غور کریں تو ساری صورتِ حال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں، اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

حضرت شہر بن حوشبؒ نے اسماءؓ بنتِ یزید انصاریہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ میرے

[1] اس کی سند صحیح ہے۔ ابن ابی شیبہؒ نے بھی یہ اپنی مصنف میں روایت کی ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے دجال کا بیان فرمایا اور فرمایا ''اس کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اونٹنی زندہ کردوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ دیہاتی کہے گا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد شیاطین اس کے اونٹ جیسا بنا دینگے، اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی، اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جس کے باپ اور بھائی مر گئے ہونگے، ان سے کہے گا کہ کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کردوں تو، تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا کیوں نہیں۔ چنانچہ شیاطین اسکے باپ اور بھائی کی شکل میں آجائینگے۔ یہ بیان کرکے آپ ﷺ باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے آپ ﷺ دروازے کی دونوں چوکھٹیں (یا دونوں کواڑ۔ راقم) پکڑ کر کھڑے ہوگئے، اور فرمایا اسماءؓ کیا ہوا؟ تو اسماءؓ نے فرمایا، یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو دجال کا ذکر کرکے ہمارے دل ہی نکال دئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لئے رکاوٹ ہونگا، ورنہ میرا رب ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔ پھر اسماءؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! واللہ ہم آٹا گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک نہ لگے تو اس وقت تک اہلِ ایمان کی حالت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا انکے لئے وہی تسبیح وتحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔ (الفتن نعیم ابن حماد، ج:۲، ص:۵۳۵، المعجم الکبیر)

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق سے امام احمد نے بھی روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے ''آپ ﷺ نے فرمایا جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔

فائدہ ❶: مسند الطیالسی میں یہ روایت شہر بن حوشب کی سند کے علاوہ دوسری سند سے آئی ہے۔

فائدہ ❷: دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا ان پر خوف کا عالم طاری ہوگیا۔ اس بیان کا حق ہی یہ ہے کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔ اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

حضرتِ حذیفہؓ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسکو اسلئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو اس پر عمل کرو۔ اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ اسکا فتنہ سخت ترین فتنہ ہے۔ (السنن الواردۃ فی الفتن)

دجال کی سواری اور اس کی رفتار

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا، اور اسکا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (تقریباً بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اسکی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی)۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہوکر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائیگا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)۔ وہ کہے گا کہ میں تمام جہانوں کا رب ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے۔ تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسکو روک دوں؟ چنانچہ سورج رک جائیگا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائیگا۔ (اسکی تفصیل دوسری حدیث میں آئی ہے۔ راقم) اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو چلا دوں، تو لوگ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائیگا۔ اور اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی کہ یارب میرے بیٹے اور اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔ چنانچہ (شیاطین اسکے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان سے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زناء) کرے گی۔ اور لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہونگے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے چنانچہ دجال شیاطین کو انکے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دیگا، یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہونگے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے کہ اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔ اور دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ اور جاری نہر ہوگی، اور ایک پہاڑ باغات (مراد پھل) اور سبزی کا ہوگا، اور ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ میری جنت ہے اور یہ میری جہنم ہے۔ اور یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔ اور حضرت یسع علیہ السلام اس کے ساتھ ساتھ ہونگے جو لوگوں کو ڈرار ہے ہونگے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت یسعؑ کو بہت پھرتی اور تیزی دینگے جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا کہ میں سارے جہانوں کا رب ہوں تو لوگ اس کو کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ اس پر حضرت یسعؑ کہیں گے لوگوں نے سچ کہا۔ اس

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد حضرت یسعؑ مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دینگے میں میکائیل ہوں اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ پھر حضرت یسعؑ مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے کہ میں جبرئیلؑ ہوں اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ ﷺ کے حرم سے دور رکھوں۔ (اس کے بعد) دجال مکہ کی طرف آئے گا۔ سو جب میکائیل کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔ اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبرئیلؑ کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا۔ لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ اور (مسلمانوں کو حالات سے) خبردار کرنے والا ایک شخص (یعنی مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنھوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا، اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (یعنی تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہونگے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔ راقم) وہ (قاصد) کہے گا دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔ تو وہ (فاتحین) کہیں گے کہ تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔ تو (قاصد) کہے گا کہ (نہیں) بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔ راقم) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ (دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا کہ اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟ لوگ کہیں گے ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔ (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔ اس پر وہ (قاصد) کہے گا اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم ﷺ نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی، جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا نہ تو تلوار کا وار نہ چھری اور نہ ہی پتھر کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔ اور اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دینگے (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کرینگے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑیگا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کرینگے (یعنی جو بھی اسلحہ دور مار کرنے والا ان کے پاس ہوگا۔ راقم) (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقت ور سے طاقت ور بھی ایسا کرے گا)۔ اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی۔ (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام) (الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۲، ص:۳۴۳) [1]

فائدہ ❶: سواری کی یہ رفتار ہم نے ایک قدم (ایک قدم ایک سیکنڈ ہوا) میں تین دن کا سفر طے کرنے سے لی ہے۔ تین دن کا شرعی سفر اڑتالیس میل ہے۔ جو درمیانہ قول کے مطابق بیاسی کلومیٹر بنتا ہے۔ یعنی بیاسی کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے وہ سفر کریگا۔ مسلم شریف میں نواس بن سمعانؓ کی روایت میں اسکی رفتار کے بارے میں گذرا ''جیسے وہ بارش جسکو ہوا اڑا لیجاتی ہے۔''

دجال کی سواری کے بارے میں تفصیل ''برمودا تکون اور دجال'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ ❷: افیق (Afiq) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام اینٹی پیٹرس (Anti Patris) بھی ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر۲)

بائبل کے مطابق افیق وہ جگہ ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے بپتسما (Baptism) لیا تھا اور

[1] اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت بھی یہاں بپتسما کے لئے بڑی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔(انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اُذُنُ حِمارِ الدّجّالِ تُظِلُّ سَبْعِينَ اَلْفاً. (الفتن نعیم بن حماد، ج:۲،ص:۵۴۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آجائیں گے۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب دجال اردن میں آئے گا تو وہ طور پہاڑ، ثابور پہاڑ اور جودی پہاڑ کو بلائے گا یہاں تک کہ یہ تینوں پہاڑ آپس میں اس طرح ٹکرائیں گے جیسے دو بیل یا دو مینڈھے آپس میں سینگ ٹکراتے ہیں۔(الفتن نُعیم ابن حماد، ج:۲،ص:۵۳۷)

عَنْ نَهِيكِ بْنِ صريم قال قال رسولُ اللهِ ﷺ لَتُقَاتِلُنّ الْمُشْرِكِينَ حَتىٰ تُقَاتِلَ بَقِيَّتُكُمْ عَلىٰ نَهْرِ الْاُرْدُنِ الدَّجالَ أَنْتُمْ شَرْقِيَّةٌ وَهُمْ غَرْبِيّةٌ.

(الاصابۃ، ج:٦،ص:٤٧٦)

ترجمہ: حضرت نہیکؓ بن صریم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور مشرکین سے قتال کرو گے، یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتال کریں گے۔(اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہوگے، اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔

فائدہ: مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے جس میں مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پائیں گے۔

دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ

حضرت مجمع بن جاریہ انصاریؓ کہتے ہیں میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ عیسیٰ بن مریم دجال کو لُد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کرینگے (مسند احمد، ج:۳،ص:۴۲۰، ترمذی:۲۲۴۴)[1]

فائدہ: لُد تل ایب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے مطابق 61,100 ہے۔(دیکھیں نقشہ نمبر ۲ لُد)

یہاں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس ایئر پورٹ بنایا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہاں سے وہ بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی ایئر پورٹ پر قتل کردیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کانے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔ تاکہ

1 علامہ البانیؒ نے ترمذی کی روایت کو صحیح کہا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

عن أبی هریرةؓ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال لا تقومُ السّاعةُ حتیٰ یُقاتِلَ المُسلِمونَ الیهودَ فیقتُلُهم المسلمونَ حتیٰ یَختَبِیَ الیهودُ مِن وَرَاءِ الحَجرِ والشَّجرِ فیقولُ الحجرُ أوالشجرُ یا مُسلِمُ یا عبدَ اللهِ هٰذا یهودِیٌ خَلفِی فتعالَ فا قتُلْه الاّ الغرْقَدُ فانّه مِن شجرةِ الیهود . (مسلم شریف، ج:۴،ص:۲۲۳۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کرینگے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائینگے تو پتھر اور درخت یوں کہے گا ''اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرقد نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔''

فائدہ: یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرمادے گا اور وہ بھی انکے خلاف گواہی دینگی۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ انکی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نام پر ماحولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات کے جنگلات تباہ و برباد کردیے گئے۔ اللہ کی دشمن اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اسکے اثرات سے زمین کا ذرہ ذرہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقد کے درخت لگانے شروع کئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔ ممکن ہے اس درخت کے ساتھ انکی کوئی خاص نسبت ہو۔

حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ زوراء میں جنگ ہوگی، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ زوراء کیا ہے؟ فرمایا مشرق کی جانب ایک شہر ہے، جو نہروں کے درمیان ہے، اللہ کی مخلوق میں سب سے بدتر مخلوق اور میری امت کے جابر لوگ وہاں رہتے ہیں، ان پر چار قسم کا عذاب مسلط کیا جائیگا، اسلحہ کا (مراد جنگیں ہے۔ راقم) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ

رعایتی قیمت-/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کا۔اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کرینگے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئیگا، یہاں تک کہ وہ دمشق آئیگا۔اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گذریگا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ پر بیعت نہ کریں، سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جسکے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائینگے۔اسکے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھینگے اور اسکو لوٹینگے۔اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جسکو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا، چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا، اور سفیانی کی فوج کو قتل کریگا، سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کریگا، اسکے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبریلؑ کو بھیجے گا اور کہے گا کہ جبریلؑ انکو عذاب دو چنانچہ جبریلؑ علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر مارینگے جسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیگا، سوائے دو آدمیوں کے ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، یہ دونوں سفیانی کے پاس آئینگے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائینگے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں، اسکے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھینگے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ وہ (رومی سردار) انکو سفیانی کے پاس بھیج دیگا، لہٰذا سفیانی انکو دمشق کے دروازے پر پھانسی دیدیگا پھر حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ صورتِ حال یہاں تک پہنچ جائے گی کہ سفیانی ایک عورت کے ساتھ دمشق کی مسجد میں مجلس مجلس گھومے گا، اور جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اسکی ران کے پاس آئیگی اور اس پر بیٹھ جائیگی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا، تم ہلاک ہو۔تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجدِ دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑادیگا، اور ہر اس شخص کو قتل کردیگا جو اس بات میں اس سے اختلاف کریگا۔(یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہونگے۔راقم) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور انکے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کردیا ہے اور تمہارے اوپر محمد ﷺ کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔لہٰذا مکہ پہنچ کر اسکے ساتھ شامل ہو جاؤ، وہ مہدی ہیں اور انکا نام احمد ابن عبداللہ ہے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر عمرانؓ بن حصین خزاعی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے رسول اللہ ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہونگی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا اسکے داہنے گال پر کالا تل ہوگا۔ وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا. (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے)، اور مشرق سے قبائل آئینگے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے، اسکے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے ہاتھ پر بیعت کرینگے پھر شام کی طرف کوچ کرینگے، جبریل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہونگے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہونگے، زمین وآسمان والے، چرند و پرند، اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہونگی، انکے دورِ حکومت میں پانی کی کثرت ہوجائیگی، نہریں وسیع ہوجائیں گی، زمین اپنی پیداوار دوگنی کردیگی اور خزانے نکال دیگی، چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جسکی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں، (اسکے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کرینگے، حضرت حذیفہؓ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنگِ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا، خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے، حضرت حذیفہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہونگے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا اے حذیفہ اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہونگے، انکا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہونگے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہونگے اور دمشق پہنچیں گے، پھر اللہ انکی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا، یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا، اس کا نام "طبارہ" ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا، سوتم ان سے سات سال کے لئے صلح کروگے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دینگے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔ راقم) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کروگے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کروگے، اسکے بعد تم سرسبز سطحِ مرتفع میں آ ؤگے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آئی ہے۔ (یعنی یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)۔ (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دیگا، اور کہے گا، اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس وقت رومی دھوکہ کرینگے، اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہوجائیگی، ان

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی بھی نہ بچے گا، اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدتِ حمل کے برابر تیاری کرینگے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی ۸۰ جھنڈوں کا ذکر ہے، دونوں روایات میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہونگے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہونگے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہونگے ۔ واللہ اعلم) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے، یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہونچ جائینگے، حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کریگا اور کہے گا کہ سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔ اب تمہارے امام مسلمانوں کو لیکر دمشق سے کوچ کرینگے، اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئینگے، پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، اور مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جسکے ستر امیر (کمانڈر) ہیں انکی روشنی آسمان تک جاتی ہے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہونگے۔ لوہا لوہے سے ٹکرائے گا (یعنی تلواریں ٹوٹ کر گریں گی) یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی سیخ سے ماریگا اور اسکو پھاڑ دیگا اور دو ٹکڑے کر دیگا، باوجود اسکے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم انکا اس طرح قتلِ عام کروگے کہ گھوڑے خون میں داخل ہوجائینگے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا، چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے ماریگا، اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا، اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائیگا، چناچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس صبح (دن) سخت جنگ کرینگے، پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا، چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ ننانوے ہزار قتل ہوجائینگے، اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا اے لوگو! شام میں داخل ہوجاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہونگی جن پر سوار ہوکر وہ شام کی طرف جائینگے، اور وہ خچر ہونگے جن پر روانہ ہونگے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہونچ جائینگے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سوار ہوکر، اپنی بند تلواریں لٹکائے آئینگے اور کہیں گے ہم اللہ کے سچے بندے ہیں، نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں، (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں) یہاں تک کہ عمق انطا کیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئینگے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔ (راقم) وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ملکر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کرینگے، چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہوجائینگے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گذرا ہے)۔ اور تم قدم بقدم چلو گے، تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوگے، اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور ہوگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ بنی آدم میں ایسا کوئی فرد نہیں جس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہوئی ہو، سوائے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔ کیونکہ انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ توبہ کرنے سے اللہ تمھیں گناہوں سے اس طرح پاک کردیتا ہے جیسے صاف کپڑا میل سے پاک ہوجاتا ہے۔ (یعنی اگر کسی نے پہلے گناہ کیا بھی تھا تو توبہ کرنے کے بعد بالکل صاف ہوچکا ہے)۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گذرو گے اور تکبیر کہوگے تو اسکی دیوار گرجائیگی، چنانچہ تم ان سے جنگ کروگے (اور جنگ جیت جاؤگے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہوجاؤگے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤگے جسکے نتیجے میں اسکی دیوار گرجائیگی، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کریگا، پھر تم اس میں داخل ہوجاؤگے، تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کروگے۔ اور وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالوگے، تم دار البلاط (White House) میں قیام کروگے، پوچھا گیا یا رسول اللہ یہ دار البلاط کیا ہے؟ فرمایا بادشاہ کا محل۔ اسکے بعد تم وہاں ایک سال رہوگے وہاں مسجدیں تعمیر کروگے، پھر وہاں سے کوچ کروگے اور ایک شہر میں آؤگے جسکو ''قدمار یہ'' کہا جاتا ہے، تو ابھی تم خزانے تقسیم کررہے ہوگے کہ سنوگے کہ اعلان کرنے والا اعلان کررہا ہے کہ دجال تمھاری غیر موجودگی میں ملکِ شام میں تمھارے گھروں میں گھس گیا ہے، لہٰذا تم واپس آؤگے، حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی، سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤگے، پھر تم ایک شہر جسکا نام ''عکا'' Akko (یہ حیفاء کے قریب اسرائیل کا ساحلی شہر ہے۔ دیکھیں نقشہ عکا..) ہے وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگے،(اسکے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحلِ اردن سے ہونگیں،اس دن تمہارے چار لشکر ہونگے، ایک مشرق والوں کا،دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا،تیسرا شام والوں کا،چوتھا اہلِ حجاز کا،(تم اتنے متحد ہوگے)گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو،اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کی بغض وعداوت کوختم کردیگا،چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہوکر)''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے،ہواتمہارے اس طرح تابع کردی جائیگی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی،(اس طرح)تم روم پہنچ جاؤ گے،جب تم شہرِ روم کے باہر پڑاؤ کئے ہوگے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جوصاحبِ کتاب بھی ہوگا(غالبًا یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا)،تمہارے پاس آئیگا،اور پوچھے گا،کہ تمہارا امیر کہاں ہے؟اسکو بتایا جائیگا کہ یہ ہیں۔چنانچہ(وہ راہب)انکے پاس بیٹھ جائیگا، اوران سے اللہ تعالیٰ کی صفت،فرشتوں کی صفت،جنت وجہنّم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائیگا،(امیر المؤمنین کے جواب سن کر)وہ راہب کہے گا،کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا(مسلمانوں کا)دین اللہ اورنبیوں والا دین ہے۔وہ(اللہ)اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔وہ (راہب مزید)سوال کریگا کہ کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟وہ(امیر المؤمنین) جواب دینگے،ہاں۔یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائیگا۔اسکے بعد کہے گا اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اوریہی موسیٰ کا دین ہے۔اوراللہ تعالیٰ نے اسکوموسیٰ اورعیسیٰ پراتارا، نیزتمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہیں کہ وہ (نبی) سرخ اونٹنی والے ہونگے،اورتم ہی اس شہر(روم) کے مالک ہو،سو مجھے اجازت دو کہ میں ان(اپنے لوگوں)کے پاس جاؤں اورانکو(اسلام کی)دعوت دوں،اسلئے کہ(نہ ماننے کی صورت میں) عذاب انکے سروں پرمنڈلا رہا ہے،چنانچہ یہ(راہب)جائیگا اورشہر کے مرکز میں پہنچ کرزوردار آواز لگائیگا اے روم والو!تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جنکا ذکر توریت و انجیل میں موجود ہے،انکا نبی سرخ اونٹنی والا تھا،لہٰذا انکی دعوت پر لبیک کہو اور انکی اطاعت کرلو،(یہ سن کر شہروالے غصے میں)اس راہب کی طرف دوڑ ینگے اوراسکوقتل کردینگے،اسکے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جولوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔یہاں تک کہ یہ آگ مرکزِ شہر تک پہنچ جائیگی،پھر امیر المؤمنین کھڑے ہونگے اورکہیں گے کہ لوگو!راہب کوشہید کردیا گیا ہے،حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کہ وہ راہب تنہا ہی ایک

رعایتی قیمت -/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے۔ ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جاکر دعوت دیگا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائیگی، اور باقی اسکو شہید کردینگے، پھر امیر المؤمنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے۔ واللہ اعلم (راقم) (گذشتہ بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائینگے، جسکے نتیجے میں شہر کی دیوار گر جائیگی۔ اس شہر کا نام روم اسلیئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے، (جب دیوار گر جائیگی مسلمان شہر میں داخل ہوجائینگے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کرینگے، اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالینگے اس تابوت میں سکینہ (Ark of the Covenant) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کا عصاء اور (توریت کی) تختیاں ہونگی، سلیمان علیہ السلام کا منبر ہوگا، اور ''من'' کی دو بوریاں ہونگی جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) یہ منّ دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جب بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا تو اللہ نے بُختِ نصر کو بھیجا اور اس نے بیت المقدس میں ستر ہزار (بنی اسرائیل) کو قتل کیا، پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور انکو بختِ نصر سے نجات دلائے چنانچہ اس نے انکو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا، (آگے) فرمایا اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اسکی اطاعت میں زندگی گذارتے رہے، اسکے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے ۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وإن عدتم عدنا یعنی (اے بنی اسرائیل) اگر تم دوبارہ جرائم کروگے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دینگے۔ سوانھوں نے دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کردیا جس نے انکو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ برباد کرکے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا، اس طرح مسلمان وہی خزانے نکالینگے اور اسکو بیت المقدس میں واپس لے آئینگے۔ اسکے بعد مسلمان کوچ کرینگے اور ''قاطع'' نامی شہر پہنچیں گے، یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟ فرمایا کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے، اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے انکو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے،

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمندروں میں گہرائیاں (اور موجیں) ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس بات پر حضرت عبداللہؓ ابن سلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا، توریت میں اس شہر کی تفصیل (یہ ہے) اسکی لمبائی ہزار میل، اور انجیل میں اسکا نام ''فرع'' یا ''قرع'' ہے، اور اسکی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسکے تین سو ساٹھ دروازے ہیں ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائینگے تو اسکی دیوار (یا اس وقت جو بھی حفاظتی انتظام ہوگا۔ راقم) گر جائیگی، اس طرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالینگے، پھر تم وہاں سات سال رہو گے، پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہود یہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھُلّی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہو ہی نہ، (یعنی جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دیا گیا ہو)۔ وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اسکی جانب سے تین زوردار چیخیں ہونگی جس کو مشرق و مغرب والے سب سنیں گے، وہ دُم کٹے گدھے (یا اس ڈیزائن کا طیارہ یا کوئی اور اڑنے والی سواری۔ راقم واللہ اعلم) پر سوار ہوگا جسکے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا، اسکے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائینگے (کفار اس وقت بڑے سے بڑا مسافر بردار طیارہ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ راقم) ستّر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہونگے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہونگی (تیجانی چادریں بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہونگے تو عیسیٰ ابن مریم کو پائینگے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں، انکے جسم پر دو کپڑے ہونگے، انکے (بال اتنے چمک دار ہونگے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ) سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، اس پر حضرت ابوہریرہؓ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ اگر میں انکے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے مل لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ انکی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی (کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ) تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے، لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دینگے، اب امیرالمؤمنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے، تو ان سے عیسیٰ فرمائینگے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح عیسیٰؑ انکے پیچھے نماز پڑھیں گے،

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ امت کامیاب ہوگئی جسکے شروع میں، میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔ (پھر) فرمایا دجال آئیگا اسکے پاس پانی کے ذخائر اور پھل فروٹ ہونگے، آسمان کو حکم دیگا کہ برس تو وہ برس پڑیگا، زمین کو حکم دیگا کہ (اپنی پیداوار) اگا تو وہ اگادے گی، اسکے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے، ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ (راقم) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا (یا بڑی نالی ہوگی۔ اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف پہاڑ نہیں ہوگا بلکہ اس میں گھی بھی ہوگا۔ یعنی تیار شدہ کھانا ہوگا، راقم)۔ اسکا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گذریگا جسکے والدین مرچکے ہونگے، تو وہ (دجال اس دیہاتی سے) کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو (زندہ کرکے) اٹھادوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دیگا؟ فرمایا کہ وہ (دیہاتی کہے گا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا (کہ اسکے ماں باپ کی شکل اسکے سامنے بنا کر پیش کردو) چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہوجائینگے ایک اسکے باپ کی شکل میں اور دوسرا اسکی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے اے بیٹے اس کے ساتھ ہوجا یہ تیرا رب ہے۔ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اسکے بعد عیسی ابن مریم اسکو فلسطین کے لُد (Lydd) نامی شہر میں قتل کرینگے۔ (اس وقت لد اسرائیل میں ہے)۔

(السنن الواردۃ فی الفتن، ج:۵،ص:۱۱۱۰)

نوٹ: یہ روایت مزید باقی ہے اور یاجوج ماجوج سے لیکر قیامت تک کی علامات اس میں بیان کی گئی ہیں لیکن چونکہ ہمارا موضوع دجال تک ہے اسلیئے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

فائدہ ❶: یہ مکمل روایت ایک جگہ اگر چہ کہیں اور نہیں مل سکی البتہ اسکے مختلف حصے نعیم ابن حماد نے "الفتن" میں نقل کیئے ہیں۔ اس روایت کے کچھ حصے صحیح کچھ ضعیف اور کچھ منکر ہیں۔

فائدہ ❷: اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے، لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (دجلہ وفرات) کے درمیان واقع ہے، تاریخی اعتبار سے دونہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے، جو اس وقت ترکی سے لیکر شام ہوتا ہوا بصرہ تک جاتا ہے یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جسکو انگلش میں میسپوٹیمیا (Mespotamia) کہتے ہیں۔ میسپوٹیمیا اصل میں یونانی لفظ ہے جسکے معنیٰ "دودریاؤں کے درمیان" ہے۔ عراق کو بھی اسی وجہ سے میسپوٹیمیا کہا گیا ہے کہ دجلہ وفرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گذرتا ہے۔ (بحوالہ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ ❸: مشرق سے ایک دابۃ کے نکلنے کا ذکر ہے، اس کا ترجمہ ہم نے سواری سے کیا ہے۔ اس کو بنوتمیم کے شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہے ہونگے۔ ممکن ہے یہ خراسان سے آنے والے لشکر کا حصہ ہوں۔

فائدہ ❹: حضرت مہدی کو جنگِ اعماق کے موقع پر تین جگہوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے مراد خراسان اور یمن سے۔ حالانکہ انکے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

فائدہ ❺: اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عمق میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائیگا جو ساحلِ فرات پر ہونگی، آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے۔ اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ پچھتّر (75) کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہوسکتی ہے۔ اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

فائدہ ❻: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد کیا جائے گا۔

فائدہ ❼: مجاہدین روم کا وہ شہر جہاں انکا بڑا راہب ہوتا ہے فتح کرنے کے بعد "قاطع" شہر فتح کریں گے اور وہاں سات سال تک رہیں گے۔ یعنی چھ سال رہیں گے اور ساتویں سال دجال آئے گا۔

دجال کا دجل وفریب

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کا دجل وفریب ہمہ جہت (Multi Dimension) ہوگا۔ جھوٹ، فریب، افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک وشبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا، اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے۔ لیکن اسکے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہوجائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہوسکتا ہے؟

① دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خوں ریز جنگیں اور انسانیت کا قتلِ عام ہو رہا ہوگا۔ بے روزگاری، مہنگائی، معاشرتی ناانصافیوں کا دور دورا ہوگا۔ گھروں کا امن وسکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا۔ اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو ننانویں فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قائدین سے مایوس ہو کر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہونگے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

② اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک لیڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کردیں گے کہ اس نے بے روزگاروں کو روزگار دیا ہے، قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے، مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت وعداوت کو ختم کرکے ان کو محبت و بھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے، دنیا سے شر پسندوں کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا، اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہوجائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

③ پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ یعنی وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔[1]

④ پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔ (اللہ ہر مسلمان کو اس کانے ملعون کے فتنے سے بچائے۔ آمین

حضرتِ مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں

یہ ابلیس کا پرانا طریقہ کار ہے کہ وہ حق کو مشتبہ (Suspected) بنانے کے لیے اپنے پیدا کئے ایجنٹوں کو حق کے دعوے کیساتھ میدان میں اتارتا ہے۔ نیز حق کو غلط ثابت کرنے کی

[1] ابن ماجہ نے حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے دجال کے نبوت کے دعوے کی روایت نقل کی ہے اس طرح اس کے ساتھ لوگوں کی مذہبی ہمدردیاں بھی شامل ہوجائیں گی۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرتا ہے۔ابلیس کی انتہائی کوشش ہوگی کہ وہ حضرت مہدی کی آمد سے پہلے چند نقلی مہدی کھڑے کرے تا کہ کچھ انکے ساتھ جا کر حق سے دور ہو جائیں اور جب اصلی مہدی آئیں تو لوگ خود بخود تذبذب (Dilema) کا شکار ہو جائیں کہ پتہ نہیں یہ بھی اصلی ہیں یا نہیں؟ گمراہ کرنیوالے قائدین کی حدیث میں آپ ﷺ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔اسکے لئے ابلیس کی کوششیں کچھ یوں ہوسکتی ہیں:

① جھوٹے مہدی کے دعویداروں کو کھڑا کیا جاسکتا ہے۔جس میں حضرت مہدی کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جائے۔یہ جھوٹے دعویدار ایک سے زیادہ ہونگے اور ظاہر ہے کہ اس مہدی کو علم، خوبصورت شکل وصورت اور بہت مضبوط حلقہ مریداں کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے گا اور بڑے بڑے جبے قبے والے اس جھوٹے مہدی کو سچا ثابت کر رہے ہونگے۔

② دوسرا طریقہ ابلیسی قوتوں کی جانب سے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اصل مہدی کے انتظار میں ہوں اور انکو اپنے ایجنٹوں اور پروپیگنڈے کے ذریعہ جھوٹا (نعوذ باللہ) ثابت کرنے کی کوشش کریں۔اسکے لیے وہ ہر مکتبِ فکر کے اہل رائے حضرات کی خدمات حاصل کرنا چاہیں گے جیسا کہ اس دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔اس بات کو شائد اس طرح نہ سمجھا جاسکے۔ایک مثال سے بات سمجھ میں آسکتی ہے۔

جب کوئی شخصیت موجود ہوتی ہے تو اسکے حامی بھی ہوتے ہیں اور مخالفین بھی۔آپ کسی بھی مسلک کے قائد کو لے لیں خود اسی کے ہم مسلکوں میں سے اسکے جانثار بھی ملیں گے اور تنقید کرنیوالے بھی۔بلکہ اسکو کفر کا ایجنٹ تک کہتے ہوں گے۔ہر مسلک کے لوگ اپنے قائد کے نقشے قدم پر چلا کرتے ہیں۔اگر کسی نے اپنے قائد سے پوچھا کہ فلاں شخص ہیں، انکا آج کل بڑا نام ہے اور سنا ہے بڑے اللہ والے ہیں بڑی انکی قربانیاں ہیں تو حضرت آپ کی انکے بارے میں کیا رائے ہے؟ اب جو رائے اس شخصیت کے بارے میں حضرت دینگے انکے تمام حلقے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔اگر حضرت نے فرما دیا سرکار کا آدمی ہے تو اب خواہ وہ شخصیت وقت کی ابدال کیوں نہ ہو، بھلے فرشتے اسکی راہوں میں پر بچھاتے ہوں لیکن حضرت کے فتوے کے بعد انکا پورا حلقہ اسکو سرکار کا ایجنٹ کہتا رہے گا۔

یہ وہ بیماری ہے جو سب سے زیادہ اس طبقے میں ہے جسکے تمام افراد کے ہاتھ میں حق کا علم ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر ایک کا علم ایک دوسرے سے مختلف ہے اور باوجود اسکے کہ سب کا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق ایک ہی مسلک سے ہے پھر بھی ہر ایک کا دعوی یہ ہیکہ بس اسکا علم ہی حق کا علم ہے۔

کاش! اگر یہ اپنی اناؤں کے علم کو سرنگوں کر لیتے تو خدا کی قسم حق کا علم انہیں کے ہاتھوں دنیا پر لہرا رہا ہوتا۔ کاش! اگر یہ اپنے دل و دماغ اور افکار و نظریات کی محدود (Finite) سرحدوں کو لامحدود (Infinite) کر دیتے تو آج بحر و بر اور صحراء و خلاء انکے نعروں سے گونج رہی ہوتیں، ایک دوسرے پر دشمن کا ایجنٹ ہونے کا فتوی لگانے کے بجائے اسلام کے دشمنوں پر توجہ دیتے تو انکی صفوں سے کیا تمام جگہوں سے دشمن کے ایجنٹوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ دجال کے ان خطرناک دجل و فریب کو ذہن میں رکھ کر ام لمومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسی عظیم ہستیاں رو پڑتی تھیں بہادر سے بہادر صحابہؓ رونے لگتے تھے۔

یہ انکا خوف آخرت تھا ورنہ انکے لئے کیا پریشانی ہو سکتی تھی جو اللہ کی جانب سے ہدایت یافتہ ہوں اور جنکی رہنمائی نور الہی سے کی جاتی ہو۔ فکر کا مقام تو ہم گناہگاروں کے لئے ہے لیکن افسوس ہم کبھی غور کرنے کی بھی تکلیف نہیں کرتے اور اس طرح مطمئن ہیں جیسے کوئی فتنہ ہے ہی نہیں۔

دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں

دجال اللہ تعالی کی جانب سے ایک امتحان و آزمائش ہوگا تاکہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دیئے گئے ہونگے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔

دور جدید کی ایجادات سائنسی تجربات و تحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات باآسانی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ابلیسی مشن کو پورا کرنے کیلیئے کی جارہی ہیں۔ یہاں ہم عالمی اداروں کی تیاریوں کا مختصر خاکہ پیش کرینگے تاکہ حالات کا کچھ اندازہ ہو سکے۔

دجال اور غذائی مواد

دجال کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ اسکے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانی والی سب سے بڑی کمپنی نیسلے (Nestle) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے۔ اور اسکا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد، مشروبات (Beverages)، چاکلیٹ، تمام مٹھائیاں، کافی، پاؤڈر دودھ، بچوں کا دودھ، پانی، آئس کریم، تمام قسم کا غلہ، چٹنیاں، سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو۔ اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں نیسلے کی محتاج ہے۔

کاشت کار بمقابلہ دجال

جو لوگ دجال کی خدائی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے دجال ان سے ناراض ہو کر واپس چلا جائے گا اور پھر ان کی کھیتیاں سوکھ جائیں گی۔ اس بات کو کاشتکار حضرات آج کے دور میں بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک لفظ کا مطلب سمجھتے چلیں۔

پیٹنٹ (Patent): یہ ایک قانون ہے جو مالک کی حقِ ملکیت کو ثابت کرتا ہے۔ نئی عالمی زرعی پالیسی، جس کو کسانوں کی ترقی و خوشحالی میں انقلاب کا نام دیا جا رہا ہے دراصل ان کے ہاتھ سے اناج کا ایک ایک دانہ تک چھین لینے کی سازش ہے۔

غذائی مواد کے بیجوں (seeds) کو پیٹنٹ کے ذریعے یہودی کمپنیاں کسی بیج کو Patent کر لیں تو پھر گویا وہ ان کی ملکیت ہو گیا۔ مثلاً پاکستانی چاول کو وہ کسی نام سے پیٹنٹ کر لیں تو ہمارا ہر کسان اس کمپنی سے باسمتی کا بیج خریدنے کا پابند ہو گا اگر وہ اپنا بیج بنائے گا تو اس پر جرمانہ اور جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ چونکہ یہ بیج مصنوعی طور پر جینیاتی (Genetic) طریقے سے تیار کیا جاتا ہے اسلئے یہ بیج ایک سال ہی پیداوار اگا سکے گا۔ آئندہ سال پھر اگر باسمتی کاشت کرنا ہو تو نیا بیج خریدنا پڑیگا۔ اس کے ساتھ دوائی بھی اسی کمپنی کی اس پر کام کرے گی۔ اور اگر کسی اور کمپنی کا اسپرے کیا تو فصل تباہ ہو جائے گی۔ نیز اس بیج سے تیار شدہ فصل غذا کے بجائے بیماری ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ قحط زدہ افریقی ممالک نے ان بیجوں سے تیار شدہ امریکی غذائی امداد لینے سے انکار کر دیا اور زیمبیا کے صدر نے یہاں تک کہا کہ ''اپنے لوگوں کو دینے سے قبل ہمیں اسکی جانچ ضرور کرنی ہے، ہم زہریلی خوراک کھانے پر بھوک سے مرنے کو ترجیح دینگے''۔

دیکھنے میں تو یہ قانون بڑا سادہ نظر آتا ہے لیکن معاملہ جسکی لاٹھی اس کی بھینس والا ہے۔ اس قانون کا سہارا لے کر عالمی یہودی کمپنیوں نے دنیا کی تجارت پر کنٹرول کے بعد اب تمام دنیا کی پیداوار پر قبضے کے لئے یہ قانون بنایا ہے۔ تاکہ کل اگر کوئی انکی بات ماننے سے انکار کرے تو اس کو اناج کے دانے دانے کے لئے محتاج بنا دیا جائے۔

پیٹنٹ بل کے ذریعے اس طرح دھیرے دھیرے وہ ہماری پیداوار پر قبضہ کرتے جا رہے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جلد ہی وہ تمام دنیا کی پیداوار پر مکمل کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اس بات کو سمجھنے کے لئے آپ نئی زرعی پالیسیوں کا مطالعہ کیجئے یا پھر کسانوں سے تفصیل دریافت کریں تو بات بآسانی سمجھ میں آجائیگی۔ دھیرے دھیرے ملک کے اندر غذائی مواد گندم چاول وغیرہ کی کاشت کی مسلسل حوصلہ شکنی کر کے اسکی کاشت کو کم کرایا جارہا ہے۔

کیا یہ المیہ نہیں کہ ہم ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود گندم اور چینی درآمد (Import) کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں؟ آخر کیوں؟ کئی سالوں سے ملک میں گندم وغیرہ کا مطلوبہ ہدف حاصل نہیں کیا جارہا ہے۔ جسکی وجہ سے ہر سال پاکستان کو لاکھوں ٹن گندم درآمد (Import) کرنی پڑ رہی ہے۔ کیا یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ یہ سب کس کے کہنے پر کیا جارہا ہے؟

آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے کہنے پر؟ لیکن دانشور تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بہت ہمدرد ہیں ہمارے بچوں کو گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلواتے ہیں تو آخر وہ ہمیں قحط زدہ کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

غذائی مواد کو اپنے قبضے میں کرنے کے علاوہ یہودیوں کا تخریبی کام یہ ہے کہ جراثیمی ہتھیاروں (Biological Weopons) کے ذریعے وہ کسی بھی فصل کو تباہ کرنے کی صلاحیت بنارہے ہیں اور کچھ بنا چکے ہیں۔

جو لوگ دجال کی بات مان لیں گے انکی فصلیں ہری بھری ہوجائیں گی۔ ممکن ہے دجال ان کو اس وقت پانی اور اسپرے دیدے تو ظاہر ہے ان کی فصلیں ہری بھری ہوجائیں گی۔ یا محض لیزر شعاعوں سے بنجر زمین کو سرسبز بنا کر دکھا دے جس میں فصل کھڑی نظر آئے۔

آپ ﷺ نے جو کچھ بیان کیا وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہیگا خواہ ظاہری حالات ابھی اسکے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اب تو حالات بھی نبی ﷺ کی احادیث کے مطابق ہوتے چلے جارہے ہیں لہٰذا اب بھی ان خطرات سے غافل رہنا کہاں کی عقلمندی اور کہاں کا دین ہے؟

دجال کے پاس گرم گوشت کا پہاڑ ہوگا

نُعیم بن حماد کی ''الفتن'' میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں گذرا ومعه جبل من مرقٍ وعراق اللحم حارّ لا یبرد کہ دجال کے پاس شوربے یا یخنی کا پہاڑ ہوگا، اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے، یہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا، اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گذار کر محفوظ رکھنے کے لئے مستقل

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عالمی ادارہ قائم ہے۔جو فوڈ پروسیسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing And Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انھیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔جن میں ،سوپ، چٹنیاں ،سبزیاں،گوشت، مچھلی اور ڈیری سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔لہٰذا آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا ''ٹھنڈا نہیں ہوگا'' اپنے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

عالمی ادارہ صحت(W.H.O)

ڈاکٹری انتہائی معزز اور قابل قدر پیشہ ہے ہسپتالوں میں آپ نے لکھا دیکھا ہوگا من احیا ھا فکانما احیا الناس جمیعا (جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی)۔لیکن اس پیشہ کی مثال بھی تلوار کے مانند ہے کہ تلوار اگر اللہ والوں کے ہاتھ میں ہو تو تمام انسانیت کے لئے رحمت کا کام دیتی ہے اور انسانیت کو تمام موذی امراض (انسانیت کے دشمنوں) سے بچاتی ہے لیکن اگر یہی تلوار بے دین اور اللہ کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلی جائے تو انسانیت کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ڈاکٹری کے پیشہ کے ساتھ بھی آج یہی معاملہ ہے۔

عالمی ادارہ صحت کی باتوں کو میڈیا کے ذریعے اس طرح پیش کیا گیا ہے جیسے یہ کوئی آسمان سے اتری وحی ہو کہ اس کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی لیکن کیا آپ نہیں جانتے WHO کیا ہے؟ اسکے کرتا دھرتا کون ہیں؟ اسکو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟ اور اسکا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہے یا کچھ اور؟

یہاں ہم اتنا کہیں گے کہ یہ ادارہ سو فیصد یہودی ادارہ ہے۔جس کا کام ان تمام چیزوں کی ایجاد ہے جو ابلیسی مشن میں یہودیوں کے لیے مدگار ثابت ہوں، خواہ وہ تخریبی (Destructive) ایجاد ہو یا تعمیری (Constructive) یہاں بحث کو مختصر کرتے ہوئے صرف چند چیزوں کی طرف اشارہ کرینگے کہ WHO یہودی مفادات کے لیے کس طرح راہ ہموار کرتا ہے۔

قدرتی غذائی اشیاء اللہ نے انسانوں کی ضرورت کے لیے پیدا فرمائیں اور ہر خطہ میں ان کے مزاج موسم اور جغرافیہ کے اعتبار سے مختلف قسم کے پھل فروٹ اور سبزیاں اگائیں۔ یہ تمام

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں اس ملک کے باشندوں کی ملکیت تھیں اور وہ پیٹ بھرنے میں کسی کے محتاج نہیں تھے۔ اپنا اگاتے تھے اور اپنا کھاتے تھے۔ لیکن اللہ کی دشمن قوم یہود سے یہ برداشت نہ ہوا اور انہوں نے ان وسائل کو اپنے ہاتھ میں لینے کا پروگرام بنالیا۔ (بالکل اسی طرح جیسے اللہ کے نازل کردہ منّ وسلویٰ پرراضی نہ ہوئے تھے بلکہ معیشت کو اپنے کنٹرول میں لینے کے لئے انہوں نے سبزیوں اور دالوں کی اللہ سے فرمائش کی تھی تاکہ ذخیرہ اندوزی کرکے اپنی شری فطرت کا مظاہرہ کرسکیں)۔

اس کے لئے انھوں نے عالمی ادارہ صحت سے ایسے حکم نامے جاری کرائے جن میں قدرتی کھانے پینے کی چیزوں کو صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیا گیا۔ جس کی وجہ سے دنیا دھیرے دھیرے قدرتی کھانے پینے کی چیزوں سے دور ہوتی چلی گئی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ غذائی اشیاء کا محتاج بن گئی۔ حالانکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں جو کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتی ہیں ان میں اکثر خراب اور غیر معیاری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ خصوصاً ترقی پذیر ممالک (Devloping Countries) کے لئے تو وہ کسی قانون کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔

1997 میں سعودی وزارتِ تجارت نے امریکی ہڈسن فوڈ کمپنی پر جراثیم (Bacteria) سے متاثرہ گوشت کی فراہمی کا الزام لگاتے ہوئے اسکو بلیک لسٹ کردیا تھا۔ اس کے بعد مسقط حکومت نے بھی امریکہ سمیت تمام مغربی ممالک سے گوشت کی درآمد (Import) پر پابندی عائد کردی۔ (بحوالہ ڈان 24 دسمبر 2004)

یہودی ملٹی نیشنل کمپنیاں اسٹیل کے کارخانے لگاکر اس سے دولت کمانا چاہتی تھیں لٰہذا اس مال کے لئے منڈیوں کی تلاش کی گئی جہاں انکا تیار کردہ مال کھپ سکے۔ اسکے لئے بھی عالمی اداروں کی خدمات حاصل کی گئیں اور حکم نامہ جاری کرایا گیا کہ مٹی کے برتنوں میں کھانا نقصان دہ ہے۔ پھر کیا تھا جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ان کی بات ماننا فرض کا درجہ رکھتا تھا بغیر اس کی حقیقت میں غور کئے ہوئے کہ اسکے پسِ پردہ اصل حقائق کیا ہیں؟

اس طرح انھوں نے گھروں سے مٹی کے برتنوں کا استعمال چھڑوادیا۔ پھر طرفہ تماشا یہ کہ جن مٹی کے برتنوں کو نقصان دہ اور از کاررفتہ (Old Fashioned) کہہ کر گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اب وہی مٹی کے برتن فائیو سٹار ہوٹلوں میں پہنچ چکے ہیں اور ان میں کھانے کا اپنا ہی ایک مزا بتایا جاتا ہے۔

لوگوں کے ذہن چونکہ مغربی میڈیا کے زہریلی اثرات سے بری طرح متاثر ہیں لٰہذا جو اہلِ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کہتے ہیں بغیر غور وفکر کیے ہوئے اس کو تسلیم کرلیا جاتا ہے۔ خدارا آپ نے اپنی جس عقل کو بی بی سی اور سی این این کے پاس گروی رکھ دیا ہے ان سے واپس لے لیجئے ورنہ اس کو بھی کسی دن ٹن پیک کر کے اور نیسلے کا لیبل لگا کر عالمی مارکیٹ میں بیچ دیا جائے گا۔

عقل کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد

عالمی ادارہ صحت نے دجال کے لیے بہت سے معاملات میں راہ ہموار کی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر کسی کا اونٹ مر گیا ہوگا تو دجال اس کے اونٹ کی طرح بنا دے گا اور یہ واقعہ وہ ایک دیہاتی کو دکھلائیگا۔ یہ جادو بھی ہوسکتا ہے اور جینیاتی کلوننگ Genetic Cloning کے ذریعے بھی ہوسکتا ہے۔

اگر چہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے حکم سے شیاطین دیہاتی کے ماں باپ کی شکل میں آجائینگے، اسکے باوجود کلوننگ کے عمل کو اس کی وجہ سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ شیطان کا لفظ قرآن وحدیث میں انسانوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ہے۔

﴿وكذلك جعلنا لكل نبيٍ عدوا شياطين الانس والجن﴾

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے ایک دشمن بنایا انسان شیطان میں سے اور جن شیطان میں سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذرؓ! کیا تم نے انسان اور جن شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی؟ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا۔ کیا شیطان انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں بلکہ انسان شیطان کا شر جن شیطان سے زیادہ ہوتا ہے۔[1]

مغرب کی تجربہ گاہوں میں انسانی کلوننگ کے حوالے سے مختلف تجربات کئے جارہے ہیں اور ان میں سب سے خطرناک کوشش ایک ایسا انسان بنانے کی ہے جو طاقت کے اعتبار سے ناقابلِ شکست، اور ذہانت میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ اسکے لئے بنیادی کردار نیشنل جغرافک ادا کرتا ہے جسکا کام جانوروں پر تحقیق ہے۔ بظاہر عام تفریحی نظر آنے والا یہ ادارہ ایسا نہیں جیسا نظر آتا ہے اسکے اصل مقاصد جینیاتی انسان اور ایک نئی قسم کی مخلوق ایجاد کرنے کی کوشش ہے۔ نیشنل جغرافک کے تمام اخراجات یہودی برداشت کرتے ہیں۔

انہی عالمی طبی اداروں کے کہنے پر انکے فنڈ پر چلنے والی این جی اوز مسلم ممالک میں نسل کشی

1 تفسیر قرطبی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کررہی ہیں۔سب کی آنکھوں کے سامنے انہی کے ہاتھوں سے مسلمانوں کی نسلوں کوتباہ کرایا جارہا ہے۔انکی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی گودوں کوسونا کرایا جارہا ہے پھر بھی قوم جان بوجھ کر مجرمانہ خاموشی اور غفلت برت رہی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کی مہم جس گھناؤنے انداز میں چلائی جارہی ہے،اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ زنا کاری وفحاشی کے راستے کی ساری رکاوٹوں کوختم کردیا جائے۔کیا قوم کو کچھ احساس ہے کہ یہودی اداروں کے فنڈ سے قوم کی نئی نسل کو نفسیاتی طور پر مفلوج کرنے کی سازش کی جارہی ہے؟ قوم اتنی سادہ کیوں ہوگئی کہ اتنا بھی غور نہیں کرتی کہ اس قوم کے دشمن کبھی ہمارا بھلا نہیں سوچ سکتے۔

جن یہودی سرمایہ داروں نے ہمارے ملک کی معیشت کوتباہی کے دہانے پر پہنچادیا،گندم چاول اور گھی کی قیمتوں کوآسمان پر پہنچا کرقوم کے بچوں کے منہ سے نوالہ تک چھین لیا،عام دوائیوں پر آئی ایم ایف اور عالمی بینک نے اتنے ٹیکس لگوادیئے کہ ایک غریب آدمی ان دوائیوں کے مقابلے موت کو پسند کرنے لگا،گلی گلی انٹرنیٹ کیفے کھول کرقوم کے کمسنوں کوفحاشی میں مبتلاء کرکے ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج (Paralized) کردیا گیا،وہ عالمی یہودی ادارے ہماری قوم کے اتنے ہمدرد ہوگئے کہ انھیں اس قوم کی نئی نسل کی فکر لگ گئی۔آخر کیوں؟

اس وقت اللہ کے دشمنوں کے ذریعے انسانوں پر اور خصوصاً تیسری دنیا کے لوگوں پر جو تجربات کئے جارہے ہیں انکی تفصیل پڑھکر انسانیت کے دشمنوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طرح سے انسانوں کے خلاف کام کررہے ہیں جسکے نتیجے میں آج انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلاء ہے۔نام نہاد مہذب دنیا کے شر سے نہ تو فضاء محفوظ ہے،نہ سمندر اور نہ ہی زمین۔قدرتی غذائی اشیاء کا استعمال طاقت کے زور پر ختم کراکے انگریزی ادویات سے تیارشدہ گندم اور دیگر اشیاء تیار کرائی جارہی ہیں جو بجائے غذا کے بیماری ہیں جراثیمی ہتھیاروں کے ذریعے پانی کے ذخائر کوتباہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔پرفضاء مقامات پر پولن کے درخت (وہ درخت جس سے بہار کے موسم میں روئی کی طرح ایک چیز نکلتی ہے) لگا کر وہاں کی فضاء کو پولن سے زہر آلود کرکے لوگوں کو دمے کی بیماری میں مبتلاء کیا جارہا ہے۔پانی کے زیرِ زمین ذخائر ختم کرنے کے لئے لپٹس کے درخت لگائے گئے ہیں۔اگر پتہ لگایا جائے کہ یہ کس ملک سے اور کس کے پیسوں پر درآمد کرکے لگوائے جاتے ہیں اور پھر کس کی نگرانی میں انکی دیکھ بھال کی جاتی ہے تو سب کچھ کھل

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سامنے آجائے گا کہ نام نہاد این جی اوز کس قدر ملک وملت دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان سب چیزوں کا دجال سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟ ان چیزوں کا دجال سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایمان والے دجال سے قتال کرینگے جبکہ یہودی اور فاسق وفاجر لوگوں کی اکثریت اس کیساتھ ہوگی۔

لہٰذا دجال کے ایجنٹ مسلمانوں کو گناہوں کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نیک سے نیک مسلمان کو بھی اگر مشکوک کھانا کھلایا جائے تو اس کے اثرات سب سے پہلے اس کے دل پر پڑتے ہیں۔ چنانچہ عالمی اداروں نے اس کی مکمل کوشش کی ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ مصنوعی کھانے پینے کی اشیاء میں وہ کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو انسانی جسم میں داخل ہوکر انسان کو فحاشی وعریانی کی طرف مائل کرتے ہیں۔ نیز ان کی قوتِ باہ کو متاثر کرتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے اعصابی نظام (Nervous System) کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

اس وقت مسلمان ڈاکٹر حضرات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امت کو ان تمام خطرات سے آگاہ کریں، جو امت کو اس وقت عالمی کفر کی جانب سے درپیش ہیں۔ اگر چہ یہ وقت ایسا ہے کہ جب حق کہنے پر آگ اور جھوٹ کے آگے سر جھکانے پر ڈالر برس رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کی حدیث پر مکمل یقین ہے کہ دجال کے وقت میں جو اسکی آگ ہوگی وہ حقیقت میں ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ تو ڈاکٹر حضرات کو وہی اختیار کرنا چاہیئے جو ان کے لئے فائدہ مند ہو۔

معدنی وسائل

جہاں تک دنیا کے معدنی وسائل کا تعلق ہے اس وقت دنیا کے تمام معدنی وسائل پر یہودیوں کا بالواسطہ یا بلاواسطہ (Directly or Indirectly) کنٹرول ہے۔

دولت کا ارتکاز

حدیث میں آپ نے پڑھا کہ دجال کے پاس دولت کے بے شمار خزانے ہونگے۔ چنانچہ یہودی دنیا کی تمام دولت کو اپنے قبضے میں کر رہے ہیں۔ دنیا سے گولڈ اسٹینڈرڈ کا خاتمہ کر کے سونا اپنے قبضے میں لیکر دنیا کے ہاتھوں میں رنگ برنگی کاغذ کے ٹکڑے (کرنسی نوٹ وغیرہ) تھما دیئے گئے ہیں جن کو یہودی غلامی میں جکڑی دنیا نوٹ یا دولت سمجھتی ہے (یہ خوش فہمی جلد دور ہوجائیگی) بلکہ اب تو وہ نوٹ بھی ان سے چھینے جارہے ہیں اور پلاسٹک کے کارڈ تھمائے جارہے ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نادان پلاسٹک کارڈ (کریڈٹ کارڈز) ہاتھ میں پکڑ کر خود کو کروڑ پتی اور ارب پتی سمجھتا ہے۔ کمپیوٹر کے کی بورڈ پر بیٹھ کر اپنی انگلیوں کے اشاروں سے کروڑوں اور عربوں روپے کا حساب کتاب کرنے والا اس دن کیا کرے گا جب اپنی انگلیوں سے کی بورڈ کو پیٹتے پیٹتے تھک جائے گا لیکن اس کے آن لائن اکاؤنٹ کا کہیں کوئی پتہ سرا نہیں ہوگا۔ اسکی ایک جھلک دنیا حال ہی میں عالمی مالیاتی بحران کی شکل میں دیکھ چکی ہے، جو خالصتاً یہودی ذہن کی پیداوار تھا اور دجال کے عالمی منصوبوں کا حصہ تھا۔ اسلئے مسلمان تاجروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاس رنگ برنگی کاغذ کے ٹکڑوں (پیپر کرنسی) کے بجائے سونا چاندی رکھیں ورنہ جلد تمام دولت سے ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔

پہلے تو یہودیوں نے بڑی بڑی کمپنیوں کو اپنے قبضہ میں لیا اب وہ نچلی سطح پر آ کر ہر شہر میں اپنے بڑے بڑے شاپنگ پلازے بنا رہے ہیں۔ جہاں 25 پیسے کی ٹافی سے لیکر لاکھوں روپے تک کا سامان دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح اب وہ دنیا کی بچی کھچی دولت بھی اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے ہیں۔

عالمی بینک اور آئی ایم ایف: ان دونوں اداروں نے ابھی تک دنیا کی دولت کو اس انداز میں لوٹا ہے کہ لٹنے والی قوموں کے نام نہاد دانشور، ان اداروں کو قوموں کا محسن ثابت کرتے رہے ہیں۔ یہ دونوں سو فیصد یہودی ادارے ہیں۔ جنکا مقصد مالی نظام کے ذریعے ساری دنیا کے، سیاسی، سماجی، عسکری، تجارتی، تعلیمی اور پانی کے نظام کو کنٹرول کرنا ہے۔

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ان دونوں اداروں نے ساری دنیا کو اس وقت اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔ اور مختلف ممالک میں تعمیر و ترقی (یا قوموں کو غلام بنانے) کے پروگرام یہیں طے پاتے ہیں۔ اس مالی نظام کے ذریعے ان اداروں نے مختلف مسلم ممالک کو کتنی ہی مرتبہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر دجال کے مالی فتنے کو کوئی اچھی طرح سمجھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے قرضے جاری کرنے کے طریقوں اور ان قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔

عالمی ادارہ تجارت W.T.O

ڈبلیوٹی او (World Trade Organization)

دنیا کی بچی کھچی تجارت و معیشت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے عالمی ڈاکوؤں کا ایک گینگ بنایا گیا، جسکا کام دنیا کے اندر پھیلی چھوٹی صنعتوں (Small Industries) کو قوت کے ذریعے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تباہ کر کے، ان میں لگے لاکھوں مزدوروں کو بے روزگار کر کے، غریبوں کے منہ سے آخری نوالہ تک چھین کر، ان کو سسک سسک کر مرنے پر مجبور کرنا تھا، پھر اس گینگ کو ''تہذیب وشائستگی'' کا لبادہ اوڑھا کر اس کو'' ڈبلیو ٹی او'' کا نام دیدیا گیا۔

یہ اتنا سنگ دل اور بے رحم ادارہ ہے، جس کے ظلم کے اثرات غریبوں، مرض سے بلکتے بیماروں اور کمزور انسانوں پر پڑنے والے ہیں۔ کیونکہ اسکا سب سے زیادہ اثر زراعت، صحت اور تعلیم پر پڑتا ہے۔

ڈبلیو ٹی او نے پاکستان پر اپنے اثرات دکھانے شروع کر دیئے ہیں، اور سب سے پہلے ٹیکسٹائل کی صنعت متاثر ہونا شروع ہوئی ہے۔ اور برآمدات میں کمی واقع ہونا شروع ہوگئی ہے۔ پاکستان میں 27 لاکھ ایکڑ رقبے پر ہونے والی گنے کی فصل کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی، کیونکہ زیادہ گنا پیدا کرنے والے ممالک کی جانب سے عالمی مارکیٹ میں کم قیمت پر چینی فراہم کی جائیگی۔ جسکی وجہ سے پاکستان کی 77 شوگر ملیں بند ہو جائیں گی جس کے نتیجے میں ہزاروں مزدور بے روزگار ہو جائیں گے۔

افرادی وسائل (Human Resources)

دیگر وسائل کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے اپنے دشمنوں کے افرادی وسائل کو بھی مفلوج کر دیا ہے یا اپنے ملک میں بلا کر انکو اپنے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

وہ علماء ہوں یا دانشور، یہودی ان میں سے ہر ایسے افراد پر نظر رکھتے ہیں جو ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ جس دماغ کو وہ خرید نہیں سکتے انکی کوشش اسکو تباہ کرنے کی ہوتی ہے اس وقت میں علماء حق کا قتلِ عام اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

دجال اور عسکری قوت

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار (Biological Weapons) ہیں، جس کی تیاری میں ''بڈس''(Biological Integrated (BIDS) Detection System) نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ ان کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے۔ یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم، قبیلے یا نسل کو ختم کرنا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیں، جبکہ اس علاقے میں انکے ایجنٹ بھی رہتے ہوں، تو یہ ہتھیار صرف انکے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کر دیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنس دان

یہودی نفسیات کا مطالعہ ہمیں یہ بتا تا ہے کہ یہودی دو قسم کے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ ایک اپنے دشمنوں کو اور دوسرے اپنے محسنوں کو۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبدالقدیر خان یہودیوں کے نزدیک وہ شخص ہیں جنھوں نے پاکستان جیسے مسلم ملک کے لئے ایٹم بم بنا کر براہِ راست یہودیت کے منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی دیوار کھڑی کر دی تھی۔ یہ ایسی دیوار تھی کہ اسکو ڈھائے بغیر یہودی کبھی بھی اپنے عالمی منصوبوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے تھے، لہٰذا یہ ناممکن تھا کہ وہ ڈاکٹر خان کے اس نا قابلِ معافی ''جرم'' کو نظر انداز کر دیتے، سو ڈاکٹر قدیر کو اس جرم کی سزا دینے کے منصوبہ پر 1990 ہی سے عمل شروع کر دیا گیا، اور اسکے لئے وہ جسکو استعمال کر سکتے تھے اسکو استعمال کیا۔

2000 میں سی آئی اے کے ڈپٹی چیف نے دورہ بھارت کے دوران بھارتی ایٹمی سائنسداں اور موجودہ صدر ڈاکٹر عبدالکلام سے کہا تھا کہ آپکا نام تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھا جائیگا لیکن پاکستانی ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر اے کیو خان کو گلی کوچوں میں رسوا ہونا پڑیگا۔

اس بحث میں پڑے بغیر کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کی حقیقت کیا ہے اگر اس وقت یہودیوں کی تیاریوں اور پاکستان کے بارے میں امریکہ بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کا مطالعہ کیا جائے تو صورتِ حال بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ پاکستان کے خلاف تاریخ کی بھیانک سازش اپنے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ سارا ڈرامہ خود یہودیوں اور انکے ایجنٹوں کا پیدا کردہ ہے۔ اچانک ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے مسئلہ پر خاموشی چھا چکی ہے، اور خوابوں کی جنت میں رہنے کے عادی لوگ خوش ہو گئے ہیں کہ طوفان کا خطرہ ٹل چکا ہے۔

بھارت کے ساتھ یک طرفہ دوستی سے لیکر سائنسدانوں کی ڈی بریفنگ اور سی ٹی بی ٹی تک اس سب کا مقصد یہی ہے کہ پاکستان کو مکمل طور پر غیر مسلح کر دیا جائے اور یک بارگی حملہ کر کے اکھنڈ بھارت کے خواب کو پورا کیا جائے تا کہ اس خطہ سے مکمل دجال مخالف قوتوں کا خاتمہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکے۔قرآنِ کریم نے کافروں کی اس چال سے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے۔ارشاد ہے:

وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً

ترجمہ: اور کافروں کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ تمہیں تمہارے اسلحہ اور (جنگی) سامان سے غافل کردیں سو(جب تم غیر مسلح ہو) تم پر یک بارگی حملہ آور ہو جائیں۔

کسی بھی مسلم ملک کا عسکری قوت بنانا وہ عالمی امن کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں اسلئے مسلم ممالک کو غیر مسلح کر کے ان کو عالمی برادری میں شامل کرنا چاہتے ہیں یعنی کسی دجال مخالف قوت کا غیر مسلح ہو جانا گویا اسکا عالمی برادری میں شامل ہو جانا ہے۔اور پھر یہ عالمی برادری کیا ہے اس سے کونسی عالمی برادری مراد ہے اور اسکی تعریف انکے نزدیک کیا ہے؟ دراصل یہ وہ عجیب وغریب یہودی اصطلاحات ہیں جو یہودی آئے دن اپنی طرف سے گڑھتے رہتے ہیں۔ جنکے، وہ خاص معنی مراد لیتے ہیں جبکہ نادان دنیا انکو ظاہری معنیٰ میں استعمال کر رہی ہوتی ہے۔

عالمی برادری

اس سے مراد یہودی برادری یا اسکی حلیف قومیں ہیں۔ یہود مخالف قومیں عالمی برادری نہیں بلکہ وہ انسانی برادری سے خارج ہیں، جو کہ انسانیت کے لئے خطرہ ہیں جسکو دوسرے الفاظ میں بین الاقوامی تحدیات یا (International threats) کہا جاتا ہے۔چنانچہ جب عالمی میڈیا کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ افغانستان اور عراق کی صورتِ حال پر عالمی برادری کو تشویش ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان جگہوں پر یہودی مفادات کو خطرہ ہے۔لہٰذا یہودی برادری کو اس پر تشویش ہے۔

عالمی امن

اس سے مراد ایک ایسی دنیا جہاں یہودیوں کے عالمی منصوبے وسیع تر اسرائیل کے قیام اور ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر میں کوئی قوت رکاوٹ نہ ہو۔اسی امن کو حاصل کرنے کے لئے افغانستان کو خون کے سمندر میں ڈبو دیا گیا اور اسی امن کی تلاش میں عراق کے معصوم بچوں کی زندگیوں کو چھین لیا گیا۔یہی امن مشن ہے جسکا رخ اب پاکستان کی جانب ہوا ہے اور ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم خود کو بھارت کے سامنے جھک کر اپنی غیرت اور مستقبل کا فیصلہ برہمن پر چھوڑ دیں۔

اب یہ بات سمجھ میں آ جانی چاہیے کہ صرف مسلم ممالک کو ہی غیر مسلح کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھارت کو ہر طرح سے مسلح کیا جارہا ہے۔اسلیئے کہ بھارت کا مسلح ہونا عالمی امن کے لئے ضروری ہے اور پاکستان کا مسلح رہنا عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔اسکے علاوہ بہت ساری اصطلاحات ہیں جو یہودی خاص معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں۔مثلاً انسانی حقوق،عالمی سلامتی، دہشت گردی،انصاف،آزادی نسواں وغیرہ۔انکو سمجھنے کے لئے ہمیں یہودیوں کے منصوبوں کو سمجھنا ہوگا ورنہ قیامت تک ہم امن وسلامتی اوراس جیسی اصطلاحات کارونا روتے رہینگے۔

جب تک ہم ان یہودی اصطلاحات کو نہیں سمجھیں گےاس وقت تک ہماری سمجھ میں یہ نہیں آسکے گا کہ امریکہ اور دیگر یہود نواز قوتیں اپنے پاس مہلک ہتھیاروں کے ڈھیر لگائے جارہی ہیں اور مسلم ممالک سے سب کچھ چھینا جارہا ہے۔مشرقی تیمور کو آزاد کرایا جاتا ہے جبکہ فلسطین و کشمیر میں ظالموں کی مدد کیجاتی ہے۔ایک یہودی کے مرنے پر دنیا چیخ پڑتی ہے اور امتِ مسلمہ کے خون سے دریا سرخ کردیئے جاتے ہیں تو کسی کو انسانی حقوق یاد نہیں آتے۔یہودیوں کی اس مکاری کی جانب قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے:

"یا ایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعِنا وقولوا انظُرنا

ترجمہ:اے ایمان والو! راعِنا نہ کہا کرو اور اُنظُر نا کہا کرو۔

پاک بھارت دوستی

اس وقت یہودی قوتوں کا سارا زور جنوبی ایشیاء کی جانب ہے۔چونکہ صیہونی طاقتیں جانتی ہیں کہ عالم اسلام میں عراق کے بعد اب پاکستان ہی کے پاس عسکری قوت ہے۔پھر پاکستان میں موجود جذبہ جہاد جو انکے نزدیک ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ہے جو آگے چل کر اس لشکر کا حصہ بن سکتا ہے،جو دجال کے خلاف حضرت مہدی کی حمایت کیلیئے خراسان سے نکلے گا۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر دجالی قوتوں نے سب سے پہلے پاکستان کے نظریاتی اور جغرافیائی دفاع طالبان کو ختم کیا اور اب پاکستان سے بھارت کی دوستی کرا کر اور مسئلہ کشمیر کو بھارت کی مرضی سے حل کرا کر پاکستان پر دباؤ ڈالا جائیگا کہ اب آپ کو ایٹم بم کی کوئی ضرورت نہیں لہذا اب اپنی اقتصادی (Economical) حالت بہتر بنانے پر توجہ دیں اور ملک کو غیر عسکری (Demilitirize) کرکے اپنی افواج بھی ختم کریں۔

اس منصوبے پر عمل درآمد شروع ہوچکا ہے۔برہمن کا دیرینہ خواب اکھنڈ بھارت اب ایک خوبصورت پیکج کی شکل میں سامنے آرہا ہے۔واجپائی کی جانب سے مشترکہ کرنسی اور اڈوانی کی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب سے کنفیڈریشن کی پیش کش اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ نیز پاکستان میں رہ کر برہمن سے محبت کرنے والی این جی اوز، اور ہندو بنئے کے ٹکڑوں پر پلنے والے غدارِملت وغدارِوطن وہ دانشور جنھوں نے اپنا قبلہ وکعبہ بھارت کو بنالیا ہے، وہ اس سازش میں پیش پیش ہیں۔

ہمارا حکمران طبقہ بہت خوش ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کی وجہ سے مسئلہ کشمیر اب توجہ کا مرکز Flash Point بن چکا ہے اورامریکہ اس پر بہت توجہ دے رہا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول رہے ہیں کہ امریکہ کا توجہ دینا ہماری خارجہ پالیسی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہود وہنود کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے مسئلہ کشمیر ہمارے مفادات سامنے رکھ کر حل نہیں کرایا جائیگا بلکہ یہود وہنود کے مشترکہ مفاد کے تحت اس مسئلہ کوحل کرایا جائیگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عراق و افغانستان کے بعد اب صیہونیت (Zionism) کے منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ایٹم بم، اور جذبہ جہاد سے آراستہ پاکستان ہے۔ جس کو وہ ہر قیمت پر اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حالیہ مثال عراق کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ پہلے اسکو غیر عسکری کیا گیا اسکے بعد اس کو اپنے قبضے میں لے لیا گیا۔

ہم لالو پرشاد یادو کو بلا کر استقبال کریں یا ناچنے گانے والے بھانڈوں کو قوم کا نمائندہ بنا کر بھارت بھیجیں، برہمن کے منہ میں رام رام آنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ لالہ جی کی بغل میں چھری بھی چھپی ہوئی ہے۔ اسکی واضح دلیل بھارت کا روس سے طیارہ بردار بحری بیڑا خریدنا، پولینڈ سے ہتھیاروں کی خرید، اسرائیل سے جدید راڈار سسٹم اوراب امریکہ سے ایف سولہ کی بات کرنا، امریکہ اوراسرائیل کا بھارت کو پاکستان کا ایٹمی پروگرام جام کرنے کے آلات فراہم کرنا ہے۔

بھارتی میڈیا اور عالمی میڈیا کی جانب سے دونوں ملکوں کے درمیان پیار ومحبت کا راگ الاپنے کا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں کہ ہمارے جوانوں کو بھارتی اداکاراؤں کی زلفوں کا اسیر بنادیا جائے۔ کشمیری مجاہدین کو پاکستان سے بدظن کردیا جائے، کشمیر میں پھنسی بھارتی فوج کو فارغ کیا جائے پاکستانی فوج کو غیر مسلح کرادیا جائے۔ یہی برہمن کی خواہش ہے۔

کہتے ہیں اس خطے کو پرامن بنانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے......کیا خوب دلیل ہے.... بھارت کو فالکن راڈار، جدید طیارے،.بحری بیڑے اور ہمارے ہاتھ میں ایک کلاشنکوف بھی گوارہ نہیں۔ بھارت باڑ لگائے.......لائن آف کنٹرول پر کیمرے، سینسر (Sensor) اور

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارمنگ سسٹم نصب کرے........اور ہم اپنا دفاعی بجٹ بھی کم کردیں۔

اس نازک صورتِ حال کو سامنے رکھتے ہوئے ملک وملت کا دفاع کرنے والے اداروں کو ہر حال میں ملکی دفاع کو مضبوط کرنا چاہیئے اور دشمن اور دوست کا تعین اپنے ملکی مفاد کو سامنے رکھ کر کرنا چاہیئے نہ کہ کسی اور کے مفاد کو سامنے رکھ کر۔ اسلیئے کہ بہادر اور غیور قومیں اپنے رب پر اور اپنے بازوئے شمشیر زن پر ہی بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ یہی دنیا میں خود کو منوانے کا اصول ہے اور یہی قانونِ فطرت ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

پاک اسرائیل دوستی

ملک کا روشن خیال طبقہ (درحقیقت تاریک خیال طبقہ) کہتا ہے کہ جب عرب ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کرلیا تو ہم کیوں فلسطین کے درد میں مرے جاتے ہیں کہ اسرائیل کو دشمن بنائے رکھیں یہ وہ طبقہ ہے جس نے ہر دور میں ملک وملت کی پیشانی پر ذلت کی کالک ملی ہے۔ ڈالروں کی منڈی میں اپنی غیرت، عزت، ضمیر اور وقار نیلام کرنے والا یہ ٹولا ساری قوم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی ان جیسے ہوجائیں۔

ہائے افسوس.......انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی مردار کو بہت سارے گدھ مل کر نوچ رہے ہوں اور شاہین کا کوئی بھوکا بچہ شاہین سے کہے......ہم کو بھی وہ گوشت کھلاؤ.........وہ سارے پرندے بھی تو اس گوشت کو کھا رہے ہیں تو شاہین....اپنے بچے سے یہی کہے گا

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ سن کر شاہین بچہ یقیناً سمجھ جائیگا اور بھوکا رہ کر مرنا تو گوارہ کرلے گا لیکن کبھی مردار کو نہیں کھا کھائے گا کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اس کی پرواز اسکی شان اور اسکا وقار ہے اس کو اس بات کا شعور ہے کہ میری پرواز ہی میری زندگی ہے۔ لیکن جن نادانوں کو اڑنا ہی نہ آتا ہو، جنکی سوچ کی پرواز وائٹ ہاؤس کے گنبد کے اردگرد ہی چکر کاٹتی ہو، وہ بھلا آسمان کی بلندیوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی اہمیت کو کیا سمجھیں گے، جنکے پروں کو اقتصادیات ومعاشیات کی قینچی سے کاٹ کر قوتِ پرواز سے محروم کردیا گیا ہو، تو وہ گدھوں کو مردار میں منہ مارتا دیکھ کر خود بھی ان میں شامل ہوجائینگے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انکے نزدیک پیٹ بھر جانے کا نام ہی کامیاب زندگی ہے۔ جنکی آنکھوں پر ڈالر کی دجالی آنکھ (جو ڈالر پر بنی ہوتی ہے) لگ گئی ہو، جنکے ضمیر گرین کارڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکے ہوں، جنکا طواف کفر کے ایوانوں میں ہوتا ہو، جو چند کھوٹے سکّوں کے عوض اپنے وطن کو دشمنوں کے حوالے کر دیتے ہوں، بھلا وہ نادان کیا جانیں کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے میں کیا نقصان ہے؟ پھر انکو کیا پتہ ہوگا کہ پاکستان کس چیز کا نام ہے؟

دجال اور جادو

دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادوئی قوتیں ہونگی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جا رہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے اسٹیج شو منعقد کرائے جا رہے ہیں۔ نیز دنیا کے بڑے جادوگر اس وقت یہودیوں میں موجود ہیں جنھوں نے جادو کے علم میں انتہائی ترقی کی ہے۔ ان میں کئی بڑے سیاست داں اور دنیا کے بڑے بڑے تاجر بھی جادوگر ہیں۔ جادو کے مختلف قسم کے نشانات تمام دنیا میں گھر گھر پہنچ چکے ہیں۔ مثلاً چھ کونوں والا داؤدی ستارہ (David Star)، پانچ کونوں والا ستارہ، لہر کا نشان جو پیپسی کی بوتل پر بنا ہوتا ہے، سانپ کے طرز کی سیڑھی، ایک آنکھ اور شطرنج کا نشان وغیرہ۔ ہر نشان کی تاثیر الگ ہے۔ مثلاً پانچ کونوں والے ستارے میں کسی کا نام لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر ایک منتر پڑھا جاتا ہے انکے بقول اسکی تاثیر ہلاکت ہے۔

میڈیا کی جنگ

مغربی میڈیا کے بارے میں خلیفہ عبدالحمید ثانی نے فرمایا تھا۔ یہ ذریات الشیطان (شیطان کی اولاد) ہیں۔ اور واقعی درست فرمایا تھا۔ اس وقت اگر وہ ہوتے تو اسکو دجال کی آنکھ اور آواز کا نام دیتے۔

دجال عربی کے دَجَل سے نکلا ہے۔ دجل کے معنیٰ ڈھانپ لینے کے ہیں۔ دجال کے معنیٰ بہت زیادہ ڈھانپ لینے والا۔ دجال کو دجال اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے حقیقت کو ڈھانپ لے گا۔ وہ اپنے دجل وفریب سے بڑے بڑے لوگوں کو بہکا دے گا۔ اور لوگ دیکھتے ہی دیکھتے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

مغربی میڈیا کا کردار بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ جس حقیقت کو یہ دنیا کی نظروں سے چھپانا چاہتے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس پر شکوک وشبہات کی اتنی چادریں چڑھا دیتے ہیں کہ لوگ اسکی تہہ تک پہونچ ہی نہیں پاتے۔جبکہ جس بات کو یہ ثابت کرنا چاہیں اس کو جھوٹ کے ہزاروں خوبصورت غلافوں میں لپیٹ کر ثابت کر دیتے ہیں۔

مثلاً اگر وہ آج یہ خبر دیں کہ پورا آسٹریلیا سمندر میں ڈوب گیا ہے تو اس میڈیا پر ایمان رکھنے والی بیچاری دنیا کے لئے ماننے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔

عالمی میڈیا دجال کی خبر اور اسکی خدائی کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائے گی۔اور اسکو اس طرح بیان کرے گی جیسے ساری دنیا اسکی خدائی کو تسلیم کر چکی ہو،اور ہر طرف امن وامان اور خوشحالی کا دور شروع ہو گیا ہو۔نیز جیسا کہ ہسٹن کا قول پیچھے نقل کیا گیا کہ دجال کی خبر عالمی پریس کانفرنس کے ذریعے نشر کی جائے گی جسکو تمام دنیا میں سیٹلائٹ کے ذریعے دیکھا جا سکے گا۔

اسکے لئے وہ دو طرح کے انتظامات کر رہے ہیں ایک تو ہر جگہ بجلی پہنچانا،تا کہ ہر جگہ ٹی وی پہونچ جائے،اور دوسرا ٹیلی مواصلاتی نظام (ٹیلی فون،موبائل،انٹرنیٹ وغیرہ) کو انتہائی آسان اور سستا کرنا،تا کہ تمام دنیا ایک عالمی گاؤں (Global village) میں تبدیل ہو جائے۔اور ہر خبر دنیا کے اکثر انسانوں تک فوراً پہونچ سکے۔اسی لئے اب دور دراز کے علاقوں میں ٹیلی فون لائن دیجائے گی بلکہ وائرلیس نظام کو جلد متعارف کرایا جائے گا۔اسی طرح اہم خبریں یا بریکنگ نیوز (Breaking News) ہیں جو کسی بھی واقعہ کو فوراً دنیا میں پھیلا دیتی ہیں۔

ٹیلی فون،موبائل اور ٹیلی ویژن وغیرہ اگر عوام استعمال کرنا چھوڑ دیں تو یہ عالمی یہودی قوتوں کی ایسی مجبوری ہے کہ وہ پھر ان چیزوں کو مفت تقسیم کرینگے اور استعمال کرنے پر انعامی اسکیموں کا اعلان کیا جائے گا۔

موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کے فتنے میں حقیقت سے زیادہ جھوٹ اور فریب ہوگا۔اور اس کو پھیلانے کا بڑا ذریعہ میڈیا ہے۔لہٰذا ہر وہ صحافی جو خود کو محمد عربی ﷺ کا غلام سمجھتا ہے،اور فتنہ دجال سے محفوظ رہنا چاہتا ہے،اس کو ہر حال میں دجالی قوتوں کے جھوٹ وفریب کے خلاف اپنا قلم اور اپنی زبان استعمال کرنی چاہئے۔تمام دنیا کی کفریہ میڈیا اسلام کے خلاف زہر اگل رہی ہے،اور اپنے باطل نظام کو امن وانصاف کا نظام ثابت کرنا چاہتی ہے،تو کیا مسلمان صحافی برادری صرف اس لئے اپنے دین اور مذہب کا مذاق برداشت کرے گی کہ اگر اس نے قلم اٹھایا تو اس کی نوکری چلی جائے گی؟

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس کا مطلب وہی ہے جو دجال آکر کہے گا کہ میری بات مانو ورنہ رزق بند کردونگا؟ اگر ایک لکھنے والے کا قلم حق لکھنے کی پاداش میں توڑ دیا جائے' باطل کا خوف اسکے قلم کی رگوں میں دوڑنے والی سیاہی کو منجمد کرنے لگے تو ایسے وقت میں حق لکھنے والے اپنے جگر کے لہو کو سیاہی اور انگلیوں کو قلم بنا کر اپنا فرض ادا کیا کرتے ہیں۔

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبولی ہیں انگلیاں میں نے

اور اگر باطل کے خوف سے اس کا قلم لرزنے لگے اور دولت کا لالچ قلم کے تقدّس (Sanctity) کو پامال کرنے لگے تو پھر اسکو اپنا قلم توڑ کر جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جانا چاہیئے تاکہ اسکا قلم اسکے ضمیر کے خلاف کچھ لکھنے کے جرم میں ملوث نہ ہو پائے، اور دجال کو مسیحا اور مسیحا کو دجال لکھنے سے بچ سکے۔

یہ جنگ نہ تو کسی تنظیم کی ہے، نہ کسی ایک ملک کی، اور نہ ہی کسی ایک طبقے کی۔ بلکہ یہ جنگ محمدِ عربی ﷺ کے غلاموں اور ابلیس کے غلاموں کے درمیان ہے۔ اور کسی ایک شعبے میں نہیں اس وقت ہر شعبہ میں یہ جنگ جاری ہے۔ لہٰذا ابلیس کے غلام تو وہی کر رہے ہیں جو وہ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں، لیکن کیا محسنِ انسانیت ﷺ کے غلام، کعب بن اشرف کی اولاد کو، اپنے پیارے نبی ﷺ کے دین میں گستاخی کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہ پائیں گے؟

جب کعب بن اشرف یہودی اور دیگر اسلام دشمن شاعر رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتے تو آپ ﷺ کی جانب سے شاعرِ اسلام حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار میں جواب دیا کرتے تھے۔

اگر چہ اس وقت ہر شعبہ کی طرح صحافت میں بھی حق پر جمے رہنے والے کم ہی نظر آتے ہیں لیکن وہ کم نہیں ہیں انکے ساتھ ہزاروں نہیں لاکھوں مظلوموں، شہداء کے وارثوں اور ان نوجوانوں کی دعائیں ہیں جن کی دعائیں اللہ کبھی رد نہیں کرتا۔ ایمان والے جب ان کالم نگاروں کے کالم پڑھتے ہیں، جو آج بھی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے کعب بن اشرف یہودی کی اولاد کو جواب دے رہے ہیں، تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے یہی دعائیں نکلتی ہیں کہ یا اللہ تو ان کو ہمیشہ حق پر استقامت دینا اور ظالموں کے شر سے ان کی حفاظت فرمانا۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ اپنے نظریات اور اصول بیچ کر جسمِ خاکی کو بچانے والے تاریخ کا

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ باب بنے، اور جو اپنی جان دیکر اپنے اصول ونظریات بچا گئے آج بھی قوم کا بچہ بچہ ان کو ہیرو اور آئیڈیل مانتا ہے۔

سوائے اہلِ قلم! دجالی قوتیں اس میڈیا کی پھونکوں سے شمعِ اسلام کو بجھا دینا چاہتی ہیں، آپ اس کے امین ہیں، اس کو بچانے کے لئے اپنے قلم کی حرارت سے اس کو بھڑکائے رکھنا، اور جب قلم کی سیاہی ختم ہونے لگے تو اپنے لہو سے اس کو جلائے رکھنا، کیونکہ اس پر تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور کا۔ نیز جب باطل، باطل ہونے کے باوجود اپنے مشن پر ڈٹا ہوا ہے تو تم تو حق والے ہو تم کو تو اور بہادری کے ساتھ ڈٹے رہنا چاہیئے۔ کہ تمہارے رب نے تمہارے لئے اس دنیا سے بہت بہتر دنیا بنا رکھی ہے جو ان کو نہیں ملنے والی جو اس دنیا پر ہی راضی ہو چکے ہیں۔

ہالی وڈ

اس کو ابلیسیت کا گڑھ کہا جائے تو بہتر ہوگا۔ دجالی نظام کی راہ ہموار کرنے میں اس کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ ایک ایسی چیز جس کا وجود ہی دنیا میں نہ ہو، یہ اس کو حقیقت بنا کر پیش کرنے میں اور ماڈرن طبقے کے ذہن میں بٹھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہود کے بنائے گئے منصوبوں کیلئے یہ رائے عامہ (Public Opinion) ہموار کرتا ہے۔ افسوس کہ نام نہاد روشن خیال طبقہ چند طوائفوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے اور پھر بھی خود کو وسیع النظر (Broad Minded) سمجھ رہا ہے حالانکہ انکی عقل تو کب کی ہالی ووڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکی ہے۔

نجکاری (Privatization)

بڑی کمپنیوں کو اپنی ملکیت میں لینا اور ملک کے بڑے بڑے فیکٹری مالکان کو مزدور بنا لینے کا خوبصورت نام نجکاری ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کا ہی ایک حصہ ہے۔ بین الاقوامی یہودی کمپنیاں کسی بھی ملک کے انتہائی قیمتی اور فائدہ منداداروں کو کوڑیوں کے بھاؤ خرید لیتی ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کل کے مالک آج کے مزدور بن جاتے ہیں۔

حبیب بینک آغا خان کو بیچ دیا گیا ہے۔ اس کے %52 شیئرز صرف 22 ارب روپے میں فروخت کردیئے گئے۔ جب کہ صرف حبیب بینک پلازہ اس سے زیادہ مالیت کا ہے۔ قومی بینکوں اور دیگر اداروں کی نجکاری کی مجبوری کیا ہے اس کو آگے بیان کیا جائے گا۔

دجال کے فریب نے اس نجکاری کے عمل کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جیسے اس کے بعد قوم کی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسمت بدل جائے گی۔حیرت کی بات یہ ہے کہ نجکاری کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ دیجاتی ہے کہ قومی خزانے پر بوجھ اداروں کی نجکاری کرنے سے انکی کارکردگی بہتر ہوگی۔لیکن جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ حبیب بینک جیسے فائدہ دینے والے ادارے کی نجکاری کیوں کردی گئی اور اسکے بعد پاکستان اسٹیل ملز، ہیوی میکینکل کمپلیکس ٹیکسلا، پی آئی اے، پی ٹی سی ایل اور واپڈا پر بیرونی قزاقوں کی نظریں کیوں لگی ہوئی ہیں تو اسکے جواب میں خاموشی اختیار کرلی جاتی ہے۔

نیز یہ سوال بھی اہم ہے کہ ایک ایسا ادارہ جسکو حکومت چلاتی ہے تو وہ نقصان کرتا ہے اور اسی کو اگر یہودی کمپنی خرید لے تو وہ اسکو فائدہ دینے لگتا ہے اسکا مطلب عوام کیا سمجھے؟ کیا حکومت میں اتنی طاقت اور صلاحیت نہیں کہ جو اقدامات غیر ملکی کمپنی اٹھاتی ہے وہ حکومت خود اٹھائے؟

اس نجکاری کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ایک بات وہاں مشترک نظر آئے گی کہ ہر ملک کے قومی اداروں کو خریدنے والی ہمیشہ کثیر القومی (Multi National) کمپنیاں رہی ہیں۔ بیرونی سرمایہ کاری کے نام پر باہر سے آنے والی یہ کمپنیاں کسی بھی ملک پر دیکھتے ہی دیکھتے چھا جاتی ہیں اس کے بعد بڑے شہروں میں ظاہری خوبصورتی کو میڈیا کے ذریعے اس طرح بنا کر پیش کیا جاتا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کے آنے کے بعد ملک کی قسمت بدل گئی ہے لیکن اس دجل وفریب کی حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب یہودی اس ملک کو استعمال کرنے کے بعد کسی اور ملک کا رخ کررہے ہوتے ہیں، اور پیچھے وہ گند چھوڑ جاتے ہیں جو کسی سیلاب کے بعد ساحل پر رہ جاتا ہے۔

یہودیوں نے اس سرمایہ کاری اور بینکنگ کی ابتدا جرمنی سے کی۔اسکے بعد برطانیہ کو مرکز بنایا برطانیہ کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے بعد دوسری جنگِ عظیم کی ابتداء سے ہی یہودی سرمایہ کار نیویارک کا رخ کرنا شروع ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ دنیا کا تجارتی مرکز بن گیا۔اب آپ ذرا تحقیق کریں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہودی اب دھیرے دھیرے امریکہ کے بجائے کسی اور ملک کا رخ کررہے ہیں؟

اگر اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری سے مقامی لوگوں کی قسمت بدل جایا کرتی تو اسپین والے دیگر ممالک سے کیوں پیچھے رہ گئے، امریکہ برطانیہ سے آگے کس طرح نکل گیا، اور اب امریکی ڈالر یورو کے مقابلے میں کیوں گرتا جارہا ہے۔نیز ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی عالمی منڈی اسپین ہوتا ہے، کبھی برطانیہ، کبھی جاپان کبھی امریکہ تو کبھی کوریا؟

یہ وہ ڈرامہ ہے جسکے بارے میں خود یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ ''ہمارے ان منصوبوں کو

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا نہیں سمجھ سکے گی اور جب تک سمجھے گی ہم اپنا کام کر چکے ہونگے''۔دنیا کے مختلف ممالک اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن یہ اٹل حقیقت ہے کہ یہودی جس ملک کا بھی رخ کرتے ہیں اس ملک میں پیسے کی ریل پیل تو ضرور ہوتی ہے لیکن صرف چند ہاتھوں تک۔قومی کمپنیاں چند سال میں ہی تجارت کے اس سمندر میں بڑی مچھلیوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔عوام کو وہ کچھ نصیب ہوتا ہے جو ہانگ کانگ اور سنگاپور کے بازاروں میں نظر آتا ہے۔کتنی عجیب بات ہے کہ حکومتی حلقوں کی جانب سے مسلسل اس بات کا ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف سے آزاد ہو گئے ہیں، زرِمبادلہ کے ذخائر 12.2 بلین ڈالر ہو گئے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔

اقتصادی اور معاشی امور پر نظر رکھنے والے حضرات ان بیانات کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہزاروں نہیں لاکھوں گھروں کا چولہا بند کرا کر آئی ایم ایف سے چھٹکارا حاصل کیا گیا ہے۔آئی ایم ایف نے شرفِ قبولیت اس لئے بخشا ہے کہ ہماری حکومت نے اس کی ان تمام شرائط پر بغیر کسی چوں چراں کے عمل درامد کیا ہے جن پر آج تک کوئی سیاسی حکومت بھی عمل درآمد نہیں کر سکی تھی۔

آئی ایم ایف کی ان شرائط میں بجٹ کا خسارہ کم کرنا، مختلف ٹیکس لگانا اور بڑھانا، بجلی اور گیس کی قیمتوں کو مارکیٹ ریٹ کے برابر لانا، پیٹرول کی قیمتیں ہر دو ہفتے میں مارکیٹ کے مطابق رکھنا، درآمدات پر ایکسائز ڈیوٹی کو کم اور سادہ کرنا، قومی ملکیت میں بڑے بڑے بینکوں کی نجکاری اور واپڈا، ریلوے، اور پی آئی اے کو خود کفیل بنانا قابلِ ذکر ہیں۔

ان شرائط کو پورا کرنے سے اشیاء کی قیمتیں بڑھیں اور غربت میں اضافہ ہوا۔نیز ان تمام شرائط کا فائدہ غیر ملکی کمپنیوں اور عالمی اداروں کو ہوا جس کی وجہ سے ملکی سرمایہ کار اور صنعت کار کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ٹیکسٹائل کی صنعت مسلسل خسارے کی طرف جا رہی ہے۔

اب بھی اگر ہماری بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ امریکی عوام کی موجودہ صورتِ حال جا کر دیکھے، ہانگ کانگ کے مقامی لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرے، اور اگر کوئی صرف امریکی دانشوروں کی ہی باتوں کو قابلِ اعتبار سمجھتا ہے تو اسے مشہور امریکی صنعت کار اور فورڈ آٹو موبائل کمپنی کے بانی ہنری فورڈ (1863-1947) کی کتاب ''دی انٹرنیشنل جیوز'' یا اس کا اردو ترجمہ ''عالمی یہودی فتنہ گر'' کا مطالعہ کرنا چاہئے جو اس نے یہودی سرمایہ داروں پر لکھی ہے جس

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس ڈرامے کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور اس سوال کا بھی جواب دیا گیا ہے کہ کبھی تجارتی عالمی منڈی اسپین میں نظر آئی، کبھی لندن، کبھی ٹوکیو تو کبھی نیویارک۔

اسکے بجائے اگر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے، عالمی تجارتی معاہدوں کا سہارا لے کر ملٹی نیشنل کمپنیاں ان کے حقوق پر جو ڈاکے ڈال رہی ہیں، ان کا سدِ باب کیا جائے عالمی ادارہ تجارت کے خونی پنجے سے انکی جان چھڑائی جائے تو اللہ نے اس قوم کو آج بھی وہی صلاحیت عطا کی ہے کہ دنیا کی منڈیوں میں ہر جگہ میدان پاکستان نظر آ رہا ہوگا۔ تاجر حضرات ان حقائق کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔

پینٹا گون (Pentagon)

دجال کا عبوری عسکری ہیڈ کوارٹر (Interim Military Head Quarter) جی ہاں...... دجال کی آمد کے لئے عسکری تیاریاں یہیں سے ہورہی ہیں۔ اسکے لفظی معنی اگرچہ پانچ کونے کے ہیں۔ لیکن توریت کے مطابق پنٹاگون حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر یا ڈھال کا نام ہے (بحوالہ "دجال" مصنف اسرار عالم دہلی)

یہودی دنیا میں اپنی اسی طرح کی حکومت چاہتے ہیں جس طرح سلیمان علیہ السلام کی تھی (اس لئے قوت کی علامات وہ وہیں سے لیتے ہیں) پنٹاگون میں موجود عسکری ماہرین کی اکثریت یہود پر مشتمل ہے خواہ وہ کسی بھی روپ میں ہوں اور دیگر بھی انکے مکمل آلہ کار ہیں۔ یہ وہ عسکری ماہرین ہیں جو دجال کی آمد کے وقت اسکے عسکری حلقے کے خاص لوگوں میں سے ہونگے۔ جن میں اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ اس وقت خواہ وہ کہیں بھی اور کوئی بھی مذہب اختیار کئے ہوں۔

وائٹ ہاؤس White House

یہ بھی ایک اصطلاحی (Terminological) لفظ ہے جسکے معنی اس عمارت کے ہیں جہاں دجال کی آمد سے پہلے یہودی مذہبی پیشوا (ربی) رہتے ہوں۔ (بحوالہ "دجال" مصنف اسرار عالم)

یہ مذہبی پیشوا دجال کے آنے کے بعد اسکے مشیرِ خاص ہونگے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں موجود یہودی مختلف مذاہب اختیار کئے ہوئے ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنا یہودی ہونا چھپاتے ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیٹو (NATO)

سرد جنگ کے بعد اصولاً اسکو ختم ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ سرد جنگ کے ڈرامے کے بعد اسکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن دنیا کی بساط پر مہرے بچھانے والوں کے سامنے ابھی اور اہم مقاصد حاصل کرنا باقی تھے جسکی وجہ سے نہ صرف نیٹو کو زندہ رکھا گیا بلکہ اس میں توسیع بھی کی گئی۔ کیونکہ اب جو معرکہ شروع ہونے والا ہے اس میں بہت ساری ذمہ داریاں نیٹو کے سپرد کی جائیں گی۔
نیٹو مکمل ایک اسلام دشمن عسکری ادارے کا نام ہے جسکا مقصد کل بھی ابلیسی مشن کی حفاظت تھا اور آج بھی اسکا مقصد یہی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی (Family Planning)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ.
ترجمہ: اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے سامنے ان کے اتحادیوں نے، انکی اولاد کو (ان کے ہاتھوں) قتل کرنے کے عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کیا تاکہ (اس طرح انہی کے ہاتھوں انکی نسل کو ختم کر کے) وہ ان کو تباہ کر دیں، اور ان کو انکے دین کے بارے میں شبہ میں ڈالدیں۔
مشرک عیسائیوں کو انکے اتحادی یہودیوں نے خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے خود انہی کے ہاتھوں انکی نسلوں کو تباہ کرایا، اور اب جو صورتِ حال یورپ کی ہو چکی ہے وہ انتہائی خراب ہے۔ اس کے بعد یہی طریقہ کار یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کیا ہے۔ اور اسکے لئے عالمی اداروں کی جانب سے ہر سال اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں، اور اس وقت نسل کشی کے اتنے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں کہ انکو شمار کرنا بھی دشوار ہے۔

ناسا (NASA)

یہی وہ ادارہ ہے جس نے زمین سے نکل کر خلاؤں میں دجالی قوتوں کی بالادستی قائم کی ہے۔ اس وقت خلاؤں میں موجود سیٹیلائٹ کے ذریعے وہ دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اور انکے جنگی طیارے، میزائل، ایٹم بم سب کچھ انھیں سیٹیلائٹ کے ذریعے گائیڈ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے انفرارایڈ (Infrared) دوربین خلا میں بھیجی ہے۔ انفرارایڈ دوربین کے ذریعے ہر

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس چیز کو دیکھا جا سکتا ہے جس میں حرارت ہوتی ہے۔خواہ وہ چیز عام آنکھ سے غائب رہتی ہو۔
اس کا بظاہر مقصد تو یہی بتایا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے خلاء میں موجود گمنام جگہوں کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی،لیکن عالمی عسکری تیاریوں کی روشنی میں اگر اس کو دیکھا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسکے ذریعے وہ ان قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتیں۔یہودیوں کا ہر کام ابلیس کو خوش کرنے اور تقدیر کے خلاف ہوتا ہے۔انکو معلوم ہے کہ جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتے آیا کرتے ہیں تو کیا وہ اس دوربین کے ذریعے انہی آسمانی قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان سے مقابلے کا کوئی طریقہ سوچا جا سکے؟ ویسے بھی یہودی حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو اپنا پرانا دشمن سمجھتے ہیں۔اسکے علاوہ اس ادارے کے بہت سے خفیہ مشن ہیں جنکو دنیا کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے۔

موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دنیا سے ظلم وفساد کو ختم کرنے اور امن وامان قائم کرنے کے لئے جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الارضُ وَلٰكِنَّ اللهَ ذُو فَضْلٍ علىٰ العالمين.

ترجمہ: اور اگر اللہ بعض (شری) لوگوں کو بعض (اچھے) لوگوں کے ذریعے ختم نہ کراتا تو تمام دنیا میں فساد پھیل جاتا،لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بڑا کرم فرمانے والا ہے۔(اسلئے اللہ نے ایمان والوں کو جہاد کا حکم دیا تاکہ اس کے ذریعے دنیا میں فساد پھیلانے والوں کو روکا جا سکے۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتال کے فریضہ کو جاری فرمانے میں تمام جہانوں کا فائدہ بیان کیا ہے۔قتال کا قیامت تک جاری رکھنا اللہ کی مصلحتوں میں سے ایک مصلحت ہے جس میں صرف مسلمانوں کا فائدہ قرآن نے بیان نہیں کیا بلکہ تمام جہانوں کا فائدہ بتایا ہے۔یعنی انسان تو انسان جہاد جاری رکھنے میں چرند وپرند حتیٰ کہ پیڑ پودوں اور دیگر بے جان چیزوں کا بھی نفع ہے۔
لہٰذا اللہ تعالیٰ اس فریضے کو قیامت تک جاری رکھے گا،اور اس کی ادائیگی میں وہ کسی قوم یا فرد کا انتظار بھی نہیں کرے گا،بلکہ ایک خطے کے مسلمان اگر اس فریضے کی ادائیگی میں سستی کرینگے تو وہ کسی اور خطے والوں سے اس ذمہ داری کو پورا کرائے گا۔چنانچہ ارشاد ہے

﴿اِن تتولّوا یَستَبدِل قوماً غیرَکُم﴾

اگر تم (جہاد سے) منہ پھیر لوگے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔نبی کریم ﷺ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی بار بار اپنی امت کو جہاد کے قیامت تک جاری رہنے کی خبر دی ہے تاکہ امت سستی اور غفلت کا شکار ہو کر اس اہم فریضے سے غافل نہ ہو جائے۔

چنانچہ جہاد کے فرض ہونے سے آج تک اہلِ حق نے ہر دور میں قتال کے فریضے کو انجام دیا ہے۔ میدانِ بدر سے چلنے والے اس قافلے نے ایران کی آگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کیا، افریقہ کے جنگلات میں تکبیر کی صدائیں لگائیں، اندلس کے سبزہ زاروں کو توحید کے سجدوں سے رونقیں بخشیں۔ سندھ کے صحراؤں میں پسی انسانیت کو غلامی سے نکالا، ہندوستان کی سرزمین کو نغمہ توحید سے آشنا کیا، تثلیث کے مرکز قسطنطنیہ کو اللہ کی وحدانیت کا پرستار بنایا، وحشت و درندگی اور ظلم و بربریت کے عادی یورپ کے لوگوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا۔

اس طرح یہ قافلہ ہر دور میں مختلف خطوں کا سفر کرتے ہوئے دنیا میں خیر اور شر کے درمیان توازن قائم کیے رہا۔ امام شاملؒ کے داغستان سے چیچنیا تک، سید احمد شہیدؒ کے رائے بریلی سے بالاکوٹ تک اور شاملی سے کشمیر تک کا سفر کرتا ہوا، افغانستان میں آ کر پھر ایک نئی اور بھرپور شکل میں نمودار ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس جہاد نے وہی کارنامہ انجام دکھایا کہ مسلمانوں پر واضح ہو گیا کہ غالب آتے ہوئے شر کو جہاد ہی کے ذریعے مٹایا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عالمی کفریہ قوتیں جنکا بظاہر سپہ سالار امریکہ ہے اب بغیر کسی کی لعنت ملامت کی پروا کیے اپنا کام شروع کر چکی ہیں۔ اور آخری دہشت گرد (دجال کے راستے کی ہر رکاوٹ) کے خاتمہ تک جنگ جاری رکھنے کا عزم رکھتی ہیں۔ صلیبی جنگ کے بارے میں امریکی صدر بش کی زبان سے جو کچھ دنیا نے سنا وہ اس کا کوئی جذباتی بیان نہیں تھا، بلکہ بش نے جو کچھ کہا حقیقت میں ایسا ہی ہے کہ خیر اور شر کے درمیان آخری معرکہ کا آغاز ہو چکا ہے۔

لہٰذا انکا سب سے پہلا ہدف اسلامی تحریکات ہیں۔ البتہ بش کے خدا (ابلیس یا دجال) نے بش سے اس جنگ کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے یہ وہی وعدہ ہے جو جنگِ بدر سے پہلے ابوجہل سے اس کے خدا (ابلیس) نے کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اس کو مسلمانوں کے خلاف فتح کا یقین دلایا تھا۔ اس وقت بھی بش کا خدا (ابلیس) اپنی تمام ذریت کے ساتھ میدان میں کیوں نہ آ جائے محمدِ عربی ﷺ کا رب مجاہدین کے ساتھ فرشتوں کی فوج کو بھیج رہا ہے۔ سو کامیابی اہلِ ایمان کا مقدر ہے، جو ہر حال میں ان کو مل کر رہے گی۔ اس مناسبت سے یہاں ہم دنیا میں جاری اسلامی تحریکات پر انتہائی مختصر بات کرتے ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادِ فلسطین

اس تحریک نے اپنی تاریخ میں بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔مختلف نعروں اور مختلف نظریات کی چھاپ اس پر پڑتی رہی۔معاہدوں،کانفرنسوں اور مذاکرات کے گرداب (Whirlpool) میں اسکو پھنسائے رکھا گیا۔اس تحریک میں دنیا نے تمام تجربات کیے لیکن مظلوم مظلوم تر ہوتے گئے اور غاصب بدترین غاصب بنتے چلے گئے۔فلسطینیوں نے کوئی در نہ چھوڑا جہاں انصاف کی فریاد نہ کی ہو لیکن ہر جگہ سے ایک ہی جواب ملا کہ اس دنیا میں کمزوروں کو انصاف نہیں ظلم ملا کرتا ہے.....جنکے بازوں میں فیصلے کرانے کی قوت ختم ہو جائے پھر انکے فیصلے غاصب قومیں ہی کیا کرتی ہیں۔

فلسطینیوں نے تمام تجربات کے بعد اس راستے کا انتخاب کیا جہاں فیصلوں کیلئے بھیک نہیں مانگی جاتی......جہاں انصاف کے لیے ظالموں کی زنجیریں نہیں کھٹ کھٹائی جاتیں بلکہ اپنے فیصلے سنائے جاتے ہیں۔

تحریک فلسطین نے جب سے اسلامی رنگ اختیار کیا ہے اس وقت سے یہود جیسی مکار قوم کے ہوش ٹھکانے آگئے ہیں۔مسلمانوں کے لئے اللہ نے یہ اصول بتائے ہیں کہ عزت وقار حاصل کرنے کے لیے قرآن وسنّت کے مطابق جہاد ہونا چاہئے۔اسکے بغیر اگر قوم پرستی یا علاقہ پرستی کی جنگ لڑی جائیگی تو اس میں مسلمانوں کو عزت نہیں مل سکتی۔یہ اصول ہمیں تمام اسلامی تحریکات میں اپنے اثرات دکھاتا نظر آتا ہے۔وہ تحریک فلسطین ہو یا تحریک کشمیر یا چیچنیا۔اس اسلامی تحریک نے دنیا کی مکارترین قوم کے تمام منصوبوں پر پانی پھیرنا شروع کر دیا ہے باوجود اس حقیقت کے کہ دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سسٹم یہودیوں کے پاس موجود ہے، پھر بھی مجاہدین اسرائیل کے قلب میں گھس کر یہودیوں کو واصلِ جہنم کر رہے ہیں۔

وہ صیہونی منصوبے جنکا راستہ تمام عرب قومیت مل کر بھی نہ روک سکی.....تیل کی دولت سے مالا مال حکومتیں جن یہودیوں کا کچھ نہ بگاڑ سکیں ....وہ بازیاں جو عرب کے سیاسی بازی گر، کیمپ ڈیوڈ اور اوسلو میں یہودی مکاری وعیاری کے سامنے ہار بیٹھے.........ان جہاد کے شیدائیوں کی چند سالہ محنت نے اس بازی کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔

اس جہاد سے قبل تمام مہرے یہودیوں کے ہاتھ میں تھے وہ جس طرح چاہتے کھیل کا نقشہ بدلتے رہتے،لیکن ان نوجوانوں اور غیرت مند بہنوں کی قربانیوں کی بدولت اب بازی مجاہدین

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھ میں ہے۔

عالم اسلام کیلئے یہ بڑی عبرت کا مقام ہے کہ ایک طرف غیر جہادی کوششیں (جہاد کے علاوہ تمام کوششیں) تھیں تو یہودی کس تیزی کے ساتھ اپنے وسیع تر اسرائیل کے منصوبے پر عمل پیرا تھے اور تمام دنیا سے یہودی اسرائیل پہنچ رہے تھے۔ جبکہ ہماری حالت یہ تھی کہ اپنا گھر ہونے کے باوجود پناہ گزین کیمپ ہمارا مقدر بن گئے تھے۔ اور اب جب سے جہادی کاروائیوں کا آغاز ہوا ہے تو بازی مکمل الٹ دی گئی ہے۔ اب ہم جو پناہ گزین بنا دیئے گئے تھے، نئی امیدوں اور امنگوں کیساتھ گھروں کو لوٹ رہے ہیں اور وہ جو وسیع تر اسرائیل بنا رہے تھے اب دوبارہ انخلاء پر مجبور ہوگئے ہیں۔ وہ جس جگہ کو اپنی آخری پناہ گاہ خیال کرتے تھے اور ساری دنیا سے اٹھ اٹھ کر اسرائیل میں جمع ہو رہے تھے، کہ وہاں عالمی یہودی حکومت قائم کرینگے وہی سرزمین انکا زندہ قبرستان بن رہی ہے اور یہ تو آغاز ہے اس دن کا جب اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ اس دن کیا عالم ہوگا جب کہیں بھی انکو پناہ نہ ملے گی؟

یہ ایک کھلی حقیقت ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت اور سبق ہے کہ جہاد میں آج بھی اللہ نے وہی قوت رکھی ہے کہ دنیا کے طاقتور ترین دشمن کی نیندیں حرام کی جاسکتی ہیں۔ وہ یہودی جو دنیا کی سیاسی بساط پر اپنی مرضی کی چالیں چلتے ہیں آج فدائی کاروائیوں نے انکے دماغوں کو ماؤف کر کے رکھ دیا ہے کہ کوئی چال اب سمجھ میں نہیں آتی کبھی امن مذاکرات کا ڈول ڈالتے ہیں تو کبھی مقبوضہ علاقوں سے فوج واپس بلانے کی بات کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد میں یہی تاثیر رکھی ہے کہ اگر جہاد جاری رکھا جائے تو تمام مشکلات ختم ہو جایا کرتی ہیں پریشانیاں، راحت وآرام میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور منزل سامنے نظر آنے لگتی ہے۔

موجودہ حالات کے تناظر میں جہادِ فلسطین تمام تحریکات کے لئے ایک معیار اور پیمانے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے تمام اسلامی تحریکات کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جہادِ فلسطین کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ وہ محاذ ہے جہاں یہ فیصلہ ہونا ہے کہ اس دنیا میں خیر اور شر، حق و باطل اور نیکی اور بدی میں سے کون باقی رہے گا؟ کفر و اسلام کے درمیان آخری اور فیصلہ کن جنگ اسی محاذ پر ہی لڑی جائے گی۔ اس تحریک کی کامیابی و ناکامی کے اثرات براہِ راست ان دجالی منصوبوں پر پڑتے ہیں جو اسکے ایجنٹوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام عالم اسلام کو اور ہر اہل ایمان کو ان مجاہدین کی جیسے بھی ہو مدد کرنی چاہیئے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سلام پیش کرتے ہیں ان جوانوں کو جو اللہ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے اسکے دشمنوں کے لئے دردناک عذاب بنے ہوئے ہیں۔

جہادِ افغانستان

جہادِ افغانستان نے دیکھتے ہی دیکھتے عالمِ اسلام میں زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ جب اللہ سے محبت کرنے والوں نے روئے زمین پر اللہ کا نظام نافذ کر دیا تو کفر کی تمام سازشیں مکڑی کے جالے کی طرح ثابت ہوئیں۔ طالبان کی تحریک نے رات کے مسافروں کو صبح کی نوید سنائی، سردی میں ٹھٹھرتے لوگوں کو اپنے لہو سے حرارت بخشی، اہلِ علم کے دلوں کے بحر اکاہل کو موجوں سے آشنا کیا، ظلم و جبر کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں کو نخلستان کی اہمیت سے آگاہ کیا، بزدلی اور بے غیرتی کو تقدیر کا نام دینے والوں کو، تقدیر کا مطلب سمجھایا۔

طالبان کی بے بہا قربانیوں کی بدولت شاہین بچوں کو بال و پر ملے، عقابی روح ان میں بیدار ہوئی، شیر خواروں نے خود کو پہچانا، پھر تاریکیاں چھٹنے لگیں، صحراؤں کو نخلستان میں تبدیل کیا جانے لگا، خاموش سمندر بپھر پڑے، مظلوموں نے اٹھ کر ظالموں کے ہاتھ پکڑ لئے فرعونوں سے بغاوت کی گئی، عشق نے آتش نمرود کو پسند کیا.... اور آج... آج دنیا کے مختلف خطوں میں ظلم کے خلاف جہاد زور و شور سے جاری ہے۔

جہاد سے بغض رکھنے والے جو چاہیں کہیں لیکن یہ تاریخی حقیقت بن چکی کہ خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد جہادِ افغانستان سے پہلے تک لاشوں کا بازار لگا تو صرف اہلِ ایمان کا، پناہ گزین بنے تو صرف محمد عربی ﷺ کے غلام بنے، چادریں نیلام ہوئیں تو صرف اس امت کی بیٹیوں کی، بچے صرف ہمارے یتیم ہوئے، ماؤں کی گودیں صرف اس قوم کی سونی ہوئیں، بیوائیں صرف ایمان والی ہوئیں۔

جبکہ جہادِ افغانستان کے بعد صورتِ حال تبدیل ہوئی، اور اب اگر کسی دن ہمارے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تو روٹی قاتلوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی، ماتم ہمارے گھروں میں ہوتے ہیں تو چراغاں ہم انکے گھروں میں بھی نہیں ہونے دیتے، گھر ہمارے جلتے ہیں تو گھر جلانے والے خود بھی جلتے ہیں۔ اگر پریشان ہم ہوتے ہیں تو سکون سے انکو بھی نہیں بیٹھنے دیتے، اگر برفانی راتوں میں ہم نہیں سو پاتے تو نیند ان سے بھی کوسوں دور رہتی ہے، اگر ہم سے ہمارے گھر چھوٹ گئے تو گھر دیکھنا انکو بھی نصیب نہیں ہوگا، حساب دو طرفہ ہے کہیں وہ آگے کہیں ہم پیچھے۔ اور ہم انشاء اللہ

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا پیچھا ہی کرتے رہینگے ۔اور کامیاب ہم ہی ہونگے کہ ہم اپنے رب سے ان چیزوں کی امیدیں رکھتے ہیں جو کافروں کونہیں ملنے والیں۔

اسی جذبے کے ساتھ اس وقت تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات عالمِ کفر کے خلاف اعلانِ جہاد کرچکی ہیں۔اگر چہ یہ حقیقت ہے کہ مجاہدین کے پاس کفر کے مقابلے میں وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں کیونکہ اہلِ ایمان کی ہر دور میں یہی حالت رہی ہے اور وہ تو اللہ کی مدد کے بھروسے پر میدان میں نکلتے ہیں۔

کفر یہ طاقتیں اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہیں۔اسلئے عالمی کفر دجال کی آمد سے پہلے ہر اس قوت کو کچل دینا چاہتا ہے جو اس کے راستے میں ذرہ برابر بھی پریشانی کھڑی کرسکتی ہے۔روس کوشکست دینے کے بعد طالبان نے ابلیسی منصوبوں کوخاک میں ملاتے ہوئے اسلامی نظام نافذ کرکے عالمِ اسلام کے لئے ایک نمونہ پیش کردیا کہ آج چودہ سو سال بعد بھی اس اسلام کی وہی شان ہے بشرطیکہ جذبے سچے اور حوصلے جوان ہوں۔

تحریک طالبان کی اہمیت اور قدروقیمت کا صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں لگایا جاسکتا جب تک کہ خلافت کی اہمیت اور یہود کے حالات پر گہری نظر نہ ہو۔نیز طالبان کو سمجھے بغیر ائیرکنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر طالبان کے خلاف زبانیں چلانے والے طالبان کے اس عظیم الشان کارنامے اور اسکی اہمیت کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک وہ اپنی آنکھوں سے دجالی میڈیا کی عینک اتار کر قرآن وحدیث کی نظر سے اس تحریک کو نہ دیکھیں۔

افسوس خلافت کے دشمن اس تحریک کو صحیح معنیٰ میں سمجھ گئے لیکن ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس تحریک کو اس طرح نہ سمجھ سکے جس طرح اسکو سمجھنے کا حق تھا۔افغانستان میں قرآن کی حکومت کے ختم ہونے کے بعد انکے خلاف چلنے والی زبانیں اور تیز ہوگئیں،جتنی خوشی ابلیسی قوتوں کو ہوئی (اور ہونی بھی چاہئے تھی) وہیں خوشی منانے والوں میں بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنکا اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

بہت سے لوگ اس لئے خوش ہوئے کہ ان کی پیشن گوئیاں درست ثابت ہوئیں کہ جہاد سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔یہاں بغیر تفصیل میں جائے ہوئے صرف اتنا عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ یہ حضرات یہی نہ سمجھ سکے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟

اللہ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ اسکے نام لیوا ہر حال میں اللہ کی وحدانیت اور حاکمیت

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عقیدے پر قائم رہیں، خواہ اس کے لئے انکی جان لے لی جائے۔ حق اور باطل کے درمیان یہ جنگ عقیدے کو بچانے کی جنگ ہے نہ کہ جسموں کو بچانے کی۔

اسلئے طالبان نے اپنے عقیدے کو بچانے کے لئے اپنی حکومت قربان کی، اپنے گھربار کو جلوانا گوارا کیا، اپنے سکھ چین کو آگ لگائی، پر اپنے عقیدے کا سودا کرنا گوارا نہ کیا، کفر اپنی تمام تر قوت استعمال کرنے کے باوجود طالبان کو انکے نظریہ اور عقیدے سے ایک بالشت بھی نہ ہٹا سکا۔ اسکے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہے کہ جہاد کا کوئی فائدہ نہیں، طالبان شکست کھا گئے تو یہ اسکی قرآن وسنت سے دوری ہی ہو سکتی ہے۔

طالبان کا افغانستان تمام اسلامی تحریکات کیلئے اس ماں کی طرح تھا جسکی ضرورت گھر میں ہر وقت محسوس کی جاتی ہے۔ اولاد چھوٹی ہو تب بھی ماں گھر کا مرکز ہوا کرتی ہے اور اولاد جوان ہو جائے تب بھی ماں کی حیثیت بنیادی ہوا کرتی ہے۔ گھر کے تمام افراد میں باہمی تعلقات قائم رکھنا اور گھر کو جوڑے رکھنا ماں کا کام ہوتا ہے۔

ابلیسی قوتیں امارتِ اسلامی کی اس حیثیت سے واقف تھیں اور یہ ''ماں'' اپنی اولاد کی آنیوالی زندگی میں کیا کردار ادا کر سکتی تھی، انکو حالات کے تھپیڑوں سے کس طرح پناہ فراہم کر سکتی تھی، اس سب کو یہودی اور انکے حلیف اچھی طرح جانتے تھے۔ پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن پر ایمان رکھنے والے قرآن کی اس ریاست کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے۔ کاش مسعود طالبان کا راستہ نہ روکتا تو اس وقت دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔

احمد شاہ مسعود نے عالمی فتنہ گروں کیلئے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ یقیناً اسکے لیے نوبل انعام کا حقدار ہے۔ اگر مسعود کو نوبل انعام نہیں دیا گیا تو یہ اسکی روح کیساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی اس وقت اگر علامہ اقبال ہوتے تو ضرور یہ شعر کہتے:

چاک کر دی شاہِ تاجک (احمد شاہ مسعود) نے خلافت کی قبا
سادگی اپنوں کی دیکھ غیروں کی عیاری بھی دیکھ

موجودہ افغانستان تحریک آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں دن بدن تیز ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس تحریک کا مضبوط ہونا دنیا کی تمام اسلامی تحریکات کا مضبوط ہونا ہے۔ کیونکہ اللہ نے اس زمین کو اللہ والوں کا مرکز بنایا ہے اور تمام تحریکات کے نمائندے اسی مشرب سے پانی پیتے ہیں۔ تمام تحریکات کے سوتے اسی چشمے سے پھوٹتے ہیں۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان میں امریکہ کے خلاف حالیہ کاروائیاں اللہ والوں کے دلوں میں امید کی نئی دنیا آباد کر رہی ہیں۔ ان کامیابیوں کو دیکھ کر ایمان والوں کے دلوں میں جذبات کی بجلیاں بھر گئیں اور یہ بجلیاں مسلسل باطل پر برسنے کے لیے بیتاب نظر آ رہی ہیں۔ افغانستان پاکستان ہندوستان اور تمام جنوبی ایشیاء اور جنوب مشرقی ایشیاء کے مسلمانوں کو اپنا لائحہ عمل اس خطے کو سامنے رکھ کر بنانا چاہیئے۔ اس خطہ میں موجود تمام مجاہدین کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ اس وقت جہاں کہیں مجاہدین کام کر رہے ہیں اسکو جاری رکھتے ہوئے اپنی ریزرو (Reserve) قوت افغانستان میں ہی لگانی چاہیئے۔

اس خطے میں جتنا طاقتور دشمن موجود ہے ویسے ہی اللہ کی مدد بھی آ رہی ہے۔ افغانستان میں اب تک دجالی فوجوں کو جو نقصان اٹھانا پڑا ہے اگر وہ دنیا کے سامنے لایا جائے تو فتح کے نشے میں چُور امریکیوں کا سارا نشہ اتر جائے گا لیکن وہ کتنا ہی سچ کو چھپائیں عنقریب وہ دنیا کے سامنے آنے والا ہے اور دنیا دیکھے گی کہ فلموں اور افسانوں میں اپنی شجاعت و بہادری کی داستانیں بیان کرنے والی قوم کے لونڈے کتنے بہادر ہیں اور اللہ کے شیروں کے مقابلے میں ان میں کتنا دم خم ہے۔ لوگ کہتے ہیں امریکہ کو روس کی طرح افغانستان سے بھاگنا پڑیگا جبکہ دوست کہتے ہیں کہ امریکہ کو بھاگنا نہیں پڑیگا کیونکہ یہ آخری معرکہ ہے، یہ حق و باطل کے درمیان موت و حیات کی جنگ ہے، لہٰذا روس کو تو بھاگنا نصیب بھی ہو گیا تھا لیکن امریکہ کو بھاگنا بھی نصیب نہیں ہوگا۔ نیز اللہ والے بھی اس بار ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتے کہ امریکہ کو بھاگنے کا موقع دیا جائے، چشمِ فلک دیکھے گا کہ افغانستان امریکی قبرستان بنے گا، یہاں امریکہ جتنا شکست کھاتا جائے گا مزید فوج بھیجتا جائے گا۔

سو اس فیصلہ کن معرکہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اہل ایمان پر اس لشکر کی مدد فرض ہے جو مسلمان اپنے درجات بلند کرانا چاہتا ہے، جسکے دل میں یہ خواہش ہے کہ وہ ان فضائل کو حاصل کرے، جو خراسان کے لشکر کے بارے میں آئے ہیں، تو وہ اس لشکر میں شامل ہو جائے اور ہم دعوت دیتے ہیں ان ایمان والوں کو جو اپنا ایمان بچانا چاہتے ہیں، کہ وہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں (جانی و مالی) اور وہ اہل تقوی جنکو اپنا ایمان شہروں میں خطرے میں نظر آتا ہے وہ اٹھیں اور ان قافلوں میں شامل ہو جائیں خواہ پانی پلانے کی ہی ذمہ داری کیوں نہ مل جائے۔

...یہ دعوت ہے انکے لئے جو دجال کے فتنے سے دور رہنے والی حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں کہ شہر تو فتنۂ دجال کے مرکز ہونگے، اور امن و عافیت پہاڑوں میں ہی ہوگا۔ لہٰذا ابھی وقت ہے کہ ان فتنوں سے نکل کر اپنے ایمان کو بچایا جائے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دعوت ہے ان اہل علم کیلئے جو حقیقی معنی میں انبیاء کرامؑ کے وارث ہیں، مجاہدین میں درس کیلئے اور تعلیم و تعلم کے لئے اس لشکر میں شامل ہو جائیں، جو نبی کریم ﷺ کی احادیث کا مصداق ہے، اور جسکے حق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ نیز جہاں کوئی اختلاف اور جماعت بندی بھی نہیں ہے۔ یہ دعوت ہے امت کی ماؤں کیلئے کہ تمہارے بچوں کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے... تمہاری حوصلہ افزائی اور تائید کی ضرورت ہے...... یہ فریاد ہے۔ ان بہنوں سے جو بھائیوں کو سرخرو دیکھنا چاہتی ہیں، کہ بھائیوں کو اس لشکر کا سپاہی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں..... دنیا داری سے نکل کر دعوت جہاد کو عام کریں..... اور اس لشکر کو مضبوط کریں جو آنے والے حالات میں تمہاری عصمتوں کا محافظ ہے، برے حالات سے پہلے بھائیوں کو اپنی عزتوں کی حفاظت کرنے کا طریقہ سکھائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بھائی کو ندامت کی موت سے دوچار ہونا پڑے۔

یہ دعوت ہے ہر اس شخص کے لیے جو خود کو محبِ وطن سمجھتا ہے کہ اس لشکر کو مضبوط کرو تا کہ کل برہمن کے ناپاک ارادوں کے راستے میں یہ دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔

اور یہ دعوت ہے ان دوستوں کے لئے جو مختلف حالات سے دل برداشتہ ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے .... کہ وہ اپنے ان شہید ساتھیوں کو یاد کریں.... جنکے ساتھ کبھی وقت گذارا تھا.... ان لمحوں کو یاد کریں جب رب کی رضاء پانے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا.... کیا وہ خیمے اور خندقیں آپ بھلا سکتے ہیں ... جہاں آپ نے اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات بِتائے تھے؟ کیا کبھی آپ کو جہاد کا وہ پہلا دن یاد نہیں آتا جب سودائے عشق میں قدم رکھا تھا؟

ضرور یاد آتا ہوگا، ایمان کی وہ حلاوت آج بھی دل کے کسی گوشے میں محسوس ہوتی ہوگی، جو کبھی برفانی راتوں میں پہرے کے وقت محسوس ہوتی تھی، یقیناً جب آپ عراق و افغانستان میں کاروائیوں کی خبریں سنتے ہونگے تو آپ کے دل میں سویا ہوا سمندر اچانک سرکش ہو جاتا ہوگا۔

غلطیوں کی وجہ سے افراد سے تو ناراض آپ ہو سکتے ہیں لیکن جہاد سے کیسے ناراض ہونگے۔ جو ساتھی اس وقت موجود ہیں ان سے بے شک ہزار گلے شکوے ہو سکتے ہیں، اور جب ساتھ ہوتے ہیں تو ہو ہی جاتے ہیں، لیکن شہید ساتھیوں اور اسیر دوستوں کو یاد کر کے آپ ضرور تڑپ اٹھتے ہونگے۔

اگر ان گلے شکووں کی وجہ سے جہاد چھوڑنا جائز ہوتا تو سب سے پہلے طالبان جہاد چھوڑ کر

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلے جاتے کہ ان کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔ اگر جہاد اس وجہ سے چھوڑا جاتا تو عرب ساتھی کبھی بھی جہاد کا نام نہ لیتے۔

سو اے ایمان والو! شکوے شکائتیں تو چلتی ہی رہتی ہیں اور پھر جنت میں سب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہونگے۔ اس لئے جہاد کے قافلے رواں دواں ہیں یہ نہ رکتے ہیں اور نہ انتظار کرتے ہیں۔ لہٰذا خیال رہے کہیں قافلے دور نہ نکل جائیں۔

مبارک ہو ہر اس مسلمان کو جو جتنا حصہ ڈال کر کامیاب ہو جائے..... اپنی جان و مال اپنا سب کچھ... کہ اسکے بعد پھر کچھ اور نہیں ہے۔

اور ہم مبارک باد دیتے ہیں ان جوانوں کو جو افغانستان میں پہنچ کر تاریخ اسلام کی عظیم الشان جنگ میں شریک ہو چکے ہیں اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو اس قافلے کا سپاہی بنا دے۔ آمین

جہادِ عراق

یہ ایسی تحریک ہے جہاں صورتِ حال بہت تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہی ہے اور اس میں شریک مجاہدین امریکی فوجیوں سے زیادہ جنگوں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ یہ مجاہدین طالبان کی پسپائی کے بعد گھروں کو دلوں میں یہ حسرت لئے ہوئے لوٹے تھے کہ دشمن سے دوبدو مقابلہ نہ ہو سکا، لیکن اب اللہ نے انکی تمناؤں کو پورا کر دیا ہے اور انکے رب کی جانب سے حکم آیا ہے کہ گھر جا کر آرام نہیں کرنا ابھی چھٹی نہیں ہوئی ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مکتبِ عشق کے انداز نرالے دیکھے
اسکو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جیسا کہ پیچھے نُعیم بن حماد کی روایت میں گذرد جال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دو سال عراق پر حکومت کرے گا۔ اس روایت کو پڑھ کر ہی عراق کے محاذ کی نزاکت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ نیز وہ احادیث جو فرات اور بقیہ عراق کے بارے میں آئی ہیں وہ بھی مسلمانوں کو بہت کچھ غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں۔

عراق کی اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ابلیسی قوتیں متحد ہو کر سب سے پہلے عراق پر قابض ہوئی ہیں۔ عراق کے مشرق میں اصفہان (ایران) ہے، شمال میں ترکی، شمال مغرب میں شام، جنوب میں سعودی عرب، جنوب مشرق میں خلیجِ فارس اور مغرب میں اردن ہے۔ اس طرح

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جغرافیائی لحاظ سے آئندہ آنے والے حالات میں عراق مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

عراق میں موجود مجاہدین آنے والے وقت میں مکہ مکرمہ سے لیکر بیت المقدس تک اور خراسان سے لے کر الغوطہ اور اعماق تک سپلائی کا کام کرینگے۔ اور دشمن کی سپلائی اور قافلوں کے لیے مستقل عذاب الٰہی بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ویکیدون کیداً واکید کیداً (وہ کافر اپنی چالیں چلتے ہیں اور میں (اللہ) اپنی تدبیریں کرتا ہوں)۔

عراق کی تازہ صورتحال نے غفلت کی نیند میں پڑے عربوں کو بیدار کر کے رکھدیا ہے، اب وہاں کھلے عام منبر ومحراب سے جہاد کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ عوام کے جذبہ جہاد کو اب شاید شہنشائیت کی زنجیریں زیادہ عرصہ تک نہیں روک سکیں گی۔ عرب عوام کے جذبات اور اللہ والوں کی تکبیروں سے اب عرب شہنشائیت کے قلعے زمین بوس ہوا چاہتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندوں کا لہو مکافاتِ عمل بن کر بہت جلد انکو اپنی گرفت میں لینے والا ہے۔

عرب دنیا کی بدلتی صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جامعہ ازہر جیسے اداروں کے اساتذہ اب وہ باتیں علی الاعلان کر رہے ہیں، جو انکی زبانوں سے نکلنا ناممکنات میں سے سمجھا جاتا تھا۔

جامعہ ازہر کے ایک محقق ایک مشہور ٹی وی چینل پر اعلان کرتے ہیں کہ یہودیوں سے نمٹنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انہیں جہاں پاؤ قتل کرو۔ سوال کرنے والا پوچھتا ہے یا شیخ کیا اس سے آپکی مراد حقیقت میں قتل کرنا ہے؟ (گویا وہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپکو پتہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟) جواب میں اعتماد بھری آواز آتی ہے۔ جی ہاں

جہادِ چیچنیا

انتہائی منظم اسلامی تحریک جس نے ماسکو تک کو غیر محفوظ بنا دیا ہے یہاں بسنے والے لوگوں کا تعلق اس قوم سے ہے جنہوں نے ایک زمانے تک اسلامی پرچم کو بلند رکھا اور دنیا کے تین برّاعظموں ایشیا افریقہ اور یورپ پر اسلام کا جھنڈا گاڑھ دیا۔ چیچن مجاہدین کا تعلق ترک قوم سے ہے جسکے مختلف قبائل تمام وسط ایشیائی ریاستوں (Centeral Asia) میں پھیلے ہوئے ہیں۔ غیرت وحمیّت اور ہمت وبہادری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کمیونسٹ انقلاب نے ان پر بدترین مظالم ڈھائے 70 سال تک اپنا غلام بنائے رکھا۔ اور کسی کو مسلمان نام تک نہیں رکھنے دیا گیا۔ ان حالات میں ایمان بچانے والی (بقول مولانا ابوالحسن علی ندویؒ) یہ ترک قوم

رعایتی قیمت-/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی تھی جنہوں نے اس مشکل دور میں نسل در نسل ایمان کو بچائے رکھا۔ اس وقت وادی فرغانہ ازبکستان (ظہیرالدین بابر کی جائے پیدائش) میں بھی اسلامی نظام کی تحریک چل رہی ہے۔ یہود کو خطرہ ہے کہ اگر چیچن تحریک کامیاب ہوگئی تو تمام وسط ایشاء میں اسلامی تحریکات پھوٹ پڑینگی۔ جسکے بعد روس کا بچا ہوا وجود بھی باقی نہیں رہ سکے گا۔

یہ خطہ تمام قسم کے وسائل سے مالا مال ہے معدنی وسائل میں گیس اور یورینیم جیسی دولت یہاں بڑی تعداد میں موجود ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس خطے کو افرادی قوت اور زرخیز زمینوں سے بھی مالا مال فرمایا ہے۔ یہی وہ علاقے ہیں جہاں امام بخاریؒ اور امام ترمذیؒ جیسے محدثین اور عالمِ اسلام کے بڑے بڑے فقہاء اور صوفیاء پیدا ہوئے، جنکی بدولت ہم آج درس و تدریس کی دولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ان تمام علاقوں کو ماوراء النہر (دریا آمو کے پار کے علاقے) کہا جاتا ہے۔ اہل علم اس نام سے اچھی طرح واقف ہیں۔

جہادِ فلپائن

ایک ایسا خطہ جہاں یہودی عزائم کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ جہاں بیٹھ کر وہ تمام جنوب مشرقی ایشیاء پر اپنا کنٹرول جمائے ہوئے تھے، تحریکِ فلپائن انکے عزائم کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ بن کر کھڑی ہے یہ ایسا خطہ ہے جہاں بڑے بڑے یہودی آ کر اپنا مشن پورا کرتے ہیں لیکن جہاد فلپائن نے اگر انکے منصوبوں کو مکمل ختم نہیں کیا تو انکو بہت حد تک خراب ضرور کر دیا ہے۔

لہٰذا یہ بھی ابلیسی قوتوں کی نظر میں چبھتا ہوا کانٹا ہے۔ کیونکہ یہ تحریک مکمل اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ اور انکی قیادت بھی علماء حق کر رہے ہیں۔ فلپائن ویتنام، انڈونیشاء ملیشاء ان تمام خطوں میں دین کا رجحان بہت پایا جاتا ہے۔ یہودی ساہوکاروں نے ان کے وسائل پر ڈاکہ مار کر دولت اکھٹی کی ہے اور ان علاقوں کو پسماندہ رکھا ہے۔ لیکن اب جہاد کی کرنوں نے اس خطے میں بسنے والے مسلمانوں کے دلوں کو ایک نئی روشنی سے آشنا کر دیا ہے اور صورت حال تیزی کے ساتھ اسلام کے حق میں جا رہی ہے۔

جہادِ کشمیر

جہادِ کشمیر اور جہادِ فلسطین میں بہت حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ جس طرح جہادِ فلسطین یہودیوں کے عالمی منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے اسی طرح اس خطے میں جب

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک جہادِ کشمیر جاری ہے یہودی اپنا عالمی منصوبہ کبھی بھی پورا نہیں کر سکتے۔جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اب یہودیت کے راستے کی آخری رکاوٹ جذبہ جہاد اور ایٹم بم سے مسلح پاکستان ہے۔اور ان کے گمان کے مطابق جذبہ جہاد اور ایٹم بم کو پاکستان سے ختم کرنے کے لئے جہادِ کشمیر کو ختم کرنا یہودیوں کی مجبوری ہے۔

ابلیسی قوتیں جہادِ کشمیر کی اس اہمیت سے بخوبی واقف تھیں کہ اس جہاد کی بدولت نہ صرف یہاں بلکہ دنیا بھر میں جہاد کی فضا عام ہو رہی ہے اور اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو آنے والی نسل جہاد کی تکبیروں میں پرورش پائیگی۔لہٰذا کسی اور تحریک سے پہلے عالمِ کفر نے اس تحریک سے نمٹنے کی ٹھان رکھی ہے۔

دنیا کی مظلوم ترین قوموں میں سے ایک کشمیری قوم ہے جسکے ساتھ ہر دور میں اس نوعیت کا ظلم کیا گیا جو تاریخ عالم میں کسی کے ساتھ نہ کیا گیا ہوگا.....ایک ایسی قوم کہ کبھی اسکی لاشوں پر تجارتی محلات تعمیر کیئے گئے تو کبھی زندوں کو ہی بھیڑ بکریوں کی طرح انسانیت کی منڈی میں فروخت کر دیا گیا.....اور وہ بھی جانوروں سے سستے داموں پر۔

اللہ جب کسی قوم کا انتخاب کرتا ہے تو اسکو زمین کی پستیوں سے نکال کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا کرتا ہے۔اس قوم کو بھی اللہ نے جہاد کے لئے منتخب فرمایا اور تبصرہ نگاروں کے تبصرے،انسانی نفسیات کے ماہرین کی تحقیقات ،دانشوروں اور فلسفیوں کے فلسفے اس قوم کے بارے میں اس وقت غلط ثابت ہو گئے جب اس قوم نے جہاد کے پرچم کو بلند کیا،انسانی نفسیات کے ماہر یہ دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ کیا یہ وہی کشمیری قوم ہے جسکو ایک سپاہی ایک ڈنڈے کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ کی طرح اکیلا ہنکا کر لیجایا کرتا تھا،جسکے زندہ افراد کو جانوروں کی طرح نیلام کر دیا گیا تھا،عقلیں دنگ رہ گئیں،تجزیے غلط ثابت ہوئے....جب اس قوم نے جہاد کا نعرہ لگا کر اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کو اس راستے میں پیش کرنا شروع کیا۔

تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قربانیوں کے اعتبار سے جہادِ افغانستان کے بعد سب سے زیادہ قربانیاں کشمیری دے رہے ہیں۔چودہ سال تک اپنی زمین پر گوریلا جنگ لڑنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

جہادِ کشمیر جس نے صرف برہمن کی ہی نہیں بلکہ یہودیوں کی نیندیں بھی حرام کر دیں،ان گنت اور دل دہلا دینے والی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔اس قوم کی قربانیوں کو بہت قریب سے دیکھنے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے جانتے ہیں کہ قربانیوں کے کتنے ہی میدانوں میں اس قوم نے بہت سوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسکے علاوہ یہ تحریک بے بہا قربانیوں کے باوجود ہمدردی اور مدد کی اس لئے بھی زیادہ مستحق ہے کہ یہ دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم تحریک ہے۔ انکے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب ہونے والا ہے شاید اس طرح کسی اور تحریک کے ساتھ نہیں ہوا۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ دشمنانِ اسلام اس تحریک کو بہت گہرائی کے ساتھ سمجھے اور بہت تیزی کے ساتھ اسکے خلاف حرکت میں آئے، لیکن اپنے آج تک اس تحریک کو سمجھ ہی نہ سکے۔ ہزاروں شہداء کا خون بھی انکے سامنے موجود تحفظات کی دھند کو صاف نہ کر سکا۔

اس وقت جو مسائل و خطرات جہادِ کشمیر کو درپیش ہیں وہ غیروں کی سازشوں سے زیادہ اپنوں کی لاپروائی اور اسکا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے ہیں۔ اس نا اتفاقی کا ہی تو یہ نتیجہ ہے کہ آج بھارت اپنی دیرینہ خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مذاکرات کے بھنور میں الجھا رہا ہے، بیٹیوں کی چادریں بنئے کے ہاتھوں فروخت کی جا رہی ہیں، اور سب ہیں کہ محوِ تماشا ہیں.... ہر طرف موت کا سناٹا ہے.... بے حسی اور بے ضمیری کا راج ہے۔

لہو ہمارا بھلا نہ دینا

پاکستان کے غیور مجاہدین نے اپنے کشمیری مجاہدین سے کچھ عہد و پیمان کئے تھے، کہ خون کے آخری قطرے تک جہاد کو جاری رکھا جائیگا، آخری سانس تک میدان کو گرم رکھا جائے گا، ہاتھ شل ہو جائیں... پاؤں میں چھالے پڑ جائیں لیکن.... منزل کی جانب سفر جاری رکھا جائے گا، جن چراغوں کو سرخ لہو سے روشن کیا گیا ہے، انکی لو کو کبھی مدھم نہیں ہونے دیا جائے گا۔

کشمیری ابھی بھی اپنے عہد پر قائم ہیں، آبلہ پا ہیں پھر بھی عزمِ سفر جوان ہے، روشنی کی دشمن آندھیوں نے ان چراغوں پر یلغار کرنی شروع کر دی ہے، پھر بھی انکو بجھنے نہیں دیا گیا ہے۔ کشمیری تو اپنا عہد نبھا رہے ہیں، اور اندلس کے ان نوجوانوں کی طرح آخری سانس تک ڈٹے رہیں گے، جو امیر غرناطہ عبداللہ کی کم ہمتی اور بزدلی کے باوجود آخری مجاہد تک اسلام اور اپنے ملک کی حفاظت کرتے رہے، اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوئے۔

کشمیری مجاہدین بھی آخری سانس تک اس عہد کو نبھاتے رہیں گے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جہاد میں کامیابی صرف علاقہ فتح کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو عقیدے کی جنگ ہے، جو اپنے عقیدے پر آخر تک ڈٹا رہا وہی کامیاب اور فاتح کہلاتا ہے۔ انکے سامنے اسلام کی تاریخ ہے جس

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انھوں نے پڑھا ہے کہ دنیا کا گھٹیا سے گھٹیا مؤرخ بھی میر جعفر اور میر صادق کو کامیاب نہیں کہتا، بلکہ دنیا انہی کو کامیاب کہتی ہے جو اپنے جسموں کو تو مٹا گئے، لیکن اپنے نظریے اور عقیدے کو بچا گئے، جئے تو عقیدے پر اور جان نکلی تو بھی اپنے عقیدے پر۔ یہ کوئی سیاسی جنگ نہیں، بلکہ شریعت نے اسی لئے اس کو جہاد کہا ہے۔

طاغوتی قوتیں ہم سے اس لئے لڑتی ہیں کہ ہم اللہ کی بالادستی کا خیال دل سے نکال کر انکے ولڈ آرڈر کے سامنے سر جھکالیں۔ جبکہ ہمارا اصرار ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ اس کشمکش میں اگر ہماری جان بھی چلی جاتی ہے تو اس حال میں جاتی ہے کہ ہم اپنے عقیدے پر قائم ہوتے ہیں، جبکہ باطل ہم سے اسلئے لڑا تھا کہ وہ ہم کو ہمارے عقیدے سے ہٹا دے۔ سوائے عقل والو ذرا بتاؤ تو سہی اگر مجاہدین کسی خطے میں لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں تو انصاف سے فیصلہ کرو کہ فاتح کون بنا؟ ہم یا ہمارا دشمن؟ لہٰذا مجاہدینِ کشمیر بھی انشاء اللہ فاتح ہی بننا پسند کرینگے۔

وہ تو اپنے نظریے اور عقیدے پر جانیں قربان کر کے فاتح بن جائیں گے، لیکن کل تاریخ کیا لکھے گی کہ یہ عہد و پیمان تو کسی اور نے بھی کئے تھے، سفر میں ساتھ رہنے کے وعدے کرنے والے تو کوئی اور بھی تھے، چراغوں میں لہو جلانے کی قسمیں تو اوروں نے بھی کھائیں تھیں، تاریخ کے سامنے کیا عذر پیش کیا جائے گا؟ حالات ناموافق تھے؟ حکومت کی پالیسی تبدیل ہوگئی تھی؟ لیکن مؤرخ کے قلم کو حرکت کرنے سے بھلا کس نے روکا ہے، وہ تو تاریخ کے سینے میں اپنے خنجر سے یہ ضرور تحریر کر جائے گا، کہ شہداء کشمیر سے عہدِ وفا کرتے وقت حالات کے موافق و ناموافق ہونے کی تو بات نہیں ہوئی تھی، عشق کی راہوں پر قدم رکھتے وقت ایسی تو کوئی شرط نہیں تھی، کیونکہ عشق شرطوں پر نہیں کیا جاتا۔

میں جب اس کشمیری بوڑھے کے بارے میں سوچتا ہوں، جو اب سے پہلے بھی دو مرتبہ اپنوں کی بے وفائی دیکھ چکا ہے، تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ اس کے دل سے کیا آہ نکلتی ہوگی، میں جب ان ساتھیوں کے بارے میں سوچتا ہوں، جو سخت برفانی راتوں میں ڈوڈہ کے پہاڑوں میں چلتے ہوئے، پیچھے مڑ کر دیکھتے ہونگے، کہ قافلے کہاں ہیں، تو انکی نظر میں کسی کی کیا اہمیت رہتی ہوگی؟ کل روزِ محشر جب جموں کے کہساروں، اور وادی کے مبزہ زاروں سے شہداء اٹھ کر آئینگے تو ان سے کس طرح نظریں ملائی جائیں گی؟

وہ خونِ شہداء جس سے وادی کے چنار رنگین ہوئے، امت کی بیٹیوں کی وہ چیخیں جس نے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشمیر کی خاموش فضاؤں کو بوجھل بنادیا، دریائے جہلم میں بہتی بہنوں کی برہنہ لاشیں، بیٹے کی راہیں تکتی بوڑھی ماں کی پتھرائی آنکھیں، مصائب والم کے پچاس سال جس سے وادی جنت نظیر جہنم میں تبدیل ہوگئی، یہ سب اس لئے برداشت کیا کہ ایک دن برہمن کے کفر سے نجات ملے گی، روزِ محشر کوئی ان کے خلاف کیا عذر تراشے گا جب کہ امام المجاہدین، محسن انسانیت، محمد عربی ﷺ بھی انکے ساتھ ہونگے۔

مجھے اس بات کی کوئی پریشانی نہیں کہ عشق کی راہوں پر چلنے والوں کا کیا بنے گا، ہم انکے حوصلوں کے بارے میں جانتے ہیں اگر انکے لئے ایک راستہ بند ہوا تو وہ نئے راستے تلاش کر لینگے اور جو بھی ہو راہِ وفا میں چلتے رہنا ہی کامیابی کہلاتی ہے، تھک کر بیٹھ جانا خواہ کتنے ہی خوبصورت سراب کے قریب ہو، ناکامی ہی کہلاتا ہے۔سو ان دیوانوں کے حوالے سے ہم بہت پر امید ہیں۔

اسلئے جہادِ کشمیر سے محبت کرنے والوں کو دل برداشتہ اور افسردہ نہیں ہونا چاہئے، شہداء کے خون سے تجارت کرنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں، میدانِ جہاد میں چنگاریاں بھڑکاتے گھوڑوں کی ٹاپوں کو، سیاست کے میدان میں گرانے کی کوششیں بھی کوئی نئی نہیں ہیں، آسمان کی بلندیوں میں اڑنے والے عقابوں، اور بلند چٹانوں میں نشیمن بنانے والوں کو خوبصورت گنبدوں کا اسیر بنانے کا درس دینے والے بھی پرانی تاریخ رکھتے ہیں، سو آج جو کچھ جہادِ کشمیر کے ساتھ ہوتا نظر آرہا ہے، نہ تو یہ مجاہدین کی آواز ہے اور نہ ہی ان کشمیریوں کے جذبات ہیں جنکے گھروں تک برہمن کا ظلم پہنچا ہے۔ وہ اپنے مقصد کے حاصل ہونے تک نہ تو مانینگے اور نہ ہی شکست تسلیم کرینگے۔لہٰذا ڈھل جھیل کے کنارے خوبصورت ہوٹلوں سے لے کر دہلی کے نرم وگداز بستروں تک اور کٹھمنڈو سے لے کر وائٹ ہاؤس تک جتنے چاہیں خفیہ مذاکرات کیے جائیں انکے ذریعے جہادِ کشمیر کو بند نہیں کرایا جاسکتا۔

اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان حالات میں مجاہدین کو بے انتہا پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑیگا، لیکن اس کے بعد تحریک اپنے نئے جنم کے ساتھ ایک نئے انداز میں اپنے پیروں پر کھڑی نظر آئے گی۔ جب مجاہدین اپنوں کی بے وفائیاں دیکھیں گے تو پھر ممکن ہے ''اپنوں'' کی طرف دیکھنا چھوڑ دیں اور تحریک میں عسکری انقلابی تبدیلیاں لے آئیں۔ایسا ہونا قطعاً ناممکن نہیں کیونکہ تحریکوں میں ایسے مراحل آیا ہی کرتے ہیں، لیکن ان مراحل کے بعد تحریکوں میں نکھار اور اجلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مجاہدین ہمت نہیں ہارینگے۔ ہاں البتہ ان سے وعدے کرنے والوں کو ضرور سوچنا چاہئے، کہ ہر ایک سے اس کے وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا، لوگوں کے انفرادی گناہ تو معاف بھی ہو جایا کرتے ہیں لیکن کبھی قوموں کے اجتماعی گناہ بھی معاف ہوئے ہیں؟...اگر بھول گئے ہو تو تم تو صاحب قرآن ہو، اسکی تاریخ اٹھا کر دیکھ لینا، قوم کے اجتماعی گناہ اللہ معاف نہیں کیا کرتا۔ آخرت میں تو نیتوں کے اعتبار سے فیصلہ ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا، اس جرم کا عذاب دنیا میں ہی آ جاتا ہے، اور سب پر آتا ہے وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا فیصلہ کس نے کیا تھا بلکہ دیکھا یہ جاتا ہے کس نے کیا کیا تھا؟

جہادِ کشمیر صرف کشمیریوں کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ ہندوستان کے پچیس کروڑ مسلمانوں اور چودہ کروڑ پاکستانیوں کی امن وسلامتی اور بقاء کا ضامن ہے۔ بھارت کی اگر جہادِ کشمیر سے جان چھوٹ جاتی ہے تو اسکے بعد اسکے ناپاک عزائم کے راستے میں کوئی اور چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

ہفت روزہ تکبیر کے شمارہ ۲۵ نومبر تا یکم دسمبر ۲۰۰۴ میں جارج فریڈ مین کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فریڈ مین ''اسٹریفور گلوبل انٹیلی جینس'' نامی ایک پرائیویٹ کمپنی کا سربراہ ہے۔

فریڈ مین نے نیشنل پبلک ریڈیو کو ایک انٹرویو میں پاکستان کے خلاف بکواس کی ہے جس میں اس نے کہا ''امریکہ آئندہ موسمِ بہار تک شمال مغربی پاکستان پر حملہ کر دیگا، اور اگر پاکستان اس حملے کی تاب نہ لا سکا تو امریکہ اور بھارت مل کر پاکستان پر قبضہ کر لینگے۔

فریڈ مین نے اپنی کتاب ''امریکاز سیکرٹ وار'' اور اپنے مختلف انٹرویوز میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان پر حملہ امریکہ کی ضرورت ہے، کیونکہ القاعدہ کی کمانڈ پوسٹ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں منتقل ہو چکی ہے، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کے لئے اس کمانڈ پوسٹ کا تباہ کیا جانا ضروری ہے۔ جارج فریڈ مین کے خیال میں امریکہ کو پاکستان پر حملہ بہت پہلے کر دینا چاہئے تھا، لیکن چونکہ اس حملے کے لئے اس علاقے میں امریکہ کے پاس کافی فوج موجود نہیں ہے اس لئے حملہ آئندہ موسمِ بہار تک مؤخر کر دیا گیا ہے۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں فریڈ مین نے پینٹا گون کے ایک ترجمان کا بھی حوالہ دیا جس نے غلطی سے امریکی پلان میڈیا کو بتا دیا تھا، تاہم بعد میں امریکن میڈیا نے پینٹا گون کی مدد کرتے ہوئے اس پلان کو میڈیا میں زیادہ نہیں اچھالا۔ (ہفت روزہ تکبیر)

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں کی دشمنی اور ناپاک ارادوں سے آگاہ فرمایا: یا ایّھا الذین اٰمنوا لا تتّخذوا بطانۃً مِن دُونِکُم لا یَألُونکُم خَبالاً. وَدّوا ما عَنِتّم قد بَدَتِ البَغضاءُ مِن اَفوَاھِھِم وما تُخفی صُدورُھم اکبرُ. قَد بیّنّا لکم الاٰیاتِ اِن کُنتم تَعقِلُون.

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے علاوہ (غیروں) کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ (کافر) تمہیں دھوکہ دے کر برباد کرنے میں کوئی کسر نہ رکھیں گے، انکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہیں مشکل میں ڈالدیں، (یہ حقیقت ہے کوئی مفروضہ نہیں کیونکہ) انکی باتوں سے (تمہارے بارے میں) انکا بغض ظاہر ہو چکا ہے اور (اس کے علاوہ) جو انکے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم کو کچھ عقل ہو تو (حقیقت کو سمجھو)۔

اسلام دشمنوں کا بغض اللہ تعالیٰ انکی زبانوں سے اس لئے ہی ظاہر کراتا ہے تاکہ ملک وملت سے محبت کرنے والے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ خوش فہمی کی جنت میں رہنے والے اس طرح کے بیان کو پڑھکر یہی کہیں گے کہ یہ حقیقت کے خلاف ہے اور امریکہ پاکستان کا اسٹریٹیجک پارٹنر ہے۔

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی کرنیں زندہ ہیں، جو مساجد و مدارس کو بچانا چاہتے ہیں، جو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں کے پاسبان ہیں، اور وہ لوگ جنکی رگ و پے میں وطنِ عزیز کی محبت گہرائیوں تک اتری ہوئی ہے اور جو اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، انکو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ملک وملت کی حفاظت کے معاملے میں ذرہ برابر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کریں۔

خلاصہ واقعاتِ احادیث

چونکہ آپ ﷺ نے حضرتِ مہدی اور دجال سے متعلق واقعات کو ترتیب وار بیان نہیں فرمایا، اسلئے ترتیب کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ آپ ﷺ نے حضرتِ مہدی کے خروج والے سال کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن یہاں پھر یاد دلادیں کہ واقعات کی ترتیب حتمی نہیں ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خروجِ حضرت مہدی سے قریب ترین واقعات

حضرت مہدی کا خروج ذی الحجہ (حج) کے مہینے میں ہوگا۔اس سے پہلے نفس زکیہ کو شہید کردیا جائے گا۔عرب کے کسی ملک کے بادشاہ کی موت اوراس پر اختلاف ہوگا۔رمضان میں خوفناک آواز آئے گی۔ذی قعدہ (ذی الحجہ سے پہلے آتا ہے) کے مہینے میں عرب قبائل میں انتشار ہوگا جسکے نتیجے میں لڑائیاں ہونگی۔حج کے موقع پر حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حاجیوں کا قتلِ عام ہوگا۔شام (یعنی اردن، اسرائیل، سیریا میں سے کہیں) میں سفیانی اقتدار میں آئے گا اور ایمان والوں پر مظالم ڈھائے گا، دریائے فرات پر جنگ ہورہی ہوگی۔

جنگِ عظیم کے مختلف محاذ

غزوہ ہند اور رومیوں سے جنگ والی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج کے وقت کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی جنگوں کے دو بڑے محاذ ہونگے۔پہلا محاذ عرب کی ساری سرزمین ہوگی جہاں مختلف جگہوں پر مجاہدین اور کفار میں جنگ ہورہی ہوگی جن میں خاص طور پر فلسطین، عراق اور شام قابلِ ذکر ہیں، اس محاذ پر حضرت مہدی کا ہیڈ کوارٹر دمشق کے قریب الغوطہ میں ہوگا جہاں سے وہ تمام مجاہدین کی کمانڈ کرینگے۔جبکہ دوسرا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔حدیث میں اس محاذ کے مرکز کا ذکر نہیں ہے۔

عرب کا محاذ

عرب والے محاذ کی ترتیب احادیث کی روشنی میں کچھ یوں بنتی ہے۔حضرت مہدی کے خروج کی خبر ملتے ہی انکے خلاف ایک لشکر آئے گا جو بیداء میں دھنس جائے گا۔
یہ خبر سن کر شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء حضرت مہدی کے ساتھ مل کر قتال کرنے کے لئے اس لشکر میں آکر شامل ہوجائینگے۔پھر ایک قریشی جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کے لشکر سے حضرتِ مہدی جنگ کرینگے۔یہ جنگِ کلب ہوگی۔اس میں مسلمان فاتح ہونگے۔
پھر حضرت مہدی دمشق کے قریب الغوطہ کے علاقے میں پہنچ کر اپنا مرکزی ہیڈ کوارٹر بنائیں گے، یمن اور خراسان سے مجاہدین کے لشکر بھی آئینگے۔رومی عیسائی مسلمانوں کے ساتھ امن معاہدہ کرینگے پھر یہ دونوں مل کر اپنے عقب کے مشترکہ دشمن سے جنگ کرینگے اور فاتح ہونگے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر عیسائی معاہدہ شکنی کرینگے اور تمام کافر پھر اکٹھے ہوکر آئینگے اور اعماق (دابق) میں اتر ینگے اور مسلمانوں سے اپنے مطلوبہ افراد مانگیں گے۔ پھر اعماق میں گھمسان کی جنگ ہوگی۔ اس جنگ میں اللہ مجاہدین کو فتح دیگا۔ اسکے بعد روم کی طرف جائیں گے [1] فتح کرلینگے، یہاں دجال کے نکلنے کی خبر سنیں گے۔ لہٰذا وہاں سے واپس آئینگے۔

دجال اپنے مخالف ملکوں میں تباہی پھیلائے گا۔ یہ عرصہ مسلمانوں پر بہت آزمائشوں اور پریشانیوں کا ہوگا۔ ایک تہائی مسلمان جہاد چھوڑ کر دنیا داری میں پڑ جائیں گے۔ ایک تہائی دجال سے لڑتے ہوئے شہید ہوجائیں گے۔ باقی ایک تہائی دجال کے سخت محاصرہ میں ہونگے۔ اور وقتاً فوقتاً دجال کے لشکر پر حملے کررہے ہونگے۔ پھر جب فیصلہ کن حملے کی تیاری کر رہے ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

ہندوستان کا محاذ

دوسری جانب ہندوستان والے محاذ پر مجاہدین ہندوؤں سے جنگ کر رہے ہونگے۔ حدیث میں اس محاذ کی زیادہ تفصیل نہیں آئی ہے۔ البتہ اس محاذ پر موجود دشمن کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ محاذ بھی انتہائی خطرناک ہوگا۔ ابتدا میں مسلمانوں کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا، پھر مجاہدین ہندوؤں کو شکست دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائینگے اور اس طرح پورے ہندوستان پر اسلام کا پرچم لہرادینگے، ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈروں اور جرنیلوں کو زندہ گرفتار کرکے لائینگے، جب واپس آئینگے تو خبر ملے گی کہ عیسیٰ بن مریمؑ تشریف لا چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجاہدین کی قیادت کریں گے اور دجالی فوج سے قتال کریں گے۔ اللہ کا دشمن دجال ملعون سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال ملعون کو لُد پر قتل کردینگے۔ پھر صلیب توڑ دینگے۔ اور خنزیر کو قتل کردینگے۔ پھر یاجوج ماجوج آئیں گے اور ہر طرف تباہی پھیلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ میرے بندوں کو لے کر طور کے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر کوہِ طور پر چلے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک پھوڑا پیدا کردے گا۔ اس طرح وہ سب مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش سے ساری جگہ کو صاف کردے گا۔ ان

[1] ضروری نہیں کہ جس لشکر نے قسطنطنیہ فتح کیا ہو وہی روم کی طرف جائے۔ (بلکہ یہ لشکر دوسرا بھی ہوسکتا ہے) اور ویٹی کن سٹی اٹلی کا شہر جہاں پاپ جان پال ہوتا ہے۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھمسان کی جنگوں کے بعد تمام عالم میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ ہر طرف امن و امان ہوگا۔کوئی پریشان حال نہ ہوگا،کسی کو کسی سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، زمین اپنے خزانے باہر نکال دیگی، آسمان سے بارش برسے گی۔ اس طرح چالیس سال تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ پھر دھیرے دھیرے دنیا سے ایمان والے اٹھنے شروع ہو جائیں گے اور جب قیامت آئے گی تو صرف کافروں پر آئے گی۔

دجال کا ذکر قرآن کریم میں

دجال کے بارے میں یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ اگر اس کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے تو اس کو قرآن نے کیوں نہیں بیان کیا؟اس کے بارے میں علماء کرام نے مختلف جوابات لکھے ہیں۔ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: ''اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے۔

﴿یوم یاتی بعضُ آیاتِ ربک لایَنفعُ نَفْساً اِیمانُها﴾

ترجمہ: جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دیگا، (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا، امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے، لہٰذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حدیث قران کریم کی تفسیر کرتی ہے اور تفسیرِ بغوی میں ہے کہ دجال کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے:

لخلق السمٰوات والارض اکبر من خلق الناس

(آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے) یہاں الناس سے مراد دجال ہے۔'' (فتح الباری، ج:۱۳، ص:۹۲)

اس کے علاوہ ابوداود کی شرح عون المعبود میں یہ ذکر ہے: ''اللہ تعالیٰ کا یہ قول لینذر باسا شدیدا (تاکہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظِ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرنے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو''۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ دجال اور ایمان کی حفاظت

یہ شہادت گہہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

تاریک فتنوں کے مہیب سائے دن بدن انسانیت کو اپنی گرفت میں لئے چلے جارہے ہیں، ایمان والوں کے لئے یہ انتہائی آزمائش کی گھڑی ہے۔ کفر کی جانب سے ادھر یا ادھر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر مسلمان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس امتحان گاہ میں گذرے بغیر جنت وجہنم کا فیصلہ نہیں ہوسکتا قرآن میں ارشاد باری ہے: ﴿اَم حَسِبتُم اَن تَدخُلوا الجنّةَ ولمّا يَعلَمِ اللهُ الذين جٰهدوا مِنكُم ويعلَمَ الصّا برين.﴾ ترجمہ: (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں داخل کر دیئے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے یہ ظاہر ہی نہیں کیا کہ تم میں جہاد کرنے والا کون ہے اور ثابت قدم رہنے والا کون؟

یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کے قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔ آپ نے ان تمام احادیث کو پڑھا۔ تمام احادیث میں حضرت مہدی اور سیدنا عیسیٰ بن مریمؑ کی آمد کا مقصد واضح الفاظ میں قتال بتایا گیا ہے کہ وہ کفار کے خلاف مجاہدین کی قیادت کرینگے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور ایمان بچانے کے لئے اپنے دل میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت پیدا کر کے اسکی عملی تیاری کرنی چاہئے۔ جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہادی تربیت کا حکم فرمایا ہے۔ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ابھی تو حضرت مہدی کا دور بہت دور ہے لہٰذا بعد میں جہاد کی تربیت حاصل کر لینگے تو اس بارے میں قرآن کریم نے ایک اصول بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولو اَرادو الخُروجَ لَاَ عدّوا له عُدّة﴾ ترجمہ: اگر (وہ منافقین جہاد میں) نکلنا چاہتے تو جہاد کے لئے سامان (وغیرہ) تو اکٹھا کرتے۔

جیسا کہ پیچھے بتایا گیا کہ مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ابلیسی قوتوں کی جانب سے جھوٹے مہدی کو منظرِ عام پر لایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا آقائے مدنی ﷺ نے جو نشانیاں حضرتِ مہدی کی بیان فرمائی ہیں ان کو ذہن نشیں رکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ چند باتیں اور ہیں جن پر عمل کر کے فتنوں سے بچنے میں انشاء اللہ مدد ملے گی:

(۱) چونکہ دجال کے دور میں حقیقت اتنی نہیں ہوگی جتنی کہ افواہیں اور پروپیگنڈہ ہوگا۔ اور اس پروپیگنڈہ کو پھیلانے کا سب سے مؤثر ذریعہ جدید ذرائع ابلاغ (اخبار، ریڈیو، ٹی وی

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ) ہیں۔ لہٰذا جدید کمیونیکیشن (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) اور دیگر جدید سہولیات کا خود کو محتاج نہ بنائیں بلکہ ابھی سے ایسی عادت بنالیں کہ اگر کل یہ سارا نظام آپ کو چھوڑنا پڑے تو اس صورت میں آپ کیا کرینگے؟ لہٰذا اس پر کم سے کم اعتماد ہی دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

② اگر دجالی میڈیا کو سنیں تو اس وقت ذکر و اذکار کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اسکے عادی لوگ اپنے ذہن سے نہیں سوچتے بلکہ خبریں، تصویریں اور تجزیے انکے ذہنوں پر مکمل اپنا اثر چھوڑ رہے ہوتے ہیں۔

③ زبان کا فتنہ: اس دور میں دجالی قوتوں کی کوشش ہوگی کہ وہ حق اور اہلِ حق کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کریں کہ اسکے زور میں حق دب کر رہ جائے۔ اس لئے اگر آپ کوئی خبر مغربی میڈیا کی جانب سے سنتے ہیں تو اپنے موبائل سے یا زبانی اس وقت تک کسی اور کو نہ بتائیں جب تک کہ صورتِ حال واضح نہ ہو جائے۔ اس طرح آپ دجالی قوتوں کے پروپیگنڈے کے اثر کو اگر بالکل ختم نہیں، تو اس کا زور ضرور توڑ دینگے۔ قرآن کریم نے کافروں کی اس کوشش کو یوں بیان فرمایا ہے:

لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسھم خیرا وقالوا ھٰذا افک مبین.

ترجمہ: تو جب تم نے اسکو سنا (واقعہ افک کی جانب اشارہ ہے) تو مومن مرد اور مومن عورتوں نے اپنے بارے میں اچھا گمان کیوں نہ کیا؟ اور یہ کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح بہتان ہے۔

دوسری آیت میں بولنے کی بھی مذمت کی گئی ہے۔

④ جب کسی مسئلے کو دجالی قوتوں کی جانب سے مشتبہ بنا دیا جائے اور صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے، تو اس وقت ایمان والوں کے لئے جدید مادی وسائل کے ذریعے معلومات کے بجائے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے میں خیر ہوگی۔ کیونکہ حالات کو دجال کی آنکھ سے دیکھنے والے اور اللہ کے نور سے دیکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَفَمَن شَرَحَ اللہُ صَدرَہٗ للاسلامِ فھو علیٰ نورٍ من ربہ. ﴾

تو کیا وہ شخص جس کے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کے نور پر ہے۔ (دوسرے جیسا ہو سکتا ہے)

موجودہ دور میں متعدد واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ جن حضرات کی معلومات کا واحد

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ذرائع ابلاغ ہے وہ حق تک نہیں پہنچ پاتے بلکہ جو خبریں اور تجزیے وہ سنتے ہیں وہی انکا نظریہ بن جاتا ہے۔اور یوں وہ اللہ کے لشکر کے بجائے ابلیس کے لشکر کو مضبوط کررہے ہوتے ہیں۔بعض اوقات تو پڑھے لکھے حضرات کے تجزیے اور تبصرے ایسے ہوتے ہیں کہ انکی عقل پر افسوس کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

⑤ دل کی اسکرین کو صاف کریں: عقل وخرد رکھنے والے مسلمان بھائی جب مغربی میڈیا کی حقیقت کو سمجھ جائیں اور انکے ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کی اسکرین پر حالات کی تصویر دھندلا نے لگے،تو اس وقت انکے لئے،کہیں دائیں بائیں دیکھنے کے بجائے،اپنے سینے میں موجود چھوٹی سی اسکرین کو صاف کرنا ہی زیادہ بہتر ہوگا،اور پھر وہ دیکھیں گے کہ صاف ہونے کے بعد یہ ننھی سی اسکرین وہ مناظر دکھائے گی جو آپ ساری عمر جدید سے جدید ٹیکنالوجی استعمال کرکے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ارشادِ ربانی ہے:﴿یا ایّھا الّذین اٰمنوا اِن تتّقوا اللہ یجعلُ لکم فُرقانا﴾

ترجمہ:اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈروگے تو اللہ تمہیں ''فرقان'' عطا کردے گا۔

یہ فرقان ہی وہ اسکرین ہے جس کے ذریعے عام آنکھ سے نہ نظر آنے والی چیزیں بھی نظر آنا شروع ہوجاتی ہیں۔بندے کا تعلق ملاء اعلیٰ (رحمانی قوتوں) سے جڑ جاتا ہے جہاں دنیا کے انتظامی معاملات طے پاتے ہیں،اور جہاں تجلی الٰہی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بصیرت عطا کردیتا ہے،پھر وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

⑥ سورہ کہف کی ابتدائی آیات

فتنہ دجال سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے سورہ کہف کی جن ابتدائی آیات کا حکم فرمایا آپ ان کا مضمون پڑھ کر دیکھیں تو ان آیات امیں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں:

❶ اللہ کی حمد وثناء کے بعد قرآن کریم کا حق وسچ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونا﴿الحمد للہ الذی﴾

❷ اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا وآخرت میں پیش آنے والے انتہائی سخت آفات ومصائب سے ڈرانا۔﴿لِیُنذر باساً شدیداً﴾

❸ ہر حال میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والوں کو دائمی راحت وآرام کی بشارت۔ ﴿ویبشّر المومنین الذین﴾

❹ اور ان لوگوں کو بھی سخت حالات سے ڈرانا جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا رکھنے کا نظریہ رکھتے

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔﴿ویُنذِرَ الذِینَ قَالوا اتّخذَ اللهُ وَلَداً﴾
❺ دُنیا کی رونقوں کی ناپائیداری بتا کر زُہد و تقویٰ(Self denial) اختیار کرنے کی ترغیب دینا۔﴿وَاِنّا لَجٰعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيداً جُرُزاً﴾
❻ اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کر کے اس سے بڑے واقعات کے لئے ذہن کو تیار کرنا۔
﴿اَمْ حَسِبْتَ اَنّ اَصْحٰبَ الكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانو ا مِنْ اٰ يٰاتِنَا عَجَبا﴾
❼ اصحابِ کہف کی دعا
﴿رَبّنا اٰ تِنَا مِن لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيّیٔ لَنَا مِنْ اَمْرِنا رَشَداً﴾
اس دعا میں حق کے مشتبہ ہو جانے کے وقت دو چیزیں اللہ سے مانگنے کی تعلیم۔
① اے ہمارے رب ہم کو خاص اپنی جانب سے استقامت عطا فرما۔ ② اور ہمارے معاملے (بتوں سے بغاوت اور صحیح دین کے بارے) میں ہماری رہنمائی فرما۔
لہٰذا ان آیات کو روز تلاوت کر کے ان پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اور انکو زبانی بھی یاد کرنا چاہئے۔
❽ تقوی: تقویٰ کی جڑ رزقِ حلال ہے۔ حرام سے بچئے حتیٰ کہ مشکوک چیزوں سے بھی دور رہئے۔ موجودہ وقت میں تقویٰ اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ان اعمال کا خود کو پابند بنایا جائے جن کے کرنے سے رحمتِ الٰہی بندے کو ہر وقت ڈھانپے رکھتی ہے۔ مثلاً ہر وقت باوضوء رہنا، نمازوں میں نوافل وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر تک اسی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ تہجد کی پابندی۔ خصوصاً وہ لوگ جو دین کے کسی بھی شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے لئے تو تہجد بہت زیادہ ضروری ہے
❾ اللہ تعالیٰ سے مضبوط رابطے کے لئے قرآن کریم کو ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پابندی سے پڑھنا اور اپنے قلوب کو منور رکھنے اور حق کے قافلوں میں شامل رہنے کے لئے علماءِ حق کی صحبت اختیار کرنا اور ہر حال میں حق والوں کے ساتھ ڈٹے رہنا۔
❿ محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعّال بنانا: عالمی کفریہ اداروں کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کی زندگی سے مسجد کے کردار کو ختم کر دیا جائے اس کے لئے علماء اور دین دار لوگوں کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لہٰذا انکا توڑ کرنے کے لئے محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعّال بنایا جائے، ہر مسجد میں درسِ قرآن کا اہتمام کیا جائے۔
⓫ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہر اس چیز کی عملی تیاری جو حضرتِ مہدی کے دور میں کرنا ایمان

رعایتی قیمت-/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی علامت ہوگی۔ مثلاً خود کو گرمی سردی کا عادی بنانا، کئی کئی دن بھوک پیاس برداشت کرنا راتوں کو پہاڑوں پر چلنے اور گھمسان کی جنگوں کی تیاری کرنا، پہاڑوں کی زندگی سے طبیعت کو مانوس کرنا، اپنے اندر بھی اور اہلِ خانہ کو بھی اللہ کے راستے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ابھی سے تیار کرتے رہنا۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

چوں می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الٰہ را

ترجمہ: جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں لا الٰہ کے تقاضے پورے کرنے میں بے شمار مشکلات ہیں۔

نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

حضرت مہدی سے متعلق احادیث کو پڑھنے اور دجال کے بارے میں احادیث کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ اس وقت دنیا کے اسٹیج پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ حق و باطل کے درمیان جنگ کا آخری معرکہ ہے۔ اب ابلیس کی ساری محنت و توانائیاں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ ساری دنیا میں اسکی حکومت قائم ہو جائے تا کہ (اپنے گمان کے مطابق) تاریخِ انسانی کو تباہ کن انجام سے ہمکنار کر دے اور انسان کو اللہ کی نظر میں گرا دے کہ یہ انسان تیری دی ہوئی ذمہ داری کو نہ نبھا سکا۔

ابلیس کے اس مشن میں ابلیس کے دیرینہ حلیف، اللہ کے دشمن اور انسانیت کے مجرم یہودی سب سے بڑھ چڑھ کر لگے ہوئے ہیں۔ انکے ساتھ ابلیس کے تمام چیلے جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے بھر پور طریقے سے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اب انھوں نے صاف صاف کہنا شروع کر دیا ہے کہ انکی جنگ مشن کے مکمل ہونے تک جاری رہے گی مقاصد کے حصول تک وہ لڑتے رہیں گے۔

یہ وہ جملہ ہے جو آپ بش اور دیگر کفر کے سرداروں کی زبان سے بار بار سن رہے ہیں۔ ہم سوئے ہوئے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ اے غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والو! خطرات کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے والو! وہ کونسا مشن ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟ مشن اگر طالبان تھے تو وہ انکے مطابق جا چکے، مشن اگر القاعدہ تھی تو وہ (ان کے بقول) ٹوٹ چکی، مشن اگر عراق کی عسکری قوت تھی تو وہ بھی ختم ہو چکی، لیکن بش ابھی بھی کہتا ہے کہ مشن پورا ہونے تک جنگ جاری رہے گی۔

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا مطلب یہ ہے کہ مشن آگے کوئی اور ہے...... کفر کے سردار اس مشن کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔

بش ایک ایسے ملک کا صدر ہے جو یہودیوں کا غلام ہے جس صدر کا بیڈ روم بھی یہودیوں کی نظروں سے محفوظ نہیں رہتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں کے فرقے WASP سے ہے۔ جنکی بنیاد ہی اسرائیلی ریاست کا قیام ہے جنکا نظریہ یہ ہے کہ انکی زندگی یہودیوں کی مرہونِ منت ہے۔ دنیا سے اگر یہودی ختم ہو گئے تو دنیا ختم ہو جائیگی لہذا یہودیت کی حفاظت بش کی قوم اپنا مذہبی فریضہ سمجھتی ہے، اس قوم کی حفاظت جس پر کتے، بلی سانپ اور بچھو بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

انّ الّذین یکتمون ما انزلنا من البیّنٰت والھدیٰ من بعد ما بیّنّٰہ للنّا سِ فی الکتاب اؤلئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون.

ترجمہ: بیشک جولوگ ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اسکے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں کھول کر بیان کیا ہے، تو ان پر اللہ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

جس طرح دجال کے آلہ کار مشن کے مکمل ہونے تک پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہیں رکھتے اسی طرح اللہ کے مجاہد بھی اپنے مشن کی تکمیل تک میدان میں ڈٹے رہیں گے اور جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں کہ جب ان کا خدا دجال آئے گا تو ساری دنیا میں انکی عالمی حکومت قائم کرے گا، درحقیقت یہ وہ دن ہوگا جو یہودیوں کی بربادی کا آخری دن ہوگا جہاں ان کو پتھر اور درخت بھی پناہ نہیں دیں گے۔

اللہ کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے تمام دنیا میں ایمان والے اللہ کے دشمنوں سے قتال کر رہے ہیں، مشن ایک ہے محاذ مختلف ہیں جنگ ایک ہے خطے تقسیم ہیں، دشمن ایک ہے چہرے الگ الگ ہیں، یہ جہاد کرتے رہے، کر رہے ہیں اور فتح یا شہادت تک کرتے رہینگے۔ نہ دشمن کی قوت انکے عزائم کو کمزور کرسکتی ہے اور نہ اپنوں کی بے وفائیاں انکے قدموں کو ڈگمگا سکتی ہیں۔ یہ عزم وہمت کی وہ چٹانیں ہیں جن سے ٹکرا کر روس کا سرخ سمندر اپنا سر پھوڑ چکا ہے، یہ جذبوں اور حوصلوں کے وہ طوفان ہیں جن سے نکلنے والی بجلیوں نے دجالی قوتوں کے عسکری اور اقتصادی غرور (ولڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون) کی علامات کو زمین بوس کر کے رکھ دیا ہے، یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے ایک مکافاتِ عمل ہیں جو سزا دینے پر آئیں تو ایٹم بم کا انتظار نہیں کرتے بلکہ اپنے جسموں کو بم بنا کر اللہ کے دشمنوں کو اڑا دیا کرتے ہیں، ہاں بھلا اب یہ دشمن کی قوت سے کس طرح مرعوب ہوسکتے ہیں، اب تو رحمانی امداد انکی آنکھوں کے سامنے آتی ہے، یہ بھلا مایوسیوں کا شکار

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں ہونے لگے کہ اب تو قوم کے بزرگ انکے سروں پر ہاتھ رکھنے لگے ہیں، ان دیوانوں کو اب کون کم ہمت بنا سکتا ہے جنکی مائیں انکے ساتھ جانے کی فرمائشیں کرتی ہوں، ہاں، اب تو بہنیں بھی بھائیوں کی شہادت پر جشن مناتی ہیں، انکے مشن میں انکا ہاتھ بٹاتی ہیں، اب تو ان جوانوں کے حوصلے پہلے سے زیادہ بلند ہو چکے ہیں کہ آقائے مدنی ﷺ کی بشارتوں کو لوٹنے کا وقت آ گیا ہے، اس وقت طرح طرح کی مشکلات اور تکالیف کے باوجود اللہ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے سپاہی افغانستان، کشمیر فلسطین، عراق، فلپائن، انڈیا اور دیگر محاذوں پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ہر ایمان والے کو اپنے عمل سے دعوت دے رہیں کہ اے مقصدِ ربانی کو بھول کر دنیا کے ہنگاموں میں گم ہو جانے والو! خود کو تاویلوں، علتوں اور مصلحتوں میں الجھا لینے والو! اے دنیا کے فانی حسن کے پیچھے بھاگنے والے جوانو! آؤ ہم تمہیں اس حسن کے بارے میں بتاتے ہیں جس کو سن کر دلہا نئی نویلی دلہن کو حجلہ عروسی میں چھوڑ کر چلے جایا کرتے ہیں۔ اے دنیا کے نشے میں خود کو ڈبونے والو! ادھر آؤ ہم تمہیں ایسا نشہ پلاتے ہیں کہ جنت میں جا کر بھی جس (شہادت) کا نشہ نہیں اترا کرتا، اے خود کو تجارت میں ڈبو دینے والو! اس تجارت کی طرف آؤ جس میں صرف فائدہ ہی فائدہ ہوا کرتا ہے، اے حکمرانو! جہاد کی راہوں کے راہی بن جاؤ پھر دنیا کی بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ہونگی۔

اے محمدِ عربی ﷺ کے غلامو! ایمان بچانے کے لئے جان گنوا دینا، جان بچانے کی خاطر ایمان نہ گنوانا، اس لشکر کی مدد کرو جس طرح بھی کر سکتے ہو۔ اور خود کو بھی تیار کرو کہ حضرت مہدی کے ساتھ وہی تو ہونگے جن کو جنگ لڑنی آتی ہوگی اور جنگ بھی کیسی الملحمة الکبری (خطرناک جنگِ عظیم)..... اپنے کانوں کو ڈیزی کٹر اور کروز کی چنگھاڑ کا عادی بنالو، تاکہ کل جہنم کی چنگھاڑ سے بچ سکو۔ (لهم فيها زفير وشهيق) یہ کسی ایک جماعت کا لشکر نہیں یہ سب کا لشکر ہے۔ ہر کلمہ پڑھنے والے پر اسکی مدد کرنا فرض ہے، یہ تمہارے بچے ہیں تمام آپسی اختلافات کو بھلا کر، ذاتی اناؤں کی دیواروں کو مسمار کر کے، سب کے متحد ہونے کا وقت آ گیا ہے، فرشتے تمہاری نصرت کے لئے تیار کھڑے ہوئے ہیں تمہاری حوریں بن سنور کر تمہاری راہیں تک رہی ہیں، تم سے پہلے شہادت پانے والے تمہیں خوشخبری سنا رہے ہیں (لا خوف عليهم ولا هم يحزنون) کہ نہ تو ان کو خوف ہوگا اور نہ کسی بات کا ملال ہوگا۔

فتنہ دجال اور خواتین کی ذمہ داری

مسلمانوں کے گھر وہ اسلام کے قلعے ہیں جنھوں نے مشکل سے مشکل دور میں اسلامی تہذیب

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتمدّن اور ثقافت واقدار کی حفاظت کی ہے۔حتیٰ کہ ان قلعوں نے اس وقت بھی اسلام کی حفاظت کی جب مسلمان مردوں کی فوجیں ہر میدان سے پسپائی پے پسپائی اختیار کرتی چلی جارہی تھیں۔

خلافتِ عثمانیہ ٹوٹنے (1923) کے بعد سے اب تک اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اسلامی معاشرتی نظام اور تہذیب وتمدن کی حفاظت ہمارے گھروں کے ذریعے ہی کی گئی ہے۔اور مسلم معاشرے کو ابھی تک ٹوٹ پھوٹ سے بچایا ہوا ہے۔کتنے ہی مسلم خطوں میں ایسا بھی ہوا کہ مسلمانوں کے پاس اس آخری قلعے کے علاوہ کچھ بھی نہ بچا حتیٰ کہ مسجدیں اور مدرسے بھی کافروں کے قبضے میں چلے گئے، لیکن ان قلعوں میں موجود اسلامی فوج نے ہمت نہیں ہاری اور اپنے محاذ پر ڈٹی رہی۔

اسلام کے ان قلعوں میں جو فوج ہے وہ مسلم خواتین کی فوج ہے، جس نے اسلام کے لئے وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں، جس نے اسلام دشمنوں کی ہزار سالہ محنت کے آگے ابھی تک بند باندھا ہوا ہے۔اس وقت جن حالات کا مسلمانوں کو سامنا ہے یہ تاریخِ انسانیت کے سب سے بھیانک حالات ہیں۔لہٰذا ان حالات میں مسلمان خواتین کی ذمہ داری بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ایمان والی ماؤں، بہنوں کو اس وقت پہلے سے زیادہ محنت، لگن، کڑھن، حوصلے اور جذبے سے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا۔

دشمنانِ اسلام آپ کے مقابلے میں مسلسل اسّی سال سے شکست کھاتے چلے آرہے ہیں لہٰذا ان شکستوں سے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ اس فوج سے مقابلے کے ذریعے نہیں جیت سکتے بلکہ اس فوج کو شکست دینے کے لئے دشمن نے اب یہ حکمتِ عملی اختیار کی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں موجود اس اسلامی فوج کو اس کی ذمہ داریوں سے غافل کردیا جائے، اس کے لئے وہ بہت سارے خوبصورت نعروں کے ساتھ ہمدرد دوست کی شکل میں آپ کے سامنے آرہا ہے۔

لہٰذا میری ماؤں اور بہنو! وقت کی نزاکت اور دشمن کی مکاری وعیاری کو سمجھتے ہوئے آپ کو ان کا مقابلہ کرنا ہے اور کبھی بھی اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا ہے۔مسلمان مردوں کی فوج، جو اپنی ذمہ داریوں سے جان چرارہی ہے، ذہنی طور پر شکست وریخت کا شکار ہے مایوسیوں کی کالی گھٹائیں انکے گرد گھیرے ڈالے ہوئے ہیں، آپ خواتین کو اللہ رب العزت نے یہ صلاحیت دی ہے کہ آپ پسپا ہوتی فوج کو آگے بڑھنے کے حوصلے عطا کرسکتی ہیں، شل بازوؤں میں بجلیاں بھر سکتی ہیں اور ڈرے اور سہمے ہوئے مردوں میں غیرت وحمیت بیدار کرکے ان کو انکی ذمہ داریاں

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبھانے کے قابل بنا سکتی ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات میں خود ایک تنظیم بنایا ہے۔اسلئے فتنۂ دجال کے خلاف آپ بہت زیادہ کام کر سکتی ہیں۔

گھر کے اندر بچوں کو پکا اور کھرا مسلمان بنانا اور انکو ہر حال میں اسلامی روایات کا پاسبان بنانا خواتین کی ذمہ داری ہے۔بچپن سے ہی بچے کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ اس کا ایمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔لہٰذا ایمان کو بچانے کے لئے اگر ساری دنیا کو بھی قربان کرنا پڑے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دنیا قربان کر دے لیکن ایمان پر آنچ نہ آنے دے۔

عن عمران بن سليم الكلاعي قال مَا عَدَتْ اِمْرَأَةٌ فِي رَبْعَتِهَا بِأَفْضَلِ لَهَا مِن مِيضَاةٍ وَنَعْلَيْنِ وَيْلٌ لِلْمُسَمَّنَاتِ وَطُوبىٰ لِلْفُقَرَاءِ أَلْبِسُوا نِسَائَكُمُ الْخِفَافَ الْمُنَعَّلَةَ وَعَلِّمُوهُنَّ الْمَشْيَ فِي بُيُوتِهِنَّ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُحْوِجْنَ إِلَى ذٰلِكَ. (الفتن نعیم بن حماد، ج:۲،ص:۴۵۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن سلیم کلاعی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا عورت کا اپنے گھر میں دوڑنا (یا چکر لگانا) اسکے لئے افضل ہے،لوٹے (یا کوئی بھی پاکی حاصل کرنے کے برتن) سے اور جوتوں سے اور موٹی عورتوں کے لئے مصیبت ہے،اور خوشخبری غریب عورتوں کے لئے ہے۔اپنی عورتوں کو سول والے جوتے پہناؤ اور انکو انکے گھروں کے اندر چلنا سکھلاؤ کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ ان عورتوں کو اس (چلنے) کی ضرورت پیش آجائے۔

اس روایت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسلمان عورتوں کو آرام پسند نہیں ہونا چاہئے بلکہ سخت سول والے جوتے پہنیں اور خود کو گھر کے اندر چلنے پھرنے کا عادی بنائے رکھیں تاکہ جسم ہلکا رہے۔کیونکہ مسلمان عورتوں پر ایسے حالات آسکتے ہیں جب انکو اپنی عزت اور اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں اور بیابانوں میں پیدل سفر کرنا پڑے۔جیسا کہ افغانستان،عراق،فلسطین اور کشمیر وغیرہ میں ہوا،اس روایت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گذشتہ بحثوں میں جو آپ نے پڑھا اس پر خود بھی عمل کریں اور پورے گھر اور خاندان میں باقاعدہ مہم چلائیں اور اس عظیم فتنے کی ہولناکیوں سے سب کو آگاہ کریں۔

آپ کو عراق کی مجبور ماؤں کا واسطہ،فلسطین کی ان بہنوں کا واسطہ،جنکے ہاتھوں کی مہندی بھی ابھی نہیں سوکھی تھی کہ انکے سہاگ اجاڑ دیئے گئے،کشمیر و افغانستان کی ان بیٹیوں کا واسطہ جو ہر پل اور ہر لحظہ خوف کے عالم میں گذارتی ہیں،ان معصوم بچوں کا واسطہ جو کھلے آسمان تلے ماں ماں

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارتے ہیں، لیکن انکی ماں کو اسلام کے دشمنوں نے چھین لیا ہے۔

آپ تو بہت رحم دل ہوتی ہیں، آپکے اندر تو ایثار و قربانی کا جذبہ مردوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے، سو آپ کو عراق کی ماؤں، بہنوں، فلسطین کے بچوں اور کشمیر و افغانستان کی مجبور بیٹیوں پر ترس آنا چاہیئے کہ برے حالات کا کیا پتہ کب کس پر آ جائیں اللہ تمام عالمِ اسلام کی ماؤں بہنوں کی حفاظت فرمائے۔

اسلام آپ سے آپ کی طاقت سے زیادہ قربانی نہیں مانگتا، لہٰذا جو آپ کی طاقت میں ہے وہ آپ کو ہر حال میں کرنا چاہیئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ نبھانا چاہیئے۔ ظاہر ہے ایمان جیسی عظیم دولت کو بغیر کسی قربانی دیئے تو نہیں بچایا جا سکتا بلکہ اس کے لئے انھیں حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو پہلے والوں کو پیش آئے، سو یہ کام طبیعت پر گراں گذرے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اس دور کی مشکلات کی طرح حق پر ڈٹ جانے والوں کے لئے آقائے مدنی ﷺ نے فضائل بھی اتنے ہی زیادہ بیان فرمائے ہیں لہٰذا دلوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر اہلِ ایمان کو جہاد کے فضائل، مجاہد کیلئے انعامات اور شہید کے درجات والی آیات و احادیث کا مطالعہ کرنا چاہیئے تاکہ اسکے دل سے شیطان کے وسوسے دور ہو جائیں اور اللہ کے وعدوں پر یقین آ جائے کہ دجال کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، حق والوں کو وہ حق سے نہیں ہٹا سکتا باطل کتنا ہی سج دھج کر آ جائے ہمیشہ باطل ہی رہے گا اور حق کتنا ہی بے سر و سامان نظر آئے غالب حق ہی کو ہونا ہے۔

جو کچھ بیان کیا گیا یہ ایک ''غریب'' کا دردِ دل ہے جو آپ کے سامنے نکال کر رکھ دیا گیا ہے، یہ وہ کڑھن ہے جو تمام ''غرباء'' کا کل سرمایہ حیات ہے، یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ وہ آہیں اور سسکیاں ہیں جنھوں نے ہنگامہ پسند نوجوانوں کو ''غرباء'' بنا دیا۔ یہ وہ آنسو ہیں جو قلم کے راستے صرف اسلئے بہہ نکلے ہیں کہ شاید قوم کے سخت دلوں کو پگھلا سکیں۔ شاید یہ کسک ہر دل میں اتر جائے اور ہر مسلمان وقت کی نزاکت کو سمجھ کر بیدار ہو جائے، کہ اب بیدار ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والا بنائے اور سب کو دجال کے فتنۂ عظیم سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کو حق کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات ماخذ ومصادر

١ ۔ نامِ کتاب ....تفسیر قرطبی
مؤلف..........محمد ابن احمد ابن ابی بکر ابن فرح قرطبیؒ ابو عبد اللہ
وفات..........٦٧١ھ ناشر..........دارالشعب قاھرہ
محقق......احمد عبد العلیم البردونی

٢۔نامِ کتاب ....الآحاد والمثانی
مؤلف.........احمد بن عمرو بن ضحاك ابو بکر الشیبانیؒ
ولادت.........٢٠٦ھ وفات..........٢٨٧ھ
ناشر............دار الرایہ ریاض

٣۔نامِ کتاب ....التاریخ الکبیر
مؤلف..........محمد بن اسمٰعیل بن ابراھیم ابو عبد اللہ البخاری الجعفیؒ
ولادت.........١٩٤ھ وفات.........٢٥٦ھ
ناشر...........دار الفکر بیروت

٤۔نامِ کتاب ....الجامع
مؤلف..........معمر ابن راشد الازدیؒ
وفات..........١٥١ھ
ناشر............المکتب الاسلامی بیروت
محقق.......... حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

٥۔نامِ کتاب ....الزھد ویلیہ الرقائق
مؤلف.........عبد اللہ بن مبارکؒ بن واضح المروزی ابو عبد اللہ
ولادت.........١١٨ھ وفات.........١٨١ھ
ناشر..........دارالکتب العلمیہ بیروت

رعایتی قیمت-/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محقق.........حبیب الرحمٰن اعظمی

۶۔نامِ کتاب ....السنن الکبریٰ

مؤلف.........احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن النسائیؒ

ولادت.........۲۱۵ھ وفات..........۳۰۳ھ

ناشر...........دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق........ د. عبد الغفار سلیمان البنداری ،سید کسروی حسن

۷۔نامِ کتاب ....السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلها والسّاعة واشراطها

مؤلف..........ابو عمرو عثمان ابن سعید المقری الدّانیؒ

ولادت.........۳۷۱ھ وفات..........۴۴۴ھ

ناشر............دارالعاصمہ ریاض

محقق......... د. ضاء اللّٰہ بن محمد ادریس المبارکفوری

۸۔نامِ کتاب ....المستدرک علیٰ الصحیحین مع تعلیقات الذہبی فی التلخیص

مؤلف..........محمد بن عبد اللّٰہ ابو عبد اللّٰہ حاکم النیسابوریؒ

ولادت.........۳۲۱ھ وفات..........۴۰۵ھ

تحقیق......مصطفیٰ عبد القادر عطا

ناشر............دار الکتب العلمیہ بیروت

۹۔نامِ کتاب ....المعجم الاوسط

مؤلف..........ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ

ولادت.........۲۶۰ھ وفات..........۳۶۰ھ

ناشر............دار الحرمین قاہرہ

۱۰۔نامِ کتاب ....المعجم الکبیر

مؤلف.......... ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ

ولادت.........۲۶۰ھ وفات..........۳۶۰ھ

ناشر.........مکتبۃ العلوم والحکم موصل

رعایتی قیمت-/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔نامِ کتاب ......سنن ابو داؤد
مؤلف.........سلیمان ابن الاشعث ابو داؤد السجستانی الازدیؒ
ولادت.........۲۰۲ھ وفات.........۲۷۵ھ
ناشر........... دار الفکر بیروت

۱۲۔نامِ کتاب ......سنن ابن ماجه
مؤلف.........محمد بن یزید ابو عبد اللّٰه القزوینیؒ
ولادت.........۲۰۷ھ وفات.........۲۷۵ھ
ناشر...........دار الفکر بیروت

۱۳۔نامِ کتاب ....سنن البیهقی الکبریٰ
مؤلف.........احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ ابو بکر البیهقیؒ
ولادت.........۳۸۴ھ وفات.........۴۵۸ھ
ناشر...........مکتبه دار الباز مکه مکرمه

۱۴۔نامِ کتاب ....الجامع الصحیح سنن الترمذی
مؤلف.........محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ الترمذی السلمیؒ
ولادت.........۲۰۹ھ وفات.........۲۷۹ھ
ناشر...........دار احیاء التراث العربی بیروت

۱۵۔نامِ کتاب ....المجتبیٰ من السنن
مؤلف.........احمد بن شعیب ابو عبد الرحمٰن النسائیؒ
ولادت.........۲۱۵ھ وفات.........۳۰۳ھ
ناشر...........مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب

۱۶۔نامِ کتاب .... الفتن لنُعیم ابن حماد
مؤلف ...... نُعیم ابن حمادالمروزی ابو عبد اللّٰهؒ
وفات.........۲۸۸ھ ناشر.........مکتبة التوحید قاهره
محقق ....سمیر امین الزّهیری

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷_نامِ کتاب.....شعب الایمان
مؤلف....ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ
ولادت ......۳۸۴ھ وفات......۴۵۸ھ
ناشر.....دار الکتب العلمیة بیروت

۱۸_نامِ کتاب.....صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان
مؤلف......محمد ابن حبان ابن احمد ابو حاتم التمیمی البستی رحمہ اللہ
وفات......۳۵۴ھ ناشر.....مؤسّسة الرسالہ بیروت

۱۹_نامِ کتاب.....صحیح ابن خزیمہ
مؤلف......محمد ابن اسحاق بن خزیمہ ابو بکر السلمی النیسابوری رحمہ اللہ
ولادت ......۲۲۳ھ وفات......۳۱۱ھ
ناشر..... المکتب الاسلامی بیروت
اسم المحقق ......د_محمد مصطفیٰ اعظمی

۲۰_نامِ کتاب..... الجامع الصحیح المختصر
مؤلف......محمدابن اسمٰعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی رحمہ اللہ
ولادت ......۱۹۴ھ وفات......۲۵۶ھ
ناشر......دار ابن کثیر یمامہ بیروت

۲۱_نامِ کتاب..... صحیح مسلم
مؤلف......مسلم ابن الحجاج ابو الحسین القشیری النیسابوری رحمہ اللہ
ولادت ......۲۰۶ وفات......۲۶۱
ناشر......دار احیاء التراث العربی محقق .....محمد فؤاد عبد الباقی

۲۲_نامِ کتاب.... فتح الباری شرح صحیح البخاری
مؤلف......احمد ابن علی ابن حجر ابو الفضل عسقلانی الشافعی رحمہ اللہ
ولادت .....۷۷۳ھ وفات......۸۵۲ھ
ناشر.....دار المعرفہ بیروت
محقق.....محمد فؤاد عبد الباقی_ محب الدین الخطیب

رعایتی قیمت-/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳_نامِ کتاب...... کتاب الزهد الکبیر

مؤلف.....ابو بکر احمد ابن الحسین ابن علی بن عبد اللہ ابن موسیٰ البیہقیؒ

ولادت ......۳۸۴ھ وفات......۴۵۸ھ

ناشر.....مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت

محقق ....الشیخ عامر احمد حیدر

۲۴_نامِ کتاب...... الزهد

مؤلف.....احمد ابن عمرو ابن ابی عاصم الشیبانیؒ ابو بکر

وفات......۲۸۷ھ ناشر.....دار الریان للتراث قاهره

محقق......عبد العلی عبد اللہ الحمید حامد

۲۵_نامِ کتاب...... کتاب السنن

مؤلف.....ابو عثمان سعید ابن منصور الخراسانیؒ

وفات......۲۲۷ ناشر.....دار السلفیه هندستان

محقق ..... حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

۲۶_نامِ کتاب...... کشف الخفاء و مزیل الالباس

مؤلف.....اسمٰعیل ابن محمد العجلونی الجراحیؒ

وفات.....۱۱۶۲ھ

ناشر.....مؤسسة الرساله بیروت

۲۷_نامِ کتاب...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

مؤلف.....علی بن ابی بکر الهیثمیؒ

وفات......۸۰۷ھ ناشر.....دار الکتاب العربی قاهره

۲۸_نامِ کتاب......مسند ابی یعلی

مؤلف.....احمد بن علی المثنی ابو یعلی الموصلی التمیمیؒ

ولادت ......۲۱۰ھ وفات......۳۰۷ھ

ناشر.....دار المامون للتراث دمشق

رعایتی قیمت-/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹_نامِ کتاب......مسند الامام احمد ابن حنبل

مؤلف......احمد ابن حنبل ابو عبد اللّٰہ شیبانی ؒ

ولادت ......۱۶۴ھ وفات......۲۴۱ھ

ناشر......مؤسسة قرطبه مصر

۳۰_نامِ کتاب......مسند اسحاق بن راھویه

مؤلف......اسحاق ابن ابراھیم ابن مخلد ابن راھویه الحنظلی ؒ

ولادت ......۱۶۱ھ وفات......۲۳۸ھ

ناشر......مکتبه الایمان مدینه منوره

۳۱_نامِ کتاب......البحر الزخار

مؤلف......ابو بکر احمد ابن عمر وابن عبد الخالق البزار ؒ

ولادت ......۲۱۵ھ وفات......۲۹۲ھ

ناشر......مؤسسة علوم القرآن بیروت _مکتبه العلوم والحکم مدینه منوره

محقق.... . د.محفوظ الرحمٰن زین اللّٰہ

۳۲_نامِ کتاب......بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث

مؤلف......الحارث ابن ابی اسامه _ الحافظ نور الدین الهیثمی ؒ

ولادت ......۱۸۶ھ وفات......۲۸۲ھ

ناشر......مرکز خدمة االسنةوالسیرة النبویه مدینه منوره

۳۳_نامِ کتاب......مسند الشامیین

مؤلف......سلیمان ابن احمد ابن ایوب ابو القاسم الطبرانی ؒ

ولادت ......۲۶۰ھ وفات......۳۶۰ھ

ناشر......مؤسسة الرساله _ محقق........حمدی بن عبد المجید السلفی

۳۴_نامِ کتاب......الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار

مؤلف......ابو بکر عبد اللّٰہ ابن محمد ابن ابی شیبه الکوفی ؒ

ولادت ......۱۵۹ھ وفات......۲۳۵ھ

ناشر......مکتبه الرشد ریاض

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵_نامِ کتاب...... المصنف

مؤلف......ابو بکر عبد الرزاق ابن ھمام الصنعانی

ولادت ......۱۲۶ھ وفات......۲۱۱ھ

ناشر......المکتب الاسلامی بیروت

محقق...... حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

۳۶_نامِ کتاب.....المعتصر من المختصر من مشکل الآثار.

مؤلف.....یوسف بن موسیٰ الحنفی ابو المحاسنؒ

ناشر.....عالم الکتب بیروت

۳۷_نامِ کتاب...... موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان

مؤلف......علی بن ابی بکر الھیثمی ابو الحسنؒ

ولادت ......۷۳۵ھ وفات......۸۰۷ھ

ناشر......دار الکتب العلمیہ بیروت _ محقق........محمد عبد الرزاق حمزہ

۳۸_نامِ کتاب......_میزان الاعتدال فی نقد الرجال

مؤلف......شمس الدین محمد بن احمد الذھبیؒ

وفات......۷۴۸ھ ناشر......دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق......الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبد الموجود

۳۹_نامِ کتاب ....عون المعبود شرح ابو داؤد

مؤلف..........محمد شمس الحق عظیم آبادی ابو الطیب

ناشر..........دارالکتب العلمیہ

۴۰_نامِ کتاب ....شرح النووی علیٰ صحیح مسلم

مؤلف..........ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری النوویؒ

ولادت.........۶۳۱ھ وفات.........۶۷۶ھ

ناشر..........دار احیاء التراث العربی بیروت

رعایتی قیمت-/115روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱ـنامِ کتاب .... معجم البلدان
مؤلف..........یاقوت ابن عبداللہ الحموی ابو عبد اللہ
وفات..........٦٢٦ ناشر..........دار الفکر بیروت

۴۲ـنامِ کتاب ....معجم ماستعجم
مؤلف..........عبد اللہ ابن عبد العزیز البکری الاندلسی ابو عبید
وفات..........٥٤٨٧ ناشر..........عالم الکتب بیروت
محقق.........مصطفیٰ السقا

۴۳ـنامِ کتاب ....تاریخ بغداد
مؤلف.............احمد بن علی ابو بکر الخطیب بغدادی
ولادت..........٥٣٩٣ وفات............٥٤٦٣
ناشر............دار الکتب العلمیہ بیروت

۴۴ـنامِ کتاب ....تاریخ الطبری
مؤلف......محمد بن جریر الطبری ابو جعفر
ولادت.........٥٢٢٤
وفات..........٥٣١٠
ناشر......... دار الکتب العلمیہ بیروت

۴۵ـنامِ کتاب ....الجامع لمعمر بن راشد
مؤلف...........معمر ابن راشد
وفات........٥١٥١ ناشر..........المکتب الاسلامی بیروت
محقق........حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

۴۶ـنامِ کتاب ....عقیدہ ظہورِ مہدی احادیث کی روشنی میں
مؤلف..........حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ
ناشر..........الفیصل پرنٹرز کراچی پاکستان

رعایتی قیمت-/115روپے
محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٧۔نام کتاب......علاماتِ قیامت اور نزول مسیح
مؤلف..... حضرت مولانا مفتی محمدشفیع صاحب ؒ
ترتیب........حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب
ناشر........مکتبہ دارالعلوم کراچی

٤٨۔نامِ کتاب .... شرح مشکوۃ مظاہرِ حق جدید
از افادات.......علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی
ترتیب..........مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری(فاضلِ دیو بند)
ناشر ....دار الاشاعت کراچی

٤٩۔ ....انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا

٥٠۔ ....انسائیکلو پیڈیا آف انکارٹا

٥١۔ نامِ کتاب..........خوفناك جدید صلیبی جنگیں

٥٢۔ نامِ کتاب.........یوم الغضب
مؤلف ....ڈاکٹر سفر الحوالی

٥٣۔ نامِ کتاب.........مثلث برمودا

٥٤۔ نامِ کتاب......... کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال
مؤلف ....علی بن حسام الدین المتقی الھندی
ناشر ......

المكتبة الرحمانية
19736
نمبر ....

رعایتی قیمت -/115 روپے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

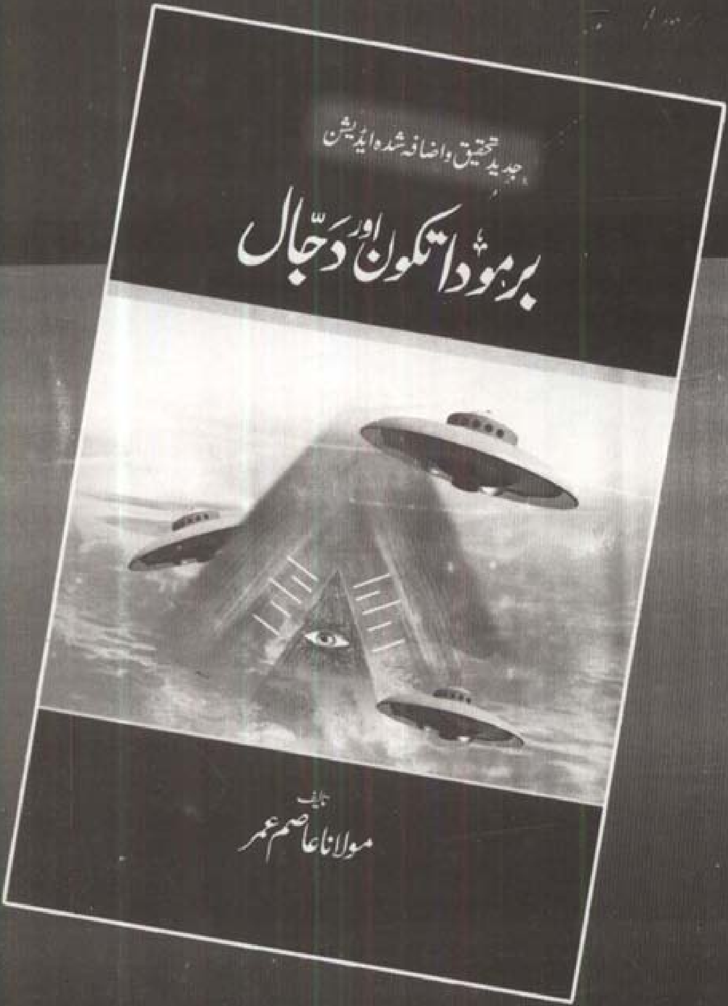

ناشر **الھجرہ پبلیکیشنز**

آپ کی رائے اور مفید مشورے کیلئے : Alhijrahpublication@yahoo.com

خط و کتابت کیلئے: 10875، حیدری جی پی او، کراچی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ